شمعِ حرم

انوارِ محمود

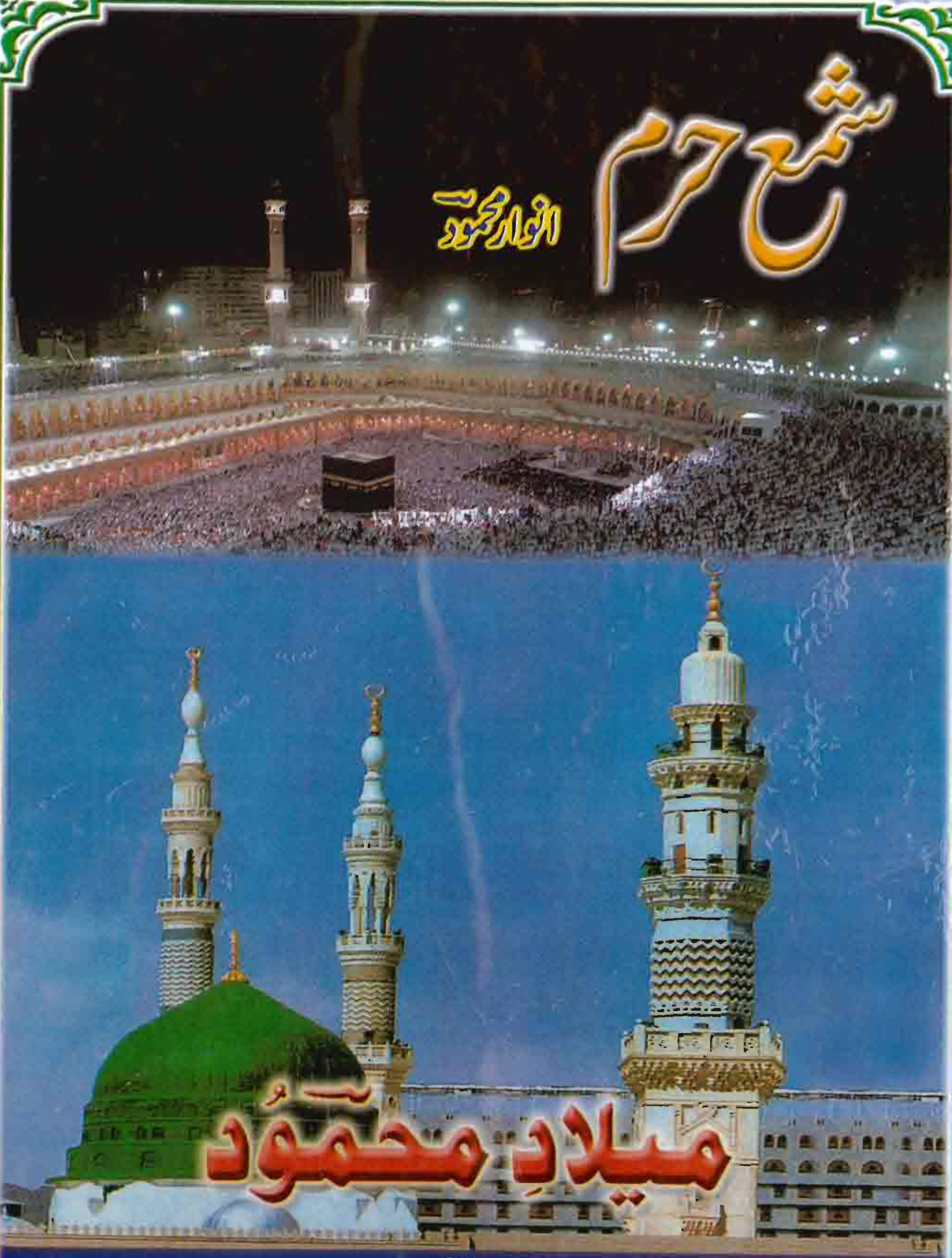

میلادِ محمود

مصنّف و مؤلف

الحاج جناب سیّد محمّد محمودُ حسن صاحب محمودؔ رحمت اللہ علیہ رضوی نقشبندی مجدّدی عزیزی الٰہ آبادی

G-468/42، اعجاز کالونی، لسبیلہ ہاؤس، نشتر روڈ، کراچی ۔ 74800

(جملہ حقوق محفوظ)

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

گُلہائے نذرِ عقیدت

بحضور سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات رحمتہ للعالمین خاتم النبین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔

قطعہ

نبی کے ذکر سے پائی ہے فکر نے رفعت — نبی کے حُسن سے پائی کلام نے زینت
ضیائے شمعِ حرم سے ہے دو جہاں معمور — برس رہی ہے خدائے کریم کی رحمت
کلام الٰہی میں ہے جن کی مدحت — کلام الٰہی میں ہے جن کی طلعت
کلام الٰہی میں ہے جن کی سیرت — کلام الٰہی میں ہے جن کی عظمت
جمالِ الٰہی ہے خود جن کی صورت — سراپا جو ہیں مظہرِ شانِ وحدت
سجا فرق پر جن کے تاجِ شفاعت — بڑے کام آئی انُھیں کی محبت
ہو مقبول یا رب یہ نذرِ عقیدت — یہ نذرِ عقیدت ہے نذرِ محبت
لہو میرے قلب و جگر کا ہے شامل — کھلا صفحہ صفحہ پہ ہے باغِ جنت

اُس ذاتِ یکتا پہ محمودؔ رضوی
نچھاور یہ گُلہائے نذرِ عقیدت

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعارف

(از حضرت استاد الشعراء ابو القیام اثر مراد آبادی)

حاجی الحرمین شریفین سید محمود حسن صاحب محمودؔ رضوی الہٰ آبادی کی ذات گرامی ہند و پاکستان میں اب کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ کی تصانیف بارانِ رحمت نورانی محفل تجلیات فاتحہ مناجات محمود اور صبح سعادت خورشید رسالت۔ شمعِ حرم سالہا سال سے کئی کئی بار چھپ چھپ کر مقبول عام

ہو چکی ہیں، حاجی صاحب موصوف ایک ممتاز سید گھرانے کے چشم و چراغ ہیں آپ کے جدِ امجد حضرت خان بہادر مولانا مولوی سید کرامت علی خاں صاحب رضوی عماد پوری مفتی الہٰ آبادی نامی گرامی بزرگوں اور ممتاز ہستیوں میں سے ایک تھے، فنِ شاعری میں بھی اس خاندان کو شرفِ خاص حاصل رہا ہے۔

تاج الشعراء حضرت شفق عماد پوری مرحوم الہٰ آبادی جو زمانہ حال کے اساتذہ میں یگانہ اور مشہور ہیں اسی خاندان سے ہیں۔ حاجی الحرمین سید محمود حسن صاحب کے والد بزرگوار حضرت سید آلِ حسن صاحب نیازی نظامی الہٰ آباد کے مشہور و معروف تاجر کتب و کاغذ تھے اور مقبول و معروف میلاد خواں تھے جن سے حضرت محمود کو عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وراثتاً پہنچا اور بچپن ہی سے اپنے والد قبلہ کی صحبت میں ذکر رسول و نعت رسول کے دل دادہ بن گئے۔ قدیم دستور کے مطابق آپ کی تعلیم قرآن شریف اور اُردو فارسی تک مکمل ہوئی آپ کے اُستادِ شفیق الہٰ آباد کے مشہور اساتذہ میں سے ہیں جو صاحبِ تصانیف کثیرہ ہونے کے علاوہ لا تعداد طلبا کے اُستاد رہے ہیں آپ کا اسم گرامی حضرت مولانا مولوی مقبول حسین خاں صاحب مقبولؔ ہے ریختی کے صاحبِ کمال اُستاد صاحبِ دیوان حضرت نظار حسین خاں صاحب شیدا الہٰ آبادی مرحوم کے فرزند ہیں (الحمد للہ نیاز مند کو بھی حضرت مقبول صاحب کی نیاز مندی کا شرف حاصل ہے آپ زود گو اور بلند پایہ شعراء میں سے ہیں اور اب مہاجرین کراچی میں مقیم ہیں) حضرت محمود بچپن ہی سے ہونہار تھے بہت جلد تعلیم کو ختم کر کے اچھے خاصے نعت خواں بن گئے بچپن کی شاعری اور نعت گوئی یہ سب عشق رسول صلے اللہ علیہ کا طفیل تھا۔

لُطف جہاں یہی تو ہیں حسن بیاں یہی تو ہیں — قوتِ دل یہی تو ہیں زورِ زباں یہی تو ہیں

محمودؔ کی مدحت دربار محمود میں ایسی محمود ہوئی کہ بار بار شرف دیدار روضۂ پُر نور سے چشم دل کو منور فرمایا گیا۔ واللہ باللہ یہ اکرام و الطاف سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہے جس نے حضرت محمود کی زبان و قلم کو وہ معجز نمائیاں عطا فرمائیں جن سے آج عالم عالم منور ہو رہا ہے انوار محمود۔ شمعِ حرم حضرت محمود کے موجودہ کلام نعت کا مکمل دیوان ہے۔ پیشتر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

صرف شمعِ حرم کے نام سے بطور گلدستہ الہ آباد سے شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔

حضرت محمود کے دل میں جو جذبات پیدا ہوتے ہیں وہی اشعار کی صورت میں زبان تک آجاتے ہیں۔

الہ آباد چھوڑنے کے بعد حضرت محمود بے وطنی کی گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسروں کو اسی طرح ہدایت کرتے رہے ہیں جیسا کہ وہ اپنے وطن مالوف میں کرتے تھے اور اس مداح رسول عاشقِ مصطفےٰ پروانۂ جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات بے پایاں ہوتے چلے گئے اور اب رات دن کی گھڑیاں اس کام کے لئے وقف ہوگئیں۔

این سعادت بزورِ بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سلسلہ نقشبندیہ کے غوث دوراں مرشد العلما شیخ العرفا حضور مبارک مولانا الحاج شاہ عبد العزیز صاحب نقشبندی مجددی کھلنوی دامت برکاتہم کے فیوض و برکات و توجہ خاص و اجازت ذکر و اذکار و اورادو اشغال و کثرت عبادات نے محبت کے چاند میں اور چار چاند لگادئے ہیں۔

حضرت محمود کا تعارف تو چند الفاظ میں یوں ہی ختم ہوسکتا ہے کہ وہ آلِ رسول ہیں۔ محبّ رسول ہیں۔ مداح رسول ہیں لیکن ان کے محامد و اوصاف کے لئے اس شمعِ حرم جیسی کئی ضخیم کتابیں بھی کفایت نہیں کرسکتیں۔

میں نے اس تعارف نامہ میں حضرت محمود کی شاعری پر کوئی خاص تبصرہ نہیں کیا اس لئے کہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تعریف ہی تعریف ہے پھر اس کی تعریف ہی کیا کی جاسکتی ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

واٰخرُ دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین

خاکپائے فدایان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو القیام قاضی محمد شہاب الدین اثر المراد آبادی غفراللہ الہادی ثمہ کراچوی پاکستان ایڈیٹر جریدہ القرآن کراچی ساکن لالوکھیت بی ون۔ ۱۴/۲۴

حضرتِ نوحؑ کی نگاہوں سے — ہم نے طوفان میں تجھے دیکھا
لا مکان و مکان کیا شے ہے — دلِ انسان میں تجھے دیکھا
کُلِّ شَیٍٔ قدیر ہے تو ہی — مخفی ہر شان میں تجھے دیکھا
تیرے حُسنِ ملیح کے صدقے — ہم نے ہر خوان میں تجھے دیکھا
سبزِ گنبد کی سب بہاریں ہیں — دھان میں پان میں تجھے دیکھا

کہاں محمودؔ کی نظر پہنچی
نورِ ایمان میں تجھے دیکھا

ترے کرم کا مِرے بے نیاز کیا کہنا

ترا ہی نغمہ ہے اس دل کا راز کیا کہنا — کھنک رہا ہے یہ مٹی کا ساز کیا کہنا
لحد میں آکے کیا سرفراز کیا کہنا — ترے حبیب کا اے بے نیاز کیا کہنا
بنا کے بندے کا بندہ مجھے نواز دیا — عجیب دین ہے بندہ نواز کیا کہنا
ہم ان کا تکتے ہیں منہ ان کی آنکھ دل پر ہے — بڑے مزے کے ہیں راز و نیاز کیا کہنا
مری خطاؤں کا، پڑتا نہیں زمیں پہ قدم — تری عطاؤں کا بندہ نواز کیا کہنا
بنا کے اپنا مجھے سب سے بے نیاز کیا — ترے کرم کا مرے بے نیاز کیا کہنا
خزاں بھی آتی ہے لے کر بہار دامن میں — عجب طرح کا ہے یہ سوز و ساز کیا کہنا
اسی سے بارگہِ حُسن تک رسائی ہے — زہے نصیب یہ عشقِ مجاز کیا کہنا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہماری آنکھ نے آخر کو بھید کھول دیا — چھپا سکے نہ ہم اس دل کا راز کیا کہنا
چُنا ہے گنبدِ خضریٰ کو دل نے اپنے لیے — بہشت کا مرے حق میں جواز کیا کہنا
جہاں جھکا دیا سر بن گئی وہیں مسجد — عطا کیا ہے وہ ذوقِ نماز کیا کہنا

مرے کریم ! تری شان کیوں نہ ہو محمودؔ
بنا لیا مجھے اپنا ایاز کیا کہنا

"تمہارے قُرب کا عالی جناب کیا کہنا"

عروجِ ختمِ رسالت مآبؐ کیا کہنا — خدا سے جا کے ملے بے حجاب کیا کہنا
رسولِ پاکؐ کی اُلفت میں جو بڑھے آگے — قدم قدم پہ ہوئے کامیاب کیا کہنا
گناہگار بھی جنت میں ہوگئے داخل — تمہارے لطف کا روزِ حساب کیا کہنا
جزا کے واسطے اُمت کرے سبق حاصل — خدا نے دی ہے تمہیں وہ کتاب کیا کہنا
خدا بھی شیفتہ، اُس کی خدائی بھی مفتوں — تمہارے حسن کا عالی جناب کیا کہنا
کلیم طور پہ جلوے کی تاب لا نہ سکے — تمہارے حسن کا یہ رُعب و داب کیا کہنا
جنابِ سرورِ کونینؐ کی شفاعت سے — گناہگار ہوئے بار یاب کیا کہنا
یہی تلاوتِ قرآن یہی عبادتِ حق — تمہارے مصحفِ رُخ کا جناب کیا کہنا
یہ بے شمار ہیں مصرے میں آنہیں سکتے — جنابِ سَرورِ دیں کے خطاب کیا کہنا
ازل سے تا بہ ابد تم خدا کے ساتھ رہے — تمہارے قُرب کا عالی جناب کیا کہنا

کوئی بھی آپ کا ہم سر نہیں خدائی میں — کہ خود خدا نے کیا انتخاب کیا کہنا
جو قتل کرنے کو آیا گرا وہ قدموں میں — تمہارے لطف کا رحمت مآب کیا کہنا

شفاعت شہؐ ہر دو سرا سے اے محمودؔ
بروزِ حشر ہوئے کام یاب کیا کہنا

محبوبِؐ دو جہاں سے میرا سلام کہنا

آقائے دو جہاں سے میرا سلام کہنا — سلطانِ اِنس و جاں سے میرا سلام کہنا
اے زائرِ مدینہ روضہ پہ جب پُہنچنا — با صد ادب زباں سے میرا سلام کہنا
قرباں ہے جس پہ ہر دم خود عرش کی بلندی — اس اونچے آستاں سے میرا سلام کہنا
بادِ صبا پہنچ کر طیبہ کی منزلوں میں — سالارِ کارواںؐ سے میرا سلام کہنا
وحدت کے رازداں سے اس شمع لامکاں سے — مختارِ دو جہاں سے میرا سلام کہنا
آنسو بہا بہا کر، گوہر لٹا لٹا کر — حامیٔ بے کساں سے میرا سلام کہنا
پہلے تو عرض کرنا امت کا کُل فسانہ — پھر رحمتِ زماں سے میرا سلام کہنا
سنگِ درِ نبیؐ پر چشم و جبیں رگڑ کر — محبوبِؐ دو جہاں سے میرا سلام کہنا
جس وقت جا پہنچنا طیبہ کے گلشنوں میں — عالم کے باغباں سے میرا سلام کہنا
روشن ہے جس کے دم سے معراج تا قیامت — اُس شمعِ لا مکاں سے میرا سلام کہنا
اے بلبلِ مدینہ پیہم درود پڑھ کر — خوشبوئے گلستاں سے میرا سلام کہنا
یَا اَیُّھَاالنَّبِیُّ کا پہلو رہے نمایاں — اللہ کی زباں سے میرا سلام کہنا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

روضہ کی جالیوں سے، باصد ادب لپٹ کر   امت کے پاسباں سے میرا سلام کہنا
چوکھٹ پہ سر جھکا کر، قدموں کو بوسہ دیکر   عالم کے مہرباں سے میرا سلام کہنا
اللہ نے بلایا عرش بریں پہ جس کو   اُس میرِ کارواں سے میرا سلام کہنا
عالم کے میزباں سے سیاح لامکاں سے   خالق کے میہماں سے میرا سلام کہنا
صدیقؓ سے عمرؓ سے عثمانؓ سے علیؓ سے   اور میرے نانا جاں سے میرا سلام کہنا

محمودؔ کی طرف سے پیہم درود پڑھ کر
محمودِ دو جہاں سے میرا سلام کہنا

مدینہ میں دو گز زمیں دیجیئے گا

رسولِؐ دو عالم کرم کیجیئے گا   دمِ نزع جلوہ دکھا دیجیئے گا
مری روح آنکھوں میں کھنچ آئے جس دم   ذرا رُخ سے پردہ ہٹا دیجیئے گا
یہی ایک لے دے کے ہے بس تمنا   مدینہ میں دو گز زمیں دیجیئے گا
مجھے اپنے قدموں میں اے سرورِ دیں   بُلا لیجیئے گا بُلا لیجیئے گا
بُلا کر مدینہ میں شاہ مدینہ   جمالِ مبارک دکھا دیجیئے گا
سفینہ بھنور میں پڑا ہے ہمارا   اسے پار مولا لگا دیجیئے گا
گنہگار ہوں پھر بھی مجھ کو یقیں ہے   مری ساری بگڑی بنا دیجیئے گا
بڑی لے کے اُمید آیا ہوں در پر   خطائیں مری درگزر کیجیئے گا

زمانے کے محمودؔ بھی کہہ رہے ہیں
ایاز اپنا ہم کو بنا لیجیئے گا

مجھ کو کعبہ میں مدینہ مل گیا

آپؐ کے دشمن کو کینہ مل گیا   مجھ کو رحمت کا خزینہ مل گیا
ناخدائے دو جہاں کیا آگئے   بحرِ عصیاں میں سفینہ مل گیا
نقش ہے دل پر مرے نامِ نبیؐ   عرشِ اعظم کا نگینہ مل گیا
فیضِ مرشد نے بلندی کی عطا   ہر قدم پر ایک زینہ مل گیا
جنتوں کی پھر اُسے خواہش ہو کیا   جس کو گلزارِ مدینہ مل گیا
تھی شبِ ہجرت بھی کتنی خاکسار   خاک میں دشمن کا کینہ مل گیا
جلوہ فرما ہوگئے دل میں حضورؐ   مجھ کو کعبہ میں مدینہ مل گیا
مجھ کو محبوبِؐ خدا کیا مل گئے   دونوں عالم کا خزینہ مل گیا
مشک و عنبر کی اُسے پروا ہو کیا   آپ کا جس کو پسینہ مل گیا
ہے کھنک جس کی ھو اللہ اَحد   مجھ کو ایسا آبگینہ مل گیا

گنبدِ خضریٰ پہ آنکھیں کیا چڑھیں
خُلد کا محمودؔ زینہ مل گیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ارماں نہیں مجھ کو رضواں تری جنّت کا

ہر آنکھ میں، ہر دل میں، جلوہ ہے رسالت کا   شہرہ ہے دو عالم میں، سرکار کی عظمت کا
جب سامنے رہتا ہے مصحف تری صورت کا   پھر کیوں نہ مزہ آئے قرآں کی تلاوت کا
یہ بھی تری صورت کا وہ بھی تری صورت کا   کثرت سے نمایاں ہے جلوہ تری وحدت کا
بس گلشن طیبہ کی، حسرت ہے مرے دل میں   ارماں نہیں مجھ کو رضواں تری جنت کا
سائے کے نہونے سے، عقدہ یہ کھلا مجھ پر   خود ذات محمدؐ تھی، سایہ تری رحمت کا
دم بھر میں زمیں پر ہے، پل بھر میں فلک پر ہے   کب جان سکا کوئی، رتبہ تری رفعت کا
میں باغ مدینہ سے جاؤں گا نہ جنت میں   ارمان یہیں ہوگا پورا مری حسرت کا
افلاک سے ہر عرشی، کھنچ کھنچ کے چلا آئے   محفل میں سنائیں گر افسانہ محبت کا
خورشید طواف ان کا کرتا ہے جو روزانہ   ہر ذرہ نمونہ ہے مولا تری قدرت کا
پھر کیوں نہ بھلا عاصی، اترائیں سر محشر   جب ان کو سہارا ہے حضرت کی شفاعت کا

تاریکیٔ مرقد میں محمود یہ چمکے گا
جو داغ ہے سینہ میں، حضرت کی محبت کا

عاشق کی نگاہوں میں سمانا نہیں اچھا

چھپ چھپ کے یہ جلووں کا دکھانا نہیں اچھا   بسمل کسی بسمل کو بنانا نہیں اچھا

سرمایہ کسی دل کا لٹانا نہیں اچھا   پانی کی طرح خون بہانا نہیں اچھا
یہ حسن کے انداز دکھانا نہیں اچھا   عاشق کی نگاہوں میں سمانا نہیں اچھا
سرشار نگاہوں کا ملانا نہیں اچھا   پیمانہ سے پیمانہ لڑانا نہیں اچھا
عاشق ہے اگر اشک بہانہ نہیں اچھا   اس آگ کو پانی سے بجھانا نہیں اچھا
چونکا دیا یہ کس کو سر طور گرا کر   با ہوش کو بے ہوش بنانا نہیں اچھا
زلفوں کے تصور میں ابھی آنکھ لگی ہے   اے نالۂ دل شور مچانا نہیں اچھا
کیوں غیروں کے ہاتھوں میں دیے دیتے ہو دل کو   ارمانوں کا یوں خون بہانا نہیں اچھا
منگتا نے ادب سیکھا ہے سرکار کے در سے   شوخی درِ کعبہ پہ دکھانا نہیں اچھا

چوکھٹ پہ محمدؐ کے ابھی سو یا ہے محمود
اس خواب میں حوروں کا بھی آنا نہیں اچھا

مر مٹے آپ کی الفت میں تو جینا آیا

مر مٹے آپ کی الفت میں تو جینا آیا   عمر بھر یہی بس ایک قرینا آیا
یوں تو دن رات ملا کرتے تھے جامِ توحید   جب دیا ساقی کوثر نے تو پینا آیا
حرم پاک میں جب دل نے کئے تھے سجدے   جاگ اے بخت کہ پھر وہ ہی مہینا آیا
بحرِ عصیاں سے بچانے کیلئے کوئی ہمیں   لے کے اللہ کی رحمت کا سفینا آیا
ابرِ رحمت نے دیئے اور بھی چھینٹے اُٹھ کر   شرمِ عصیاں سے جبیں پر جو پسینا آیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

دل کی آنکھوں نے مسرت کے لٹائے موتی
بیٹھے بیٹھے جو مجھے یاد مدینا آیا

عرش پہ حق نے جو بخشا تھا نبیؐ کو محمودؔ
یہ وہی علم ہے جو سینہ بہ سینہ آیا

عقبیٰ کی نعمتوں کو مٹایا نہ جائے گا

دنیا کا ناز ہم سے اُٹھایا نہ جائے گا
عقبیٰ کی نعمتوں کو مٹایا نہ جائے گا

ایسے گناہگار کو بھی جو پناہ دے
ایسا مدینہ چھوڑ کے آیا نہ جائے گا

روضہ نبیؐ کا پا کے میں دل شاد ہوگیا
فرقت کا بار اب تو اُٹھایا نہ جائے گا

اُلفت بھری نگاہوں کو دیدارِ عام ہے
غیروں کو اُن کا حسن دکھایا نہ جائے گا

کعبہ نہیں یہ گلشنِ طیبہ ہے ہوش کر
دیوانے کو یہ باغ دکھایا نہ جائے گا

جو سَرورِ حبیبؐ پہ محمودؔ جھک گیا
کعبہ کے سامنے بھی اٹھایا نہ جائے گا

بچالو بچالو سفینہ ہمارا

ہے گنجینۂ زر سینہ ہمارا
اِسی میں ہے مکہ مدینہ ہمارا

تجلی ہو جس در کی مشتاقِ سجدہ
اُسی در پہ ہو مرنا جینا ہمارا

تصور میں آجائیں وہ جس جگہ بھی
وہیں ہے وہیں ہے مدینہ ہمارا

گناہوں کے دفتر کو محشر میں دھولے
جو ماتھے سے ٹپکے پسینا ہمارا

خطا کا سمندر گنہ کا بھنور ہے
بچالو بچالو سفینہ ہمارا

زمین و زماں نے بہت کروٹیں لیں
نہ محمودؔ بدلا قرینہ ہمارا

نور کی سرکار ہے بٹتا ہے صدقہ نور کا

صبح بطحا میں ہوئی جاری ہے دریا نور کا
نور کی پیاسی تھیں آنکھیں بھر لیں کوزہ نور کا

کیا ربیع الاول آیا لے کے تحفہ نور کا
جس نے دیکھا ہوگیا وہ دل سے شیدا نور کا

بارھویں تاریخ کو چمکا جو تارا نور کا
مٹ گئیں تاریکیاں پھیلا اُجالا نور کا

گلشنِ اسلام میں کیا پھول پھولا نور کا
جس کو دیکھو اب وہی پڑھتا ہے کلمہ نور کا

اللہ اللہ اوج پر آیا زمانہ نور کا
آمنہ کے گھر سے پھیلا کیا اُجالا نور کا

محفلِ میلاد پر ہے، شامیانہ نور کا
کیوں نہ آنکھوں میں سمائے آستانہ نور کا

باغِ جنت سے چلا آتا ہے جھونکا نور کا
گلشن دل میں کِھلا جاتا ہے غنچہ نور کا

ہوتا ہے کعبہ میں ظاہر اور کعبہ نور کا
نافِ دنیا میں کِھلا ہے کیا شگوفہ نور کا

چھائی رحمت، اُٹھی ظلمت، سکہ بیٹھا نور کا
بامِ کعبہ پر جو لہرایا پھریرا نور کا

شش جہت میں ہر طرف ہے دور دورہ نور کا
جس طرف دیکھو اُدھر بجتا ہے ڈنکا نور کا

بجلی چمکی نور کی بادل بھی گرجا نور کا
دشت و صحرا و چمن میں برسا لہرا نور کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

خلد سے آئیں بہاریں لے کے مژدہ نور کا | شاد ہوں اہلِ چمن، آیا زمانہ نور کا
نور نے خود اپنا آئینہ بنایا نور کا | نور خود عاشق ہوا دیکھا جو چہرہ نور کا
جسمِ انور نور کا ہے اور سایہ نور کا | آج تک دیکھا کبھی ایسا نہ پتلا نور کا
اللہ اللہ نور پر قرآن اترا نور کا | نور کے ہاتھوں سے پایا کیا صحیفہ نور کا
آئی جب معراج کی شب، سج کے جوڑا نور کا | چھا گیا ظلماتِ عالم پر دُشالہ نور کا
چاند سورج آگئے لے لے کے پیالہ نور کا | نور کی سرکار ہے بٹتا ہے صدقہ نور کا
انگلیوں سے آپ کی جاری ہے چشمہ نور کا | نور والوں نے بھرا خوش ہو کے کاسہ نور کا
شمس اُبھرا ڈوب کر دیکھا کرشمہ نور کا | چاند دو ٹکڑے ہوا پاکر اشارہ نور کا
خاک ہی کے سر رہا سہرا سنہرا نور کا | خاک کے ماتھے پہ تارا جگمگایا نور کا
اے کلیمِ با خدا دیکھا تماشا نور کا | دیکھنے پر بھی نظر آیا نہ جلوہ نور کا
رہ گئی معراج کی شب، بن کے بقعہ نور کا | مٹ گئیں سب ظلمتیں، وہ نور چمکا نور کا
ذرہ ذرہ میں نظر آتا ہے. جلوہ نور کا | ہر طرف کونین میں ہے بول بالا نور کا
بج رہا ہے شش جہت میں شادیانہ نور کا | گا رہی ہیں بلبلیں ہر دم ترانہ نور کا
کیا کمی ہے نور کی، اور کیا ہے توڑا نور کا | بٹ رہا ہے ہر طرف، توڑے پہ توڑا نور کا
دیکھتے ہی دیکھتے کیا رنگ بدلا نور کا | نور خود عاشق ہوا دیکھا جو جلوہ نور کا
جھوم کر اٹھیں گھٹائیں برسا لہرا نور کا | ہو گیا کونین میں، چھڑکاؤ گہرا نور کا
کتنا پیارا حق نے جوڑا ہے یہ رشتہ نور کا | ہے علی و فاطمہ کا خوب جوڑا نور کا

رحلِ نوری پر سجا ہے، کیا دورقہ نور کا | اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا صحیفہ نور کا

فیضِ احمدؐ سے ملا محمودؔ ورثہ نور کا
شکر ہے بخشا ہمیں تو نے گھرانہ نور کا

معراج کا حبیب کو دُولھا بنادیا

سب اُلجھنوں سے عشق نے مجھ کو چھڑا دیا | زُلفِ رسولؐ پاک کا شیدا بنادیا
نورِ نبیؐ سے دل کو مرے جگمگادیا | وحدت کدہ کو حق نے مدینہ بنادیا
کچھ اِس ادا سے حسن کا جلوہ دکھادیا | بندے کو اپنے عشق کا بندا بنادیا
جس گھر میں ازدھام بتوں کا تھا سربسر | اُس کو رسولِؐ پاک نے کعبہ بنادیا
جس کے قدم سے زینتِ کون ومکاں ہوئی | دل کو بھی اس نے عرشِ معلّٰی بنادیا
لَا تَقْنَطُوا سُنا کے رسولِ کریمؐ نے | گرویدہ ہم کو رحمتِ حق کا بنادیا
قربان ایسے رحمتِ عالم پہ کیوں نہ ہوں | جس نے کہ غم زدوں کے غموں کو مٹادیا
معراج میں ہمارے رسولِ کریمؐ نے | اُمت کے حق میں گلشنِ جنت لکھادیا
سہرے میں کس نے گوندھ کے صلِ علی کے پھول | معراج کا حبیب کو دُولھا بنادیا

محمودؔ چاریار کے قربان جایئے
مجھ کو انھیں نے دین کا رستا بتادیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

آپ ﷺ کے در پہ جو میں احمدِ مختار آیا

جوش پر رحمتِ باری کا جو بازار آیا — خود خدا بن کے محمدؐ کا خریدار آیا
یوں تو دُنیا میں بہت آئے نبی و مرسل — یا نبیؐ! آپ سا کوئی نہ مددگار آیا
تیری رحمت نے وہیں ڈھانک لئے اُس کے عیب — ہو کے نادم جو ترے در پہ گنہگار آیا
آپ نے جلوۂ زیبا سے اُسے شاد کیا — اپنے دل میں جو لئے حسرتِ دیدار آیا
دین کا دھیان نہ دُنیا کی خبر دل کو رہی — آپ کے در پہ جو میں احمدِ مختارؐ آیا
ہو گئے نور سے معمور مرے قلب و جگر — جب تصور میں مرے آپ کا رخسار آیا

میں مدینہ میں جو پہنچوں تو یہ آواز آئے
کون؟ محمودؔ! مرا طالبِ دیدار آیا

رسولؐ اللہ کا اے دل! جو دل سے مدح خواں ہو گا

محمدؐ مصطفٰے سا کون محبوبِ جہاں ہو گا؟ — زبانِ دل سے جس کا ذرہ ذرہ مدح خواں ہو گا
تصور میں رسولؐ اللہ کا گر آستاں ہو گا — تو پھر محمودؔ کا دل بھی مکینِ لا مکاں ہو گا
رسولؐ اللہ کا اے دل! جو دل سے مدح خواں ہو گا — اُسی کی یہ زمیں ہو گی، اُسی کا آسماں ہو گا
بُلا کر عرشِ اعظم پر ہوا خود میزباں خالق — خدائی میں خدا کا کون ایسا میہماں ہو گا
چلوں گا جب مدینہ کو، تو اے مالک مدینہ کے — تمہاری جستجو ہو گی، غبارِ کارواں ہو گا

جو سچ پوچھو تو اِک نامِ محمدؐ ہی سرِ محشر — رفیقِ بے کساں ہو گا، شفیعِ عاصیاں ہو گا

جبیں سائی کریں جن و ملک آکر جہاں ہر دم
کہاں کونین میں محمودؔ ایسا آستاں ہو گا

سامنے کعبہ کے آیا تو مدینہ آیا

لب پہ نامِ شہِ لَولاکَ لَمَا کیا آیا — گویا رحمت کا اُمنڈتا ہوا دریا آیا
بعد اللہ کے محبوب خدا کا آیا — سامنے کعبہ کے آیا تو مدینہ آیا
تیرے دو ناموں میں نامِ شہِ والا آیا — تیرے دو کعبوں کا دل بن کے مدینہ آیا
اُن کے قدموں نے زمیں تجھ کو بلندی بخشی — جن کے قدموں میں سرِ عرشِ معلّٰی آیا
کعبۂ دل سے صدا اُٹھی کہ سبحان اللہ — سامنے آنکھوں کے جب گنبدِ خضریٰ آیا
کیسے کیسے لقب اللہ نے حضرتؐ کو دیئے — کہیں یٰسٓ و مُزمّل کہیں طٰہٰ آیا
گِر گئی میری نگاہوں سے دو عالم کی بہار — جب نظر مجھ کو دیارِ شہِ والا آیا
یا نبیؐ! آج ملی مجھ کو حیاتِ ابدی — بعد مدّت کے مجھے حسن پہ مرنا آیا
کبھی قسمت سے جو پھر اُن کا اشارہ پاؤں — دوڑوں کہتا ہوا اے سیدِ والا آیا
ہم نے فردوس کی گھر بیٹھے بہاریں لوٹیں — جب تصور میں کبھی گنبدِ خضریٰ آیا
اللہ اللہ رے یہ گلشنِ طیبہ کی بہار — جس کے پھولوں پہ دلِ بلبلِ سدرہ آیا
دیکھ کر حشر میں چیخ اُٹھے غلامانِ نبیؐ — مرحبا! صاحبِ محمودؔ ہمارا آیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جیتے جی حشر کا سامنا ہوگیا

میرے دل کو خدا جانے کیا ہوگیا
جب سے اُن کا مرا سامنا ہوگیا

جب نمازوں میں بندہ کھڑا ہوگیا
پانچ بار آپ کا سامنا ہوگیا

آفتابِ رُخِ یار دیکھا کئے
جیتے جی حشر کا سامنا ہوگیا

چھپنے والے ہی کو دیکھ لیتا ہے دل
جس قدر تم چھپے سامنا ہوگیا

بیٹھے بیٹھے تمہیں دیکھ لیتے ہیں ہم
آنکھیں جب اُٹھ گئیں سامنا ہوگیا

اب نہ چھپ عرش کے جانیوالے نہ چھپ
سامنا ہوگیا سامنا ہوگیا

میری آنکھیں پکار اُٹھیں صَلِّ علیٰ
ایسے محمودؔ کا سامنا ہوگیا

غریبوں کا کوئی سہارا نہ ہوتا

اگر آئینہ اُس نے دیکھا نہ ہوتا
جوابِ رُخِ یار پیدا نہ ہوتا

جو ظاہر رسولِؐ دو عالم نہ ہوتے
خدا کو خدائی نے جانا نہ ہوتا

سہارا نہ دیتے جو آکر محمدؐ
کبھی پار بیڑا ہمارا نہ ہوتا

وسیلہ نبیؐ کا نہ دیتے جو آدمؑ
کبھی بند آنکھوں کا رونا نہ ہوتا

نہ ہوتی اگر ناخدائی نبیؐ کی
کبھی نوحؑ کا پار بیڑا نہ ہوتا

اگر دست گیری نہ کرتے محمدؐ
غریبوں کا کوئی سہارا نہ ہوتا

خلیل آگ تم پر نہ گلزار ہوتی
جو تم پر محمدؐ کا سایہ نہ ہوتا

درخشاں نہ ہوتے یہ ذرّاتِ خاکی
جو خورشیدِ رحمت چمکتا نہ ہوتا

نہ محفل ہی ہوتی، نہ پروانے آتے
جو روشن سراجاً منیرا نہ ہوتا

جو خدمت میں ایسے نبیؐ کی نہ جھکتے
بلندی پہ اپنا ستارا نہ ہوتا

شفاعت نہ ہوتی جو محمودؔ ان کی
تو محشر میں کوئی ہمارا نہ ہوتا

ترا حسن مجھ کو دکھادیا، ترا بندہ مجھ کو بنادیا

تری یاد نے وہ مزہ دیا کہ غمِ جہاں سے چھڑادیا
ترا حسن مجھ کو دکھادیا، ترا بندہ مجھ کو بنادیا

بڑا آپ نے یہ کرم کیا، دمِ نزع جلوہ دکھادیا
مجھے اپنا کلمہ پڑھادیا، مرا دین آکے بنادیا

جو پیام ہم نے سنا نہ تھا، وہ پیام آکے سنادیا
جو نہ دیکھ سکتے تھے ہم کبھی ہمیں آپؐ نے وہ دکھادیا

میں بھٹک رہا تھا اِدھر اُدھر مجھے آپ ہی نے تو اے نبیؐ
رہِ حق پہ آکے لگادیا، مجھے حق سے آکے ملادیا

مری ابتدا مری انتہا ہے عیاں اسے کروں کیا بیاں
مگر آپ نے شہِ دو جہاں مجھے کیا سے کیا نہ بنادیا

مرے رہ نما، مرے ناخدا، مجھے آپ ہی نے تو باخدا
غمِ معصیت سے بچالیا، مرا پار بیڑا لگادیا

وہ سرور ہے مری آنکھ میں، جو کسی طرح نہ اُتر سکے
جو کسی کی چشمِ لطیف نے مجھے ایک جام پلادیا

کہوں میں یہ اپنی زباں سے کیوں مجھے یہ ملا وہ ملا نہیں
مرے شاہ نے مجھے جو دیا، مرے حوصلہ سے سوا دیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

نہ ہوئی تھیں دہر پہ رحمتیں، نہ مٹی تھیں کفر کی ظلمتیں ہوئی دو جہان میں روشنی، ترے نور کا جو جلا دیا
کوئی ساتھ اپنے نہ جائیگا، کوئی اپنے کام نہ آئیگا یہی کام آئیگا حشر میں، یہی ہوگا ساتھ لیا دیا
وہیں گوشہ گوشہ دمک اُٹھا، وہیں ذرہ ذرہ چمک اُٹھا جو رسولِؐ پاک نے قبر میں مجھے آکے جلوہ دکھادیا
مرے داغِ عشق کی روشنی تہِ خاک اور چمک اُٹھی
جو بجھائے سے نہ بجھے کبھی، وہ چراغِ حُسن جلادیا

کون یہ دل میں جلوہ نما ہوگیا

جو بھی مداحِ خیر الوریٰ ہوگیا پھر خدا جانے وہ کیا سے کیا ہوگیا
مجھ کو جو کچھ نبیؐ نے عطا کردیا وہ مرے حوصلے سے سوا ہوگیا
اُس کو حاصل ہوئی زندگیِ ابد عشق میں جو نبیؐ کے فنا ہوگیا
ہر نظر خود بخود مائلِ حسن ہے کون یہ دل میں جلوہ نما ہوگیا
اُس کی دنیا بنی، اُس کی عقبےٰ بنی جس پہ کچھ بھی کرم آپ کا ہوگیا
دردِ دل کے لئے یا حبیبِؐ خدا آپ کا ذکر میری دوا ہوگیا
حسن والے ترے حسن پر مٹ گئے اک فسانہ ترے عشق کا ہوگیا
مہر واپس ہوا، مہ دو پارہ ہوا اِک اشارہ جو انگشت کا ہوگیا
کس نے کشتی ٹھکانے لگا دی مری کون منجدھار میں ناخدا ہوگیا
جب طلوع آفتابِ رسالت ہوا فرش سے عرش تک پُر ضیاء ہوگیا

خلد میں اب تو موجیں اُڑائینگے ہم آپ کا لطف آبِ بقا ہوگیا
جس کو دو گھونٹ بھی بخش دی آپ نے اللہ اللہ وہ پارسا ہوگیا
جس نے محمودؔ چمکا دیا طور کو
وہ مرے دل میں جلوہ نما ہوگیا

رسولِ پاکؐ کی رحمت کا گھر کر جب سحاب آیا

شبِ معراج کیا آئی، رسالت کا شباب آیا جوانی دیکھنے اسلام کی روزِ حساب آیا
ترا احسان آیا، اور ہم پر بے حساب آیا بحمد اللہ جہاں میں وہ حبیبِ لاجواب آیا
ہوا خورشیدِ محشر غرق دریائے ندامت میں رسولِؐ پاک کی رحمت کا گھر کر جب سحاب آیا
تری چشمِ کرم کا بھی، بڑا احسان ہے لیکن جو کام آیا تو میرا شافعِ روزِ حساب آیا
چنا تھا خالقِ عالم نے اپنے واسطے جس کو ترے حصہ میں وہ حسن اے نگاہِ انتخاب آیا
چھپایا رحمتِ عالم نے بڑھ کر اپنے دامن میں سوا نیزے پہ تھر تھر کانپتا جب آفتاب آیا
پکارے کیوں نہ ان کو رحمتہ للعالمینؐ دنیا کہ اپنے دشمنوں پر بھی، نہ حضرت کو عتاب آیا
خبر لے امتِ مرحوم، اعمالوں کی تو اپنے غضب ہوگا جو حضرت کو قیامت میں حجاب آیا
یکایک ہر طرف آئینِ رحمت ہوگیا جاری جہاں میں اللہ اللہ کون یہ اہل کتاب آیا
غضب اس کا کرم کی شکل میں ہونے لگا ظاہر شفاعت کے لئے محشر میں جب رحمت مآب آیا
مدینہ پر جمی ہیں اُس کی نظریں ہٹ کے کعبہ سے خدا کو بھی پسند اے دل! یہ تیرا انتخاب آیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

بلائیں کاش سرکارِ مدینہ ہند سے مجھکو
یہی کہتا ہوا دوڑوں کہ اے عالی جناب آیا

سرآنکھوں پر لیا محمودؔ خاکِ ہند نے مجھ کو
جو دربارِ مدینہ سے میں ہو کر باریاب آیا

رسولؐ اللہ کُل نبیوں میں ایسے لاجواب آئے
کہ اے محمودؔ جیسے سارے پھولوں میں گلاب آیا

اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

آئینۂ توحید ہے رُخسار تمہارا
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

سو جان سے قربان ہیں، کونین کی آنکھیں
کیا خوب ہے نقشہ شہِ ابرار تمہارا

خالی نہیں پھرتا ہے کوئی در سے تمہارے
کیا لطف و کرم ہے مرے سرکار تمہارا

بازارِ قیامت میں، اُسے خوف و خطر کیا
سودا ہے جسے احمدِ مختارؐ تمہارا

اے جانِ جہاں روحِ رواں، مرجعِ کونین
جلوہ ہے ہراک شے سے نمودار تمہارا

اچھا ہے، وہ اچھا ہے، وہ اچھوں سے ہے اچھا
اے میرے مسیحا! جو ہے بیمار تمہارا

ہر پھر کے یہ بازارِ مدینہ میں رہے گا
سودا نہ کہیں لے گا خریدار تمہارا

اُنتیس کو چودہ سے ملا کر کوئی دیکھے
یہ ابروئے خم دار وہ رُخسار تمہارا

قرآن کی تفسیریں، حدیثیں ہیں تمہاری
اللہ کا اقرار ہے اقرار تمہارا

بازارِ الٰہی میں بڑے مول ہیں اس کے
جو دِل سے جگر سے ہے خریدار تمہارا

اللہ کی رحمت نے نوازا اُسے ہر دم
جس پر بھی کرم ہو گیا سرکار تمہارا

جاں دے کے اس اُمید پہ آئے ہیں یہاں تک
ہوتا ہے تہِ خاک بھی دیدار تمہارا

محمودؔ کو جنت کی بہاروں سے غرض کیا
اُس کو تو نظر آگیا گلزار تمہار

بڑی اُمید لئے آپ کے در پر آیا

میرا ہادی، مرا رہبر، مرا سرور آیا
میرا سرتاج، مرا شافعِ محشر آیا

عرش والے کا قدم آج جو تجھ پر آیا
اوج پر فرشِ زمیں تیرا مقدر آیا

جس کے جلووں سے چمک اُٹھیں گے دونوں عالم
صدفِ آمنہ میں آج وہ گوہر آیا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے ہے نسبت جسکو
لئے معراج وہ محمودؔ پیمبر آیا

نور وہ نور کہ جس نور پہ خود نور فدا
گلشنِ دہر میں وہ نورِ منوّر آیا

دل کو اللہ دکھا دیجئے اپنا جلوہ
بڑی اُمید لئے آپ کے در پر آیا

خوب جی بھر کے پئیں، خوب بھریں جامِ دل
مئے توحید لئے ساقیِ کوثر آیا

حشر میں ساری مصیبت سے ملی مجھ کو نجات
تیرے دامن میں جو میں شافعِ محشر آیا

وہیں دیدارِ الٰہی کا مجھے لطف ملا
جہاں جس دم بھی خیالِ رُخِ انور آیا

عرشی و فرشی ادب دونوں کرینگے دِل سے
مرحبا مرحبا وہ سیّد و سَرور آیا

حوضِ کوثر پہ جو پوچھیں وہ کہاں ہے محمودؔ
دوڑوں کہتا ہوا میں ساقیِ کوثر آیا!

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

مجھ کو بھی کبھی آکر دیدار دکھا جانا

اے جلوۂ جانانہ، جلوہ تو دکھا جانا　　اپنے رُخِ روشن کا پروانہ بنا جانا
میں بھی تو ہوں شیدائی، میں بھی ہوں تمنائی　　مجھ کو بھی کبھی آکر دیدار دکھا جانا
کعبہ بھی کرے دل سے، اس دِل کا طواف آکر　　پہلو میں مرے اپنا کاشانہ بنا جانا
جن آنکھوں نے دیکھا ہے معراج میں خالق کو　　اُن پیاری نگاہوں کا سرشار بنا جانا
میں ہوش وحواس اپنے کھو کر بھی تمہیں دیکھوں　　ہشیار نگاہوں کا دیوانہ بنا جانا

محبوبؐ دو عالم کے ہمراہ رہوں گا میں
محمودؔ مبارک ہو، دنیا سے مرا جانا

نظر آتا ہے اُجالا ہی اُجالا کیسا!

ہائے تر دامنی، رحمت نے سنبھالا کیسا　　بحرِ عصیاں سے ہمیں آکے نکالا کیسا
ذرہ ذرہ ترے جلووں سے بنا شمس و قمر　　نظر آتا ہے اُجالا ہی اُجالا کیسا
رات دن دونوں تصدق ہیں ترے جلوے پر　　ایک کملی سے ہے لپٹا یہ دوشالا کیسا
نور پر نور ہے یہ گیسوو رُخ کے جلوے　　حسن پر حسن ہے یہ حسنِ دو بالا کیسا
آگیا ہاتھ مرے دامنِ رحمت ان کا　　مل گیا مل گیا جنت کا قبالا کیسا
رقص کرتا ہے مرے ساتھ بھرا میخانہ　　مئے وحدت سے ہے لبریز یہ پیالہ کیسا

ایک صورت میں نظر آتے ہیں دُہرے جلوے　　نور کو نور کے سانچے میں یہ ڈھالا کیسا
جلوۂ طور کے قصہ کو نہ دے اتنا طول　　یہ بھی تو دیکھ کہ ہے دیکھنے والا کیسا

تجھ کو چاہا ترے پیارے کو بھی چاہا اس نے
دلِ محمودؔ بھی ہے چاہنے والا کیسا

جہاں روشن ہوئی یہ شمع پروانہ وہیں آیا

خدا کے قہر کا بھی خوف پھر دل میں نہیں آیا　　مجھے جس دم خیالِ رحمتہ للعالمیں آیا
مقدّر اوج پر تیرا بھی اے فرشِ زمیں آیا　　کہ جھک کر فخر سے تیری طرف عرشِ بریں آیا
تصوّر میں جو میرے آپؐ کا روئے مبیں آیا　　نظر میری نظر کو جلوۂ حق الیقیں آیا
ہزاروں انبیا آئے، ہزاروں اصفیا آئے　　محمدؐ مصطفےٰ سا آج تک کوئی نہیں آیا
گدا ہو، شاہ ہو، سائل ہو، مفلس ہو، تو انگر ہو　　رسولؐ اللہ کے در سے کوئی خالی نہیں آیا
نگاہیں پھیر لیں میں نے اُسی دم باغِ رضواں سے　　یکایک سامنے جب گنبدِ سلطانِ دیں آیا
زمانے بھر کی فکروں سے ہوا خالی جہانِ دل　　زباں پر میری جس دم ذکرِ ختم المرسلیں آیا
دِلِ پُر معصیت میرا لئے دفتر گناہوں کا　　بڑی اُمید لے کر یا شفیع المذنبیں آیا
پروں میں سوزِ نورِ احمدِ مختارؐ رکھتا ہے　　جہاں روشن ہوئی یہ شمع پروانہ وہیں آیا

جہاں میں آپ سا محمودؔ کوئی یا رسولؐ اللہ
نہیں آیا، نہیں آیا، نہیں آیا، نہیں آیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

غمِ حسنینؓ میں رونا، تقاضا ہے محبت کا

لکھا ہے خونِ دل سے سانحہ ہم نے شہادت کا
زبانِ خامہ کرتی ہے عیاں، جوہر شجاعت کا

اُٹھائیں پیروِ حسنینؓ پردہ اپنی غفلت کا
محرم کا ہر اک لمحہ سبق دیتا ہے عبرت کا

مئے توحید سے بھر دیتے ہیں پیمانہ اُمت کا
بہا کر خون اپنا جام پیتے ہیں شہادت کا

نکل کر خار سے یوں پھول کھلتا ہے محبت کا
ستارہ یک بہ یک چمکا جنابِ حُر کی قسمت کا

کہاں اب وہ صداقت ہے، کہاں اب وہ عدالت ہے
زمانہ یاد آتا ہے، صحابہؓ کی خلافت کا

زمینِ کربلا پر امتحانِ حق و باطل ہے
اُدھر نقشا جہالت کا، اِدھر منظر شرافت کا

بڑی خندہ دلی سے وقفِ اُمت کر دیا اس کو
سجایا تھا رسولؐ اللہ نے جو خوان نعمت کا

بہتّر جاں نثاروں نے کیا اسلام کو زندہ
ہوا اظہار کس شدّت سے حیدر کی شجاعت کا

شہیدانِ وفا پر خون کے آنسو بہائے جا
غمِ حسنینؓ پر رونا تقاضا ہے محبت کا

خلیل اللہ کی قربانیاں قربان ہوں جن پر
انھیں اللہ نے وہ مرتبہ بخشا شہادت کا

اُسی اِک حسن کی رونق نظر آتی ہے اِن دو میں
عیاں ہے شبّر و شبیر سے جلوہ رسالت کا

کسی سے یہ کبھی منسوب ہرگز ہو نہیں سکتا
ملا محمودؔ کو ورثہ رسولؐ اللہ کی نسبت کا

بشر سے راز افشا ہو گیا تیری حقیقت کا

دو عالم سے جدا عالم ہے دنیائے محبت کا
نظر آتا ہے ہر منزل پہ اک منظر قیامت کا

عجب آئینہ خانہ ہے یہ دنیا تیری صنعت کا
تماشہ دیکھتی رہتی ہیں آنکھیں تیری قدرت کا

نگاہِ مردِ مومن سے نہ جلوہ چھپ سکا تیرا
بشر سے راز افشا ہو گیا تیری حقیقت کا

تمہارے حسن میں یہ جذب ہو کر رہ گیا ایسا
پتہ چلتا نہیں عاشق کو خود بھی اپنی حالت کا

نگاہیں چار ہونا تھیں کہ دل سے دل ملا اپنا
اُٹھایا لطف ہم نے عالمِ جلوت میں خلوت کا

طلوعِ آفتابِ حسن ہوتا ہے اِسی شب سے
جسے کہتے ہیں ظلمت، نور ہے شمعِ ہدایت کا

قدم رکھنا سنبھل کر کوچۂ محبوب میں اے دل
سفر دُشوار سے دُشوار تر ہے راہِ اُلفت کا

ہزاروں جلوے تیرے ایک ہی جلوے کے تابع ہیں
تو ہی خالق ہے کثرت کا تو ہی مالک ہے وحدت کا

دلِ محمودؔ کی مٹی ٹھکانے لگ گئی آخر
رسولؐ اللہ کے قدموں میں پایا باغ جنت کا

بہشتِ اولیا ہے آستانہ غوث الاعظم کا

الٰہی گو نہیں پایا زمانہ غوث الاعظم کا
ہوا ہوں پھر بھی شیدا غائبانہ غوث الاعظم کا

بہشتِ اولیا ہے آستانہ غوث الاعظم کا
ضیائے حق نما ہے شامیانہ غوث الاعظم کا

ہمارے طائرِ دل کو نہیں صیاّد کا کچھ غم
جگر کی شاخ پر ہے آشیانہ غوث الاعظم کا

چھپائے چھپ نہیں سکتی کرامت غوث الاعظم کی
کہ روشن ہے زمانہ پر زمانہ غوث الاعظم کا

زمین و آسماں پر جستجو کی لاکھ آنکھوں نے
ملا مجھ کو مرے دل میں ٹھکانہ غوث الاعظم کا

نہ ہونے پائے گا قابو سے باہر نفسِ امارہ
ہمارے ہاتھ میں ہے تازیانہ غوث الاعظم کا

علیِ مرتضیٰؓ نے تو وہاں خیبر کشائی کی
درِ دل کھولے عزمِ فاتحانہ غوث الاعظم کا

لٹادیں گے لٹادیں گے دو عالم لوٹ لے آکر
کہ ہے مرشد کے ہاتھوں میں خزانہ غوث الاعظم کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

تصور میں رہے آٹھوں پہر یہ گلشنِ مرشد
رہے وردِ زباں ہر دم ترانہ غوث الاعظم کا

فنا فی اللہ کا درجہ اِسی پیکاں سے ملتا ہے
کبھی خالی نہیں جاتا نشانہ غوث الاعظم کا

وہی رحمت، وہی برکت ہے باقی آج بھی دل میں
رہے گا تا ابد قایم زمانہ غوث الاعظم کا

چڑھے دیکھوں گا میں تیور جو میدانِ قیامت کے
تو ڈھونڈھوں گا سہارا غائبانہ غوث الاعظم کا

مرا سایہ بھی خورشیدِ قیامت تو نہ پائے گا
رہے گا میرے سر پر شامیانہ غوث الاعظم کا

یہیں سے معرفت کا زر گلوں کے ہاتھ آیا ہے
لٹاتی ہے زمینِ دل خزانہ غوث الاعظم کا

ہماری بند آنکھوں میں، کھلا جب گلشنِ مرشد
نظر گھر بیٹھے آیا آستانہ غوث الاعظم کا

درِ دولت پہ جو پہنچا، لیا ہاتھوں میں دِل اُس کا
کوئی بیگانہ ہویا ہو یگانہ غوث الاعظم کا

خدا کی رحمتوں نے لے لیا آغوش میں بڑھ کر
کہ جس دم ہو گیا خادم روانہ غوث الاعظم کا

جہاں اب سر جھکاتا ہوں خدا کو دیکھ لیتا ہوں
بڑے کام آیا طرزِ عاشقانہ غوث الاعظم کا

ابد تک کیوں نہ ہم سنتے رہیں یہ داستاں محمودؔ
بڑا ہی راحتِ دل ہے فسانہ غوث الاعظم کا

یاد جس دم ہمیں گلزارِ مدینہ آیا

آپؐ پر دل مرا یا شاہ مدینہ آیا
آیا آیا مجھے جینے کا قرینہ آیا

بارک اللہ ملی کون و مکاں کی عزت
زہے قسمت درِ آقا پہ کمینہ آیا

دیکھنے پر بھی نہ تو دیکھ سکا جلووں کو
دیکھنا بھی نہ تجھے دیدۂ بینا آیا

کھل اُٹھی دل کی کلی لوٹے درِ جنت سے
یاد جس دم ہمیں گُلزار مدینہ آیا

قطرے قطرے سے ہوئے عشق کے دریا جاری
گرمیٔ حسن سے جب اُن کو پسینہ آیا

جان دیدیتا محبت میں تو باقی رہتا
آہ جینے کا بھی مجھ کو نہ قرینہ آیا

اپنی ہستی کا بھی کچھ ہوش نہیں اے محمودؔ
پارسا ہو گیا جب سے مجھے پینا آیا

"عرش سے فرش پر سلام آیا"

اللہ اللہ کیا پیام آیا
عرش سے فرش پر سلام آیا

آئی بارہ ۱۲- ربیع الاوّل پھر
آیا پھر روز اہتمام آیا

کیا فضیلت ہے اس مہینے کی
لے کے کیا رحمتِ دوام آیا

اقتدا میں ہیں جس کی سب مرسل
صحن کعبہ میں وہ امام آیا

اُٹھو اُٹھ کر پڑھو درود و سلام
با ادب موقعِ قیام آیا

منتظر جس کے تھے امیر و فقیر
لے کے دامن میں فیضِ عام آیا

لاکھوں تاروں نے پائی جس سے ضیاء
وہ عرب کا مہِ تمام آیا

جس کے نقشِ قدم کھلے دل میں
گلستاں میں وہ خوش خرام آیا

کیوں نہ اُس پر پڑھیں درود و سلام
شان میں جس کے احترام آیا

دو جہاں کی حلاوتیں لوٹیں
جب محمدؐ کا لب پہ نام آیا

جس نے میخانۂ اَلَست بھرا
دور میں آخری وہ جام آیا

قدمِ مصطفیٰؐ میں مجھ کو نظر
عرش کیا لا مکاں کا بام آیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

آپ پہنچے مری حمایت کو
جہاں کوئی نہ میرے کام آیا

جس نے کثرت سے بانٹ دی وحدت
اُس کے قبضے میں کُل نظام آیا

ہمہ تن گوش ہوگئے کونین
آج محمود وہ پیام آیا

حصہ تھا یہ حسین علیہ السلام کا

پینا بہت کٹھن تھا شہادت کے جام کا
حصہ تھا یہ حسین علیہ السلام کا

دوشِ نبیؐ ہو وقف سواری کے واسطے
واللہ کیا عروج ہے عالی مقام کا

کیوں آبرو نہ حشر میں رکھے مری خدا
دامن ہے میرے ہاتھ میں خیر الانام کا

میری بلندیوں کا زمیں پر نہیں قدم
میں ہوں غلام حضرتِ عالی مقام کا

خود جستجو ہو کوثر و تسنیم کو تری
یہ فیض ہے امامؑ ذوی الاحترام کا

سلطانِ کربلاؑ مرے سلطانِ کربلاؑ
محشر میں بھی خیال رہے اِس غلام کا

محمود کو بھی جامِ شہادت نصیب ہو
صدقہ ملے اسے بھی شہادت کے جام کا

رنگ پر ہے گلستانِ الف ثانی کی فِضا

آپ کا آنا ہوا آنا نسیم خلد کا
غنچہ غنچہ گلشنِ دل کا ہمارے کھل اٹھا

مرشدِ کامل کے نورانی قدم کیا آگئے
ذرہ ذرہ گوشۂ دل کا منور ہوگیا

غوث الاعظم کھلنوی !اے غوث الاعظم کھلنوی
آپ ہی کے فیض سے کرتا ہے دل ذِکرِ خدا

آپ کی چشمِ کرم ظلمت کدہ پر کیا پڑی
گوشے گوشے کو تجلیٔ خدا سے بھر دیا

مشرق و مغرب سے کھنچ آئے ہیں قدموں میں غلام
کیا کشش ہے آپ کی اے غوثِ من غوث الوریٰ

نور چشمِ دہلوی سے بڑھ گیا آنکھوں کا نور
ٹکڑا ٹکڑا دل کا میرے ہوگیا دل سے فدا

آپ کی نظروں نے بخشیں دو جہاں کی نعمتیں
اللہ اللہ کس قدر ہے آپ کا جو دو عطا

میرے اُجڑے گھر کی آبادی کا باعث آپ ہیں
آپ ہی کے دم قدم سے ذرہ ذرہ جاگ اٹھا

ہم تو اس قابل نہ تھے لیکن کرم نے آپ کے
فیض و برکت سے ہمارا دامنِ دل بھر دیا

جس نے دیکھا آپ کو اے غوث الاعظم کھلنوی
غوث الاعظم دہلوی کو اُس نے دیکھا بر ملا

دیکھ کر اس بزمِ نورانی کو بول اُٹھی نظر
رنگ پر ہے گُلستانِ الف ثانی کی فِضاء

آپ کے در کی غلامی نے کیا سب کا عزیز
دو جہاں میں آپ کا محمود خادم ہوگیا

رمضاں آیا، عبادت کا مہینا آیا

مومنو! شاد ہو رحمت کا مہینا آیا
برکتیں لے کے یہ راحت کا مہینا آیا

دل کشا بن کے مسرت کا مہینا آیا
رمضاں آیا عبادت کا مہینا آیا

روح کے واسطے راحت کا مہینا آیا
عرش والے کی زیارت کا مہینا آیا

بن گئی بن گئی جنت کا نمونہ دنیا
روزہ داروں کی شفاعت کا مہینا آیا

مژدہ دیتی چلی آتی ہے نسیمِ سحری
جاگو جاگو کہ عبادت کا مہینا آیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

رجب اللہ کا، شعبان ہے حضرت کا مرے　　بارکَ اللہ کہ اُمت کا مہینا آیا
روزوشب کیوں نہ تلاوت کریں قرآن کی ہم　　حق کے محبوبؐ کی مدحت کا مہینا آیا
خوانِ نعمات اُترتے ہی چلے آتے ہیں　　بخشش و رحمت و برکت کا مہینا آیا
روزہ داروں کو نظر آتے ہیں حق کے جلوے　　خوب محمود یہ قربت کا مہینا آیا

ردیف ب　وہ تماشہ دکھائیے صاحب

اب نہ مجھ کو رُلائیے صاحب　　اپنا جلوہ دکھائیے صاحب
بسر و چشم آئیے صاحب　　دل کی رونق بڑھائیے صاحب
دیکھ لیں ہم بھی جلوۂ زیبا　　رُخ سے پردہ اُٹھائیے صاحب
خود تماشا بنے تماشائی　　وہ تماشا دکھائیے صاحب
مجھ کو اپنے کا بھی نہ ہوش رہے　　ایسا مجنوں بنائیے صاحب
جو جگر سے بھی پار ہوجائے　　تیر ایسا چلائیے صاحب
آپ ہنس ہنس کے خرمنِ دل پر　　کیوں نہ بجلی گرائیے صاحب
میری آنکھوں کی یہ تمنا ہے　　دل میں آکر نہ جائیے صاحب
رہے جس کا سرور تا محشر　　آج ایسی پلائیے صاحب
آپ تو ہر طرح سے ہیں میرے　　مجھ کو اپنا بنائیے صاحب

ناز اُٹھائے گا آپ کا محمود
شوق سے دل میں آئیے صاحب

پہنچے گا مدینے میں یہ ہجر کا مارا کب؟

آئے گا نظر یارب وہ ماہِ دل آرا کب؟　　پھر میرے مقدر کا چمکے گا ستارا کب؟
پائے گا شفا غم سے بیمار تمہارا کب؟　　پہنچے گا مدینے میں یہ ہجر کا مارا کب؟
تھی غیرتِ اکبر کو یہ بات گوارا کب؟　　عالم میں حسیں تم سا خالق نے اتارا کب؟
محبوبِ دو عالم ہیں جس روضہ کی جالی میں　　اُس روضۂ انور کا پھر ہوگا نظارا کب؟
والشمس کی تنویریں تڑپاتی ہیں رہ رہ کر　　اے جانِ جہاں ہوگا دیدار تمہارا کب؟
میں آکے مدینے میں کس دل سے کہیں جاؤں　　فرقت کسی عاشق کو ہوتی ہے گوارا کب؟
پہلے ہی سہارے کے امداد کو آپہنچے!　　وہ ڈوبنے والوں کو دیتے ہیں سہارا کب؟
عصیاں کی بلندی پر، گر چڑھ گئی یہ اُمت　　اُن کو تری رحمت نے نظروں سے اتارا کب؟
اے پیارے نبیؐ میرے! اتنا تو بتا دیجئے　　روضے پہ بلانے کا پھر ہوگا اشارہ کب؟
محبوبؐ الٰہی کا محبوب نہ ہو جب تک　　وہ خالقِ اکبر کو ہوتا ہے پیارا کب؟
جس سوز نے تڑپایا موسیٰ کو سرِ سینا　　آئے گا مرے دل میں، وہ سوزِ دل آرا کب؟
یہ نعتِ محمدؐ ہے حد اس کی نہ پاؤ گے؟　　محمود قلم آخر رکتا ہے تمہارا کب؟

ردیف ت　محبت مجھے دے برائے محبت

ترے دل میں آئے نہ آئے محبت　　مرا دل تو ہے مبتلائے محبت
یہی مانگتا ہوں جزائے محبت　　محبت سے دے تو سزائے محبت
ہوا جب سے دل آشنائے محبت　　ہوئے منکشف رازہائے محبت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

محبت کا تیری بھکاری ہوں داتا   محبت مجھے دے برائے محبت

محبت سے بھردے مرا دامنِ دل   صدا دے رہا ہے، گدائے محبت

محبت سے ہم اور محبت ہے ہم سے   اُٹھائیں گے ہم نازہائے محبت

کلیمؑ آپ نے طور پر کیوں نہ دیکھی   ادائے محبت ادائے محبت

محبت کے ہاتھوں کا ہوں اک گھروندا   بگاڑے محبت بنائے محبت

محبت ہے گہوارۂ حسن میرا   سُلائے محبت جگائے محبت

مجھے وجد میں لائے تھے جو ازل میں   وہی راگ ہاں پھر سنائے محبت

محبت نے گھیرا مجھے ہر طرف سے   جو چھیڑے کبھی ساز ہائے محبت

مرتب ہوئی منزلِ زیست اپنی   پڑی دل میں جب سے بنائے محبت

پسِ مرگ بھی مجھ کو چھوڑا نہ اس نے   رہی ساتھ میرے وفائے محبت

محبت مرے واسطے آئی اے دل!   میں بھیجا گیا ہوں برائے محبت

تلاشی مری داورِ حشر لے لے   مرے پاس کیا ہے سوائے محبت

یہ محمودؔ معراج کی شب سے پوچھو   کہاں تم نے دیکھی ادائے محبت

مسرور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

کیا گُل کھلا سہانا صبحِ شبِ ولادت   مسرور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

آیا مرا مسیحا صبحِ شبِ ولادت   روحوں نے چین پایا صبحِ شبِ ولادت

آیا وہ حُسن والا صبحِ شبِ ولادت   رُخِ دو جہاں کا چمکا صبحِ شبِ ولادت

سجدے میں بت پڑے ہیں آتشکدے بجھے ہیں   شیطاں نے منھ چھپایا صبحِ شبِ ولادت

کشتی رواں دواں ہے، موجوں میں دل پڑا ہے   لہرا رہا ہے دریا صبحِ شبِ ولادت

آئے قسیمِ کوثر ، آئے شفیعِ محشر   آئے حبیبِ یکتا صبحِ شبِ ولادت

بلبل چمن میں چہکے، گلشن میں پھول مہکے   قمری نے نغمہ گایا صبحِ شبِ ولادت

رنگت زمیں کی بدلی جنت زمیں پہ اُتری   جانِ بہار آیا صبحِ شبِ ولادت

آیا ربیع الاول، رحمت کا چھایا بادل   دریا کرم کا اُمڈا صبحِ شبِ ولادت

وہ بانٹنے کو آئے دونوں جہاں کی نعمت   در پر کھڑے ہیں منگتا صبحِ شبِ ولادت

مائل ہوا زمانہ، سائل ہوا زمانہ   محمودؔ کون آیا صبحِ شبِ ولادت

کون اللہ کا مہمان ہوا آج کی رات

دونوں عالم میں یہ اعلان ہوا آج کی رات   میرا پیارا مرا مہمان ہوا آج کی رات

ہر طرف بارشِ الطاف و کرم ہونے لگی   اُن کی آمد کا جو سامان ہوا آج کی رات

کس کو جبریلِؑ امیں لائے خوشامد کرکے   کون اللہ کا مہمان ہوا آج کی رات

سارے نبیوںؑ کا امام آپؐ کو خالق نے کیا   عرش والوں میں یہ اعلان ہوا آج کی رات

پردۂ حسن اُٹھا کر جو چلے ماہِ عرب   چاند سو جان سے قربان ہوا آج کی رات

اے محمدؐ مرے تم اور قریب آجاؤ   دم بدم حق کا یہ فرمان ہوا آج کی رات

دیکھ کر صاحبِؐ معراج کو رضواں نے کہا   پورا حوروں کا بھی ارمان ہوا آج کی رات

عرش و کرسی کو بھی وجد آگیا اللہ اللہ   مرحبا کون یہ مہمان ہوا آج کی رات

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

عرش و کرسی بھی اُٹھا سکتے نہیں سر اپنا / کس قدر آپ کا احسان ہوا آج کی رات
اُمِ ہانی کے مکاں کو ہوئی معراج نصیب / اونچا کعبہ سے یہ ایوان ہوا آج کی رات
پردۂ حسن میں ہے عشق سراسر پنہاں / نور کا نور ہی مہمان ہوا آج کی رات

ایسے مہماں پہ سو جان سے قرباں محمود
میزباں جس کا وہ رحمان ہوا آج کی رات

ردیف بخدا جن کے ہیں وہ سید و سلطاں وارث — ث

چمنستاں، نہ بیاباں، نہ گریباں وارث / ہم سے دیوانوں کا ہے جلوۂ جاناں وارث
مردِ مومن کا ہے ہر حال میں ایماں وارث / ہشت جنت کا ہے لاریب مسلماں وارث
راہِ اُلفت میں بڑھا جاتا ہوں بے خوف و خطر / مجھ کو کیا فکر کہ ہے میرا نگہباں وارث
کوئی بے یار و مددگار نہ سمجھے مجھ کو / سن لو سن لو ہیں مرے سیدِ ذیشاں وارث
سایۂ گنبدِ خضریٰ سے نہ جائے گا کہیں / تیرے مجنوں کا ہے تیرا ہی گلستاں وارث
ہاشمی خون کا ورثہ ہے مری رگ رگ میں / میری رگ رگ کا ہے یہ لعلِ بدخشاں وارث
اللہ اللہ رے مداحِ نبیؐ کے رُتبے / اِن کا کیا کہنا ہے اِن کا تو ہے قرآں وارث
گرمیٔ مہرِ قیامت سے میں کیوں گھبراؤں / جب کہ ہے رحمتِ کونین کا داماں وارث

اُن کی مٹھی میں ہے کونین کی دولت محمود
بخدا جن کے ہیں وہ سید و سلطان وارث

ردیف بارگاہِ حُسن میں لایا ہوں یہ نذرانہ آج — ج

ہو گیا آباد کس کے دم سے ظلمت خانہ آج / نور سے معمور آتا ہے نظر کاشانہ آج
التجا خالی نہ جائے مرشدِ مے خانہ آج / آبِ کوثر سے مرا بھر دیجئے پیمانہ آج
روشنی ایمان کی پھیلا گیا قلبِ حزیں / آتشِ عشقِ نبیؐ میں جل گیا پروانہ آج
یا محمدؐ مصطفےٰ فرمایئے دل کو قبول / بارگاہِ حسن میں لایا ہوں یہ نذرانہ آج
ساقیٔ تسنیم و کوثر نے بجھائی دل کی پیاس / بادۂ وحدت سے میرا بھر دیا پیمانہ آج
کفر و دیں کی اُلجھنوں سے ہو گئے آزاد ہم / نکہتِ زُلفِ نبیؐ نے کر دیا مستانہ آج
کھیل قدرت کے دکھاتا ہے سرِ میدان حشر / اِک تماشہ بن گیا ہے آپ کا دیوانہ آج
دل کی آنکھوں سے جمالِ طیبہ دیکھے تو کوئی / ذرے ذرے سے عیاں ہے جلوۂ جانانہ آج
یا رسولؐ ہاشمی سیراب جلوہ کیجئے / ورنہ چھلکا چاہتا ہے عمر کا پیمانہ آج
آمدِ خیر الوریٰؐ سنتے ہی یہ عالم ہوا / کانپ اُٹھا بت کدہ سجدے میں ہے بتخانہ آج

روزِ فردا دیکھئے کیا حال ہو محمود کا
آپ کی اُلفت نے سب سے کر دیا بیگانہ آج

ردیف آنکھوں کے سامنے رہے محمل اسی طرح — ح

ہوتا رہے شکارِ نظر دل اسی طرح / تڑپے نگاہِ ناز کا بسمل اسی طرح

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہستی کو آب دیتا ہے کامل اسی طرح　　دریا میں قطرہ ہوتا ہے شامل اسی طرح
ستّر ہزار پردوں کی پروا نہیں ہمیں　　آنکھوں کے سامنے رہے محمل اسی طرح
دو ٹکڑے ہو کے چاند نے بوجہل سے کہا　　کٹتا ہے حق کے سامنے باطل اسی طرح
امن و اماں کا نور مرے آنسوؤں میں ہے　　بنتا ہے بیچ دھارے میں ساحل اسی طرح
آتا ہے تیرا عشق تو آئے زہے نصیب　　ہوتا ہے تیرا حسن بھی حاصل اسی طرح
ذرے میں آفتاب کی رونق کو دیکھ لو　　ہوتا ہے راہِ عشق میں کامل اسی طرح
ماہِ عربؐ کا عشق بنا ہے چراغِ راہ　　طے ہو رہی ہے حسن کی منزل اسی طرح

محمودؔ اس قلم کو نہ رکھوں میں ہاتھ سے
نعتِ حبیبؐ میں رہوں شاغل اسی طرح

در پر کھڑا رہے گا یہ سائل اسی طرح

ہوتا رہوں میں حسن پہ مائل اسی طرح　　کرتا رہوں بیانِ شمائل اسی طرح
تیرِ نگاہِ ناز کی بارش رہے یونہی　　کرتے رہیں جگر کو یہ گھائل اسی طرح
اُن کا غمِ فراق مرے دم کے ساتھ ہے　　اس راہ میں رہے گا یہ حائل اسی طرح
بھرتا رہے گا حسن کی دولت سے جھولیاں　　در پر کھڑا رہے گا یہ سائل اسی طرح
ہر دم تصورات میں ہو مصحفِ رسولؐ　　قرآں رہے گلے میں حمائل اسی طرح
لطف و کرم کا آپ کے اے سیدِ رُسل　　کرتا رہوں بیانِ دلائل اسی طرح

محمودؔ حوریں آ کے قلم چومتی رہیں
لکھتا رہوں نبیؐ کے فضائل اسی طرح

ردیف　وجد میں ہے پتّہ پتّہ شاخ شاخ　خ

سن کے نورانی ترانہ شاخ شاخ　　وجد میں ہے پتّہ پتّہ شاخ شاخ
بج رہا ہے تیرا ڈنکا شاخ شاخ　　سن رہا ہوں تیرا چرچا شاخ شاخ
بلبلِ دل کس نے تڑپایا تجھے　　کس کا جلوہ دیکھ پایا شاخ شاخ
رحمتوں کو اپنے دامن میں لئے　　موج میں ہے تیرا دریا شاخ شاخ
دیدۂ حق بیں سے دیکھے تو کوئی　　تیری قدرت کا تماشا شاخ شاخ
جو نظر آیا نہ کوہِ طور پر　　میری آنکھوں نے وہ دیکھا شاخ شاخ
کتنا دل کش کس قدر پر کیف ہے　　تیرے جلووں کا نظارا شاخ شاخ
آترے ہی واسطے برقِ تپاں　　آشیاں ہم نے بنایا شاخ شاخ
ہر کلی، ہر پھول میں، ہر برگ میں　　حسن تیرا جگمگایا شاخ شاخ
اِس جہاں میں، اُس جہاں، میں ہر طرف　　ہو رہا ہے ذکر تیرا شاخ شاخ

نغمۂ محمودؔ ہی پڑھتی رہے
بلبلِ باغِ مدینہ شاخ شاخ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ردیف یہی تھا خدا سے سوالِ محمدؐ د

نہیں مثل رکھتی مثالِ محمدؐ — کہ ہے زینتِ کُل جمالِ محمدؐ
کمالِ الٰہی کی تکمیل دیکھو — سرِ عرش چمکا کمالِ محمدؐ
یہ معراج کی شب سے پوچھے تو کوئی — بڑے رنگ لایا وصالِ محمدؐ
ہزاروں بہشتیں کھلیں ہر قدم پر — جہاں بھی گئے نونہالِ محمدؐ
پیاسے بجھائیں پیاسوں کی پیاسیں — بڑا ظرف رکھتے ہیں آلِ محمدؐ
اذاں ان کی پہنچی ترے لا مکاں میں — ہیں فردِ دو عالم بلالِ محمدؐ
ذرا ہوش میں آئیں یہ بد عقیدہ — جلالِ خدا ہے جلالِ محمدؐ
نہ بھولے ہمیں آپ معراج میں بھی — ذرا دیکھ اے دل خیالِ محمدؐ
بلندی عطا کر تو امت کو میری — یہی تھا خدا سے سوالِ محمدؐ
انھیں ابروؤں سے ہیں عیدیں برابر — مرے سامنے ہیں ہلالِ محمدؐ
نہیں فرق قرآن کی آیتوں میں — کہ یکساں ہے ہر حال و قالِ محمدؐ
خدا نے بھی ایسا بنایا نہ کوئی — ملے گی نہ ہرگز مثالِ محمدؐ
اشاروں میں بخشا ہر اک اُمتی کو — نہ دیکھا خدا نے ملالِ محمدؐ
ہوا ذرے ذرے سے اک طور پیدا — جو فاراں پہ چمکا جمالِ محمدؐ
بتاتا ہے قرآں کا ہر لفظ محمودؔ — کمالِ محمدؐ کمالِ محمدؐ

محمدؐ زینتِ شمس و قمر ارض و سما آمد

محمدؐ مصطفٰی آمد حبیبِ کبریا آمد — ضیائے دو جہاں آمد ، نگارِؐ دوسرا آمد
بزرگ و بہتر و بعد از خدا نورِ خدا آمد — محمدؐ زینتِ شمس و قمر ، ارض و سما آمد
طبیبِ دردِ دل آمد ،دوا آمد، شفا آمد — بحمد اللہ محمدؐ داروئے ہر لادوا آمد
بخواں صلِّ علٰی اے دل بخواں صلِ علٰی اے دل — کہ درِ دنیا محمدؐ باعثِ ارض و سما آمد
غریباں را توئی ملجا، تونگرر ا توئی ماویٰ — شہنشاہِؐ دو عالم مرجعِ شاہ و گدا آمد
شفیقِ حضرتِ آدمؑ، نویدِ حضرتِ عیسیٰؑ — رسولِؐ دو جہاں ، ہر ابتدا و انتہا آمد
کند کسبِ ضیا ارواحِ عالم زندہ تر گردد — تمامی مُردہ دل زندہ شود بدر الدّجی آمد
دو عالم از ضیائے آفتابِ دیں منور شد — زہے قسمت محمدؐ رونقِ ہر دوسرا آمد
محمدؐ نورِ ربانی، محمدؐ سِرِّ حقانی — محمدؐ حُسنِ وحدت مظہرِ ذاتِ خدا آمد
سیاہی رابدام آورد آں گیسوئے مشکینش — کہ ظلمتِ از جہاں کافور شد چوں مصطفٰیؐ آمد

ثنائے مصطفٰیؐ حمدِ الٰہی بر زباں دارد
چناں محمودؔ را محمود تر نورِ ہُدیٰ آمد

ہوتا ہے اُسے قبر میں دیدارِ محمدؐ

جاتا ہے جو دنیا سے طلب گارِ محمدؐ — ہوتا ہے اُسے قبر میں دیدارِ محمدؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہر لمحہ زباں پر رہیں اذکارِ محمدؐ / ہر سانس پہ جاری رہے تکرارِ محمدؐ
آئینہ ہے آئینہ ہے رُخسارِ محمدؐ / دیدارِ الٰہی ہے یہ دیدارِ محمدؐ
یہ روشنی جو شمس و قمر میں ہے نمایاں / ہے عکس فگن روئے پر انوارِ محمدؐ
کیوں رشک فرشتوں کو نہو عرش بریں پر / آدمؑ کو ملا حسنِ ضیا بارِ محمدؐ
یوسف کی طلب گار زلیخا ہی فقط تھی / مخلوقِ الٰہی ہے طلب گارِ محمدؐ
ہر تارِ نظر کیوں نہ ہو فردوس بداماں / آنکھوں میں کھلا ہے مرے گلزارِ محمدؐ
جو عشقِ محمدؐ میں ہوا سوکھ کے کانٹا / جنت میں وہی ہے گلِ گلزارِ محمدؐ
حاضر ہیں حضوری میں رسولان سلف سب / اللہ کا دربار ہے دربارِ محمدؐ

محمودؔ اُٹھالیں وہیں جنت کے مزے ہم
ہاتھ آئے اگر سایۂ دیوارِ محمدؐ

کبھی کم نہ ہو آرزوئے محمدؐ

زہے رفعت و آبروئے محمدؐ / کہ عرشِ معلّٰی ہے کوئے محمدؐ
دو عالم کی رونق، دو عالم کی زینت / یہ کملی، یہ کاکل، یہ روئے محمدؐ
محمدؐ کو دیکھا کریں کیوں نہ آنکھیں / ازل ہی سے تھی جستجوئے محمدؐ
رہے سامنے میری آنکھوں کے ہر دم / یہ روضہ، یہ جالی یہ کوئے محمدؐ
حبیبِ خدا کیوں نہ اس دل کو سمجھوں / کہ اس دل میں ہے آرزوئے محمدؐ

حیات النبیؐ ڈھونڈتے ہم کو آئے / ہمیں کیوں نہ ہو جستجوئے محمدؐ
چلی آرہی ہیں زیارت کو حوریں / کہ جنت بداماں ہے کوئے محمدؐ
وہ معراج کی شب، یہ صبحِ درخشاں / ہیں کیا خوب گیسو و روئے محمدؐ
بھڑکتی رہے آتشِ عشق ہر دم / کبھی کم نہ ہو آرزوئے محمدؐ
درودوں کی ڈالی سے دامن بھرا ہے / چلا جا رہا ہوں میں سوئے محمدؐ
کرم کی گھٹائیں، یہ رحمت کے بادل / یہ زلفیں، یہ گیسو، یہ موئے محمدؐ
یہ مسجد، یہ منبر، یہ جنت، یہ روضہ / یہ جالی، یہ چلمن، یہ روئے محمدؐ
چڑھیں کیا نگاہوں میں کوثر کی لہریں / کہ ہے موج زن دل میں جوئے محمدؐ
ہلال و قمر آفتابِ جلالت / یہ ابرو، یہ عارض، یہ روئے محمدؐ

خدا تک پہنچ جائے محمودؔ پھر بھی
رہے گی اسے جستجوئے محمدؐ

ترے ہاتھ ہے آبروئے محمدؐ

جھکے عرش و کرسی بھی سوئے محمدؐ / بہشتِ دو عالم ہے کوئے محمدؐ
نظر اُٹھ رہی ہے نظر آرہا ہے / جمالِ خدا حسنِ روئے محمدؐ
لٹاتی ہے زُلفِ دو تا مشک و عنبر / دو عالم میں پھیلی ہے بوئے محمدؐ
کرم داورِ حشر کا ہے یہ مجھ پر / کہ حاضر ہوں میں روبروئے محمدؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

گنہگار اُمت ترے سامنے ہے　　ترے ہات ہے آب روئے محمدؐ

وہی ایک فطرت، وہی ایک عادت　　جو خوئے خدا ہے وہ خوئے محمدؐ

مرا سر تو کعبہ کے آگے جھکا ہے　　مگر دل کو ہے جستجوئے محمدؐ

مدینہ بنی جا رہی ہے یہ محفل　　کہ محفل میں ہے گفتگوئے محمدؐ

زمانے کی گلیوں سے اب کیا تعلق　　کہ میں دیکھ آیا ہوں کوئے محمدؐ

مرے دل کی دنیا میں ہے وہ مدینہ　　نہاں جس میں ہے حسنِ روئے محمدؐ

ملائک بھی آتے ہیں جس جا ادب سے　　خدا کی قسم ہے وہ کوئے محمدؐ

چھپے ہیں کلیجے میں وحدت کے نشتر　　مرے دل کی رگ رگ ہے کوئے محمدؐ

اسی نعت کو حمدِ خالق بھی سمجھو
کہ محمود ہے گفتگوئے محمد

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

چمکا جو نورِ مصطفٰے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　جلوۂ حق دکھا گیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آئی مدینہ کی ہوا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　غنچۂ دل مرا کھلا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پڑھتا ہے خود بھی کبریا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کوئی نہیں ترے سوا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　صَلِّ عَلٰی شَفِیعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وصف لکھے گا کوئی کیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　صَلِّ عَلٰی کَرِیمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تم ہو خدا سے کب جدا نورِ خدا ہو باخدا　　صَلِّ عَلٰی حبیبنا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

مظہرِ شانِ کبریا چشم و چراغِ انبیا　　آئینۂ خدا نما صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

رونقِ بزمِ اصفیا، مصدرِ فیضِ اولیا　　سرورِ فوجِ اتقیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہیں یہی سب کی ابتدا، ہیں یہی سب کی انتہا　　ہیں یہی سب کے رہ نما صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

روئے نبیؐ ہے والضحٰی، زُلفِ نبیؐ ہے جانفزا　　سُرمگیں آنکھیں ما طغیٰ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ابرِ کرم ہیں مصطفٰے بحرِ سخا ہیں مصطفٰے　　کیوں نہ ہوں دُرِّ بے بہا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہے یہی میری آرزو، ہے یہی میری التجا　　دیکھ لوں حسنِ دل رُبا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

مونس و دادگر مرا، شافعِ عاصیاں ہے جب　　حشر کا مجھ کو خوف کیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

نامِ محمدؐ آگیا، خوب مجھے مزا ملا　　مل گیا لب سے لب مرا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عشق کا یہ صلہ ملا، حسن پہ مر کے جی اُٹھا　　دل کا یہی تھا مدعا، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پائی حیاتِ جاوداں، غم سے ملی اُسے اماں　　پڑھتا ہوا جو مر گیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حوروں نے آکے خلد سے، چوم لیا قلم مرا
میرے قلم نے جب لکھا، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ملا کیا نہ ہم کو برائے محمدؐ

لکھوں کیا میں وصف و ثنائے محمدؐ　　کلامِ خدا ہے برائے محمدؐ

خدائی کے جلوے، خدائی کے منظر　　خدائی کی رونق برائے محمدؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

مدینہ کا چکر لگاتا رہوں میں — مرا ہر نفس ہے برائے محمدؐ
دو عالم کی رعنائیاں اللہ اللہ — برائے محمدؐ برائے محمدؐ
خدا کی رضا چاہتا ہے زمانہ — خدا کی رضا ہے رضائے محمدؐ
ازل سے ابد تک یہی اس کے مالک — خدا کی خدائی برائے محمدؐ
خدا نے دیا کیا نہ معراج کی شب — ملا کیا نہ ہم کو برائے محمدؐ
محبت سے ہر گوشہ دل کو بھر دے — خدائے محمدؐ برائے محمدؐ
لکھے جا محمدؐ کی محمود نعتیں
قلم ہات آیا برائے محمدؐ

ردیف کبھی آنکھوں سے، کبھی دل سے لگایا کاغذ ذ

نور نے نور کے ہاتھوں سے بنایا کاغذ — ہم نے قرآن کے حرفوں سے سجایا کاغذ
تیرے محبوب کے ہاتھوں سے جو پایا کاغذ — کبھی آنکھوں سے کبھی دل سے لگایا کاغذ
جرمِ اُلفت کا بہت ہم نے چھپایا کاغذ — ہاتھوں ہاتھوں تری رحمت نے اُڑایا کاغذ
سامنے جب کہ ترے حسن کا آیا کاغذ — آنکھوں آنکھوں ہی مرے دل میں سمایا کاغذ
ورقِ مہرِ قیامت ہوا پانی پانی — داہنے ہات میں لے کر جو دکھایا کاغذ
صفحۂ جرم کو رحمت نے بھرا پھولوں سے — دیکھتے دیکھتے کیا رنگ یہ لایا کاغذ
گرتے گرتے بھی مدینہ کی زمیں کو پکڑا — اللہ اللہ کہاں زیست کا پہنچا کاغذ

پرزہ پرزہ ورقِ دل کا لٹایا تجھ پر — ہم نے رکھا نہ کوئی اپنا پرایا کاغذ
ٹکڑے ٹکڑے پہ لکھا اپنے محمدؐ کا نام
دلِ صد پارہ کو محمود بنایا کاغذ

ردیف مرے سرکار آئے رحمتہ للعالمیں ہوکر ر

جو بخشائیں گے محشر میں ہمیں حق سے قریں ہوکر
وہ آپہنچے جہاں میں رحمتہ للعالمیں ہوکر

اُدھر اللہ نے چاہا ، اِدھر مخلوق نے چاہا
رسولؐ اللہ آئے مرجعِ دنیا و دیں ہوکر

کریمی کی مثال اس سے زیادہ ہو نہیں سکتی
محبت سب سے کی محبوبِ رب العالمیں ہوکر

نہ گھبراؤ، نہ گھبراؤ وہ آپہنچے ، وہ آپہنچے
شفیع المذنبیں ہو کر، شفیع المذنبیں ہو کر

تپیدہ ہجر میں بستر، رہی زنجیر بھی ہلتی
چلے آئے وہ پل بھر میں، سرِ عرشِ بریں ہوکر

شبِ معراج کی تاریکیاں آنکھوں میں گم ہوں گی
لبھائیں گی دو عالم کو یہ آنکھیں سُرمگیں ہوکر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کوئی ہوکر خلیل آیا، کوئی بن کر کلیم آیا | مرے سرکار آئے رحمتہ للعالمیں ہوکر

شگفتہ ہوتی جاتی ہے منور ہوتی جاتی ہے | زمیں بھی زیرِ پائے قاسمِ خلدِ بریں ہوکر

گئے گزرے زمانے بھی نہ کیوں قربان ہوں اُن پر | شہنشاہِ دو عالم آئے ختم المرسلیں ہوکر

رسولؐ اللہ کے قدموں نے کیا عزت اسے بخشی | مقابل آسماں کے ہورہی ہے یہ زمیں ہوکر

یکایک کھل اُٹھے نافِ زمیں پر پھول وحدت کے | مدینہ کی ہوا گزری جو کعبے کے قریں ہوکر

اُبل کر چشمۂ عشرت نہ محشر میں چلا آئے | رسولؐ اللہ آئے حامیٔ اندوہگیں ہوکر

مدینہ کی گلی محمودؔ جیتے جی نہ چھوٹے گی
کہیں بھی جاؤں، لیکن جاؤں گا پہلے یہیں ہوکر

سلام اُن پر جو آئے رونقِ دنیا و دیں ہوکر

درود اُن پر جو آئے رحمتہ للعالمیں ہوکر | سلام اُن پر جو آئے راحتِ قلبِ حزیں ہوکر

درود اُن پر جو آئے مومنوں کے دِل نشیں ہوکر | سلام اُن پر جو آئے شمعِ بزمِ عارفیں ہوکر

سلام اُن پر جو آئے بے کسوں کے دل کی سننے کو | سلام اُن پر جو آئے راحت اللعالمیں ہوکر

درود اُن پر کہ جن سے مٹ گئی ظلمت زمانہ کی | سلام اُن پر جو آئے جلوۂ حق الیقیں ہوکر

درود اُن پر ملی ایمان کی دولت ہمیں جن سے | سلام اُن پر جو اِلا اللہ کے آئے امیں ہوکر

درود اُن پر جنھوں نے سرپرستی کی یتیموں کی | سلام اُن پر جو آئے حامیٔ اندوہ گیں ہوکر

درود اُن پر کہ جن سے دو جہاں کی قسمتیں چمکیں | سلام اُن پر جو آئے رونقِ دنیا و دیں ہوکر

درود اُن پر، کہ جن کی پشت پر مہرِ نبوت تھی
سلام اُن پر جو آئے پیشوائے مرسلیں ہوکر

درود اُن پر، جنھوں نے ناز اٹھائے اپنی اُمت کے
سلام اُن پر جو آئے دو جہاں کے نازنیں ہوکر

درود اُن پر جنھوں نے نارِ دوزخ کو کیا ٹھنڈا
سلام اُن پر جو آئے قاسمِ خلدِ بریں ہوکر

درود اُن پر جنھوں نے عاصیوں کو بھی دیا مژدہ
سلام اُن پر جو آئے خود شفیع المذنبیں ہوکر

درود اُن پر، کہ جن سے دل کی دنیا جگمگا اُٹھی
سلام اُن پر، جو آئے قلب میں نورِ مبیں ہوکر

درود اُن پر، کہ جن کے واسطے سب کچھ ہوا ظاہر
سلام اُن پر جو محمودؔ آئے ختم المرسلیں ہوکر

ہم مدینے لوٹ آئے باغِ رضواں دیکھ کر

اُس طرف شاداں ہے رضواں باغِ رضواں دیکھ کر
اس طرف فرحاں ہوں میں طیبہ کی گلیاں دیکھ کر

اُس گلستاں میں نہ ٹھہرے یہ گلستاں دیکھ کر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہم مدینے لوٹ آئے باغِ رضواں دیکھ کر

رحمتِ خالق کو بھی بے چین کردیں گے حضورؐ
اپنی اُمت کو سرِ محشر پریشاں دیکھ کر

پانی پانی شرم سے ہوجائیں گے سارے گناہ
کل تمھارے دامنِ رحمت میں پنہاں دیکھ کر

عرش کی سر تاج ہے یہ خاک آگے کیا بڑھوں
رُک گئے میرے قدم طیبہ کی گلیاں دیکھ کر

حشر سے پہلے یہیں ہے اُن کی رحمت کا نزول
ہنس رہا ہوں عالمِ گورِ غریباں دیکھ کر

مثلِ پروانہ ستارے چرخ کے گرنے لگے
خاک کے تودے پہ روشن شمعِ عرفاں دیکھ کر

سازوسامانِ جہاں پر جان دے اے دل مگر
اک ذرا غارِ حرا کے سازو ساماں دیکھ کر

عرش کے اوپر مری تقدیر کا چمکا چراغ
قبر کے اندر جمالِ روئے تاباں دیکھ کر

دم نکل جائے، نہ نکلے آنکھوں سے اُن کا جمال
سات پردوں میں چھپالوں حسنِ عریاں دیکھ کر

ایک وہ آجائیں، تو دنیا مری آباد ہو
اور ارماں آگئے، اس دل کے ارماں دیکھ کر

مجھکو انوارِ شریعت نے دکھائی راستی
راہ کعبہ کی ملی، طیبہ کی گلیاں دیکھ کر

جان ودل سے روح بھی، قالب میں داخل ہوگئی
میری رگ رگ میں کسی کا حسن پنہاں دیکھ کر

دور کردیں دو جہاں کی اُلجھنیں معراج میں
دوش پر محبوب کے گیسوئے پیچاں دیکھ کر

دل ہوا جاتا ہے مائل بُت پرستی کی طرف
اپنے آئینے میں تیرا روئے تاباں دیکھ کر

تک رہے ہیں منھ ہمارا عرشی وفرشی سبھی
آج بزمِ نعت میں اُن کا ثنا خواں دیکھکر

کیا عجب ہے آفتابِ حشر بدلی میں چھپے
عارضِ پُر نور پر زُلفِ پریشاں دیکھ کر

نور اُسی کا جلوہ گر محمودؔ ہر اک گل میں ہے
کھل گیا دل گلشنِ وحدت کی کلیاں دیکھ کر

وہ آپہنچے خلیل اللہ کے دل کی دعا ہوکر

مسیحائے زماں ہوکر، دوائے لا دوا ہوکر
وہ آپہنچے خلیل اللہ کے دل کی دعا ہوکر

خبر کس نے نہیں دی آپ کے تشریف لانے کی
تمامی انبیا آئے نقیبِ مصطفیٰؐ ہوکر

پڑا ہے تہلکوں میں دل، نظر آتا نہیں ساحل
لگادو پار یہ کشتی خدا سے ناخدا ہوکر

تری رحمت سے ہم مایوس ہرگز ہو نہیں سکتے
حضوری میں تری آئے ہیں سر تاپا دعا ہوکر

سہارا اس کو کہتے ہیں سہارا ایسا ہوتا ہے
مرے سرکار آئے بے کسوں کا آسرا ہوکر

کریں گے حضرتِ جبریلؑ جن کے در کی دربانی
وہ آتے ہیں، جہاں میں حاکمِ ہر دوسرا ہوکر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کہیں شانِ خلیلیؑ سے کہیں شانِ کلیمیؑ سے
کہیں معراج میں پہنچے وہ محبوبِ خدا ہو کر

شبِ معراج کی کیفیتیں رشک آفریں ٹھہریں
کسی کے مدعا تم ہو ہمارے مدعا ہو کر

رسولؐ اللہ آئے ہاں مگر اس شان سے آئے
ازل کی ابتدا ہو کر ابد کی انتہا ہو کر

نتیجہ مل گیا آخر بتوں کو سر اُٹھانے کا
پڑے ہیں آج سجدے میں جو بیٹھے تھے خدا ہو کر

رسولؐ اللہ پھر بھی آپ ہی کی جستجو ہوگی
اگر محمودؔ جا پہنچا خدا تک با خدا ہو کر

حسن کے جلوے نظر آتے ہیں قرآں دیکھ کر

کیا نظر ڈالیں کسی پر روئے جاناں دیکھکر
رکھ دیئے سارے صحیفے ہم نے قرآں دیکھکر

جب کلامِ عشق پڑھتا ہوں کمالِ شوق سے
حسن کے جلوے نظر آتے ہیں قرآں دیکھکر

اس کی سطروں کی سیاہی نے وہ بخشی آبرو
پھیر لیں دنیا سے آنکھیں ہم نے قرآں دیکھکر

تیری قدرت کے کرشمے مجھ کو آتے ہیں نظر
مصحفِ رُخ دیکھ کر تحریرِ قرآں دیکھکر

ناز تھا اپنی زباں دانی کا جن کو خلق میں
ہو گئے خاموش سب محمودؔ قرآں دیکھکر

ورقِ دل مرا اُڑنے لگا پارا ہو کر!

چمکے نظروں میں وہ آئینہ یکتا ہو کر
قلبِ مومن میں رہے حسنِ سراپا ہو کر

گزرے جس راستے سے صاحبِ اسریٰ ہو کر
اُس کا ہر ذرہ چمکنے لگا تارا ہو کر

رات دن دل کو اُبھارا کیئے دریا ہو کر
میری کشتی میں رہے میرا سہارا ہو کر

تیرے قدموں میں رہا تیرا ہی ذرہ ہو کر
خوب چمکا میں ترے عشق میں رسوا ہو کر

تیرے قدموں کا یہ صدقہ ہے مدینہ والے
چشمِ کعبہ میں سمایا ہوں میں سرمہ ہو کر

سجدہ اُس کا ہے رکوع اُس کا نماز اُس کی ہے
رہ گئی جس کی جبیں نقشِ کفِ پا ہو کر

تیرے محبوبؐ ہی کے نور کا اک ذرہ تھا
دستِ موسیٰ میں جو چمکا ید بیضا ہو کر

آتشِ عشقِ محمدؐ کی جو پہنچی گرمی
ورقِ دل مرا اُڑنے لگا پارا ہو کر

تشنۂ عشق ہوں کوثر کی نہیں کچھ خواہش
جی رہا ہوں ترے دیدار کا پیاسا ہو کر

شمس تبریز کے منصور کے قصے کیسے
خود تماشائی بنا خود ہی تماشا ہو کر

آپ کی یاد جو آئے تو رسولِؐ عربی
دل میں رہ جائے مرے دل کی تمنا ہو کر

سنگ ریزوں ہی سے بوجہل کو لینا تھا سبق
بے زباں کلمہ پڑھیں آپ کا گویا ہو کر!

اپنا شیدائی مرے دل نے بنایا تجھ کو
تیرے محبوب پہ سو جان سے شیدا ہو کر

کیا مدینہ بھی مدینہ ہے مدینہ تیرا
ہر مدینہ سے بڑھا تیرا مدینا ہو کر

آپ کو پا کے خدائے دو جہاں کو پایا
اُس کا بندہ ہوا میں آپؐ کا بندا ہو کر

اس کی دنیا بھی بنی اور بنی عقبےٰ بھی
جو رہا سرورِ کونین تمہارا ہو کر

ایسے محبوبؐ پہ دل آگیا محمودؔ اپنا
جس کے بیمار ہیں عیسیٰ بھی مسیحا ہو کر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جنتیں شرما گئیں طیبہ کی گلیاں دیکھکر

گل کو خنداں دیکھکر، شبنم کو گریاں دیکھکر — ہنس رہے ہیں داغِ دل رنگِ گلستاں دیکھکر
یاس و حسرت، رنج و غم، درد و الم، سوز و گداز — آگئے یہ سب کے سب، گورِ غریباں دیکھکر
یا الٰہی سر نہ جھکنے پائے رحمت کا تری — میری گردن پر مرا ہی بارِ عصیاں دیکھکر
آبلے راہِ مدینہ کے ہیں اِن کی آبرو — نوک کی لیتے ہیں کیوں خارِ مغیلاں دیکھکر
لاکھ جنت کانٹے کانٹے میں نظر آئی کھلی — جنتیں شرما گئیں طیبہ کی گلیاں دیکھکر
مسکرا کر موجِ کوثر نے بڑھائے اپنے ہاتھ — مالکِ فردوس کے دامن میں پنہاں دیکھکر
ہے یہی شمعِ تجلی ہے یہی قندیلِ عرش — میری آنکھوں نے یہ سمجھا روئے تاباں دیکھکر
دفترِ عصیاں کی سطریں بن گئیں موجِ نجات — اپنی بداعمالیوں پر ہم کو گریاں دیکھکر
ہنس رہا ہے گلشنِ فردوس کا ایک ایک پھول — خونِ دل سے تربہ تر دامن کی کلیاں دیکھکر
ہر بشر آئینہ ہے، تیرے جمالِ پاک کا — دیکھ لیتا ہے تجھے انساں کو انساں دیکھکر
جو بھی آتا ہے وہی حیرت سے تکتا ہے مجھے — اِس درِ محمود کا محمودؔ درباں دیکھکر

ربیع الاوّل آیا ہے، بہارِ دل کشا ہوکر

رسالت کا گل آخر کھلا راحت فزا ہوکر — ربیع الاوّل آیا ہے، بہارِ دل کشا ہوکر
مری ہر سانس بس جائیگی اب عطرِ رسالت سے — چمن زارِ محمدؐ کی مہک پھیلی صبا ہوکر

بہشتوں پر تھی جو سایہ فگن اک شاخ وحدت کی — وہی کونین میں پھیلی جمالِ مصطفےٰؐ ہوکر
جدھر ہم نے نظر ڈالی، وہی جلوہ نظر آیا — یہ کثرت رہ گئی آئینۂ وحدت نما ہوکر
زہے قسمت بہت کام آئی میرے میری مجبوری — تمہارے کان تک پہنچی مرے دل کی صدا ہوکر
نگاہیں عرش پر رُخ سوئے کعبہ جان طیبہ میں — جزاک اللہ کہاں دل لے چلا ہے رہنما ہوکر
چلی آتی ہے الا اللہ کی آواز ہر سو سے — خموشی بول اُٹھی خود طالبِ حق کی صدا ہوکر
مدینہ ہی میں پہنچے گا تو اس کو چین آئے گا — تڑپتا ہے دلِ مضطر مدینہ سے جدا ہوکر
مدینہ میں پہنچ کر عرش پر پہنچائیں گے نظریں — خدا کو دیکھ لیں گے ہم محمدؐ پر فدا ہوکر
حریمِ پاک کی شمعوں سے یارب وہ دھواں اُٹھے — کہ چھا جائے سیہ بختوں پہ رحمت کی گھٹا ہوکر

محمدؐ ہیں، محمدؐ ہیں، محمدؐ ہیں، محمدؐ ہیں
خدا کی حمد کرتے ہیں جو محمودؔ خدا ہوکر

"توبہ رہ سکتی نہیں ساقی کا جوبن دیکھ کر"

تاب کیا پروانے لاتے روئے روشن دیکھ کر — توبہ رہ سکتی نہیں ساقی کا جوبن دیکھ کر
ضبط ہو سکتا نہیں بُلبُل سے گلشن دیکھ کر — تاب لا سکتی نہیں بجلی نشیمن دیکھ کر
ہائے کیا شئے رکھدی مرشد تم نے سینہ میں مرے — برق تڑپی جارہی ہے دل کا خرمن دیکھ کر
دور میں ہے جام و مینا، مست ہیں اہلِ چمن — رقص میں ہر رند ہے ساقی کا آنگن دیکھ کر
قلبِ مومن کی طرف مائل نہ ہونا تھا تمہیں — کس کو پہچانو گے اپنا روئے روشن دیکھ کر

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

آفتابِ حشر بھی شرمندہ ہو کر پھر گیا
حشر میں سر پر مرے مرشد کا دامن دیکھ کر

چاکِ سینہ کی ضیائیں، کیا نظر افروز ہیں
دیکھ لیتے ہیں کسی کو حسن چلمن دیکھ کر

بلبلِ سدرہ بھی جس پر جان و دل سے ہے نثار
چن لیا وہ پھول ہم نے سارا گلشن دیکھ کر

کون یہ رشکِ قمر جلوہ فگن سینہ میں ہے
مسکرا اُٹھی تجلی دل کا روزن دیکھ کر

ذرہ ذرہ خود مدینہ کا چراغِ طور ہے
کیا کریں محمود ہم وادی ایمن دیکھ کر

ردیف انسان کیا کرتا ہے تدبیر شب و روز ز

پڑتی رہے ہر دم نظرِ پیر شب و روز
آتی رہے دل میں یہی تنویر شب و روز

زُلفوں کے تصور میں ہو تنویر شب و روز
لکھتا رہوں واللیل کی تفسیر شب و روز

خورشید و قمر سے بھی رہیں آپ کی باتیں
سنتا رہوں میں آپ کی تقریر شب و روز

ہوں سامنے آنکھوں کے مرے حسنِ دو عالم
پڑھتا رہوں قرآن کی تحریر شب و روز

محبوبؐ الٰہی کا ہے، ہر نقش اُجاگر
آئینہ مرے دل میں ہے تصویر شب و روز

پڑتی رہے ہر دم نگہہ ناز کسی کی
آتا رہے سینے پہ یہی تیر شب و روز

تقدیر کے آگے نہیں چلتی ہے کسی کی
انسان کیا کرتا ہے تدبیر شب و روز

کیوں لطف و کرم تیرے کبھی کم نہیں ہوتے
ہم سے تو ہوا کرتی ہے تقصیر شب و روز

ہیں رُخ پہ نگاہیں، کبھی گیسو پہ نگاہیں
لڑتی ہے اِسی حسن سے تقدیر شب و روز

ہیں گنبدِ خضریٰ کی بلندی پہ نگاہیں
ہے اوج پہ محمود کی تقدیر شب و روز

ردیف تربت بنے ہماری درِ مصطفیٰؐ کے پاس! س

جائیں گے لوگ حشر میں جب انبیاؑ کے پاس
بھیجینگے وہ بھی سب کو شفیع الوریٰؐ کے پاس

بلبل رہیگا خوش چمنِ مصطفیٰؐ کے پاس
عاشق وہی ہے جو رہے حسنِ خدا کے پاس

موت آئے اپنی گنبدِ خضریٰ کے سائے میں
تربت بنے ہماری درِ مصطفیٰؐ کے پاس

باغِ ارم کے پاس بھی پھٹکے نہ میری روح
مسکن ہو میرا روضۂ خیر الوریٰ کے پاس

رضواں ترے چمن کی ضرورت نہیں مجھے
ہیں جنتیں پڑی قدمِ مصطفیٰؐ کے پاس

ہر اک نبی ہے آپ کے حلقے میں اس طرح
تارے ہیں جس طرح قمرِ پر ضیا کے پاس

بس رہ گئی ہے دل میں یہی ایک آرزو
پہنچوں کسی طرح سے حبیبِؐ خدا کے پاس

دنیا کے ساز و برگ یہیں چھوڑ کر گیا
نکلا نہ کچھ بھی عاشقِ خیر الوریٰؐ کے پاس

جو اِن سے دور ہیں وہ خدا سے بھی دور ہیں
پہنچے جو اِن کے پاس وہ پہنچے خدا کے پاس

خاکِ قدم رسولؐ کی سرمہ ہے طور کا
آنکھوں کا نور ہے اِسی خاکِ شفا کے پاس

پڑھ کر درود آپ کے قدموں میں جھک گیا
میرے رسولؐ پہنچے جو عرشِ علیٰ کے پاس

دامن گناہگاروں کا رحمت سے بھر دیا
کیا کیا نہ لائے آپ جو پہنچے خدا کے پاس

محمود کی بغل میں دبی تھی بیاضِ نعت
پہنچا جو اپنے داورِ روز جزا کے پاس

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ردیف ش — نہ کہنا اب کہ مری داستاں رہی خاموش

رواں رہے آنسو زباں رہی خاموش — ادب سے حسن کے، میری فغاں رہی خاموش
کسی کی درد بھری داستاں رہی خاموش — گمان کیا کروں ہاں بے گماں رہی خاموش
بڑے بڑوں کی زباں اُن کے حسن کے آگے — یہ مجھ کو کہنا پڑے گا کہ ہاں رہی خاموش
تری محبتیں ایسی چبھیں مرے دل میں — جگر میں ڈوب کے نوکِ سناں رہی خاموش
وہ پنج وقتہ حرم سے صدائیں آتی ہیں — نہ کہنا اب کہ مری داستاں رہی خاموش
سکوت عشق میں آہ و فغاں سے بہتر ہے — کسی کی یاد بھی آئی جہاں رہی خاموش
یہ رعبِ حسن تھا پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوا — زباں بھی آپ کی اے مہرباں رہی خاموش
دہانِ زخم نے کیا راز کردیا افشا — اگل کے خون، زبانِ سناں رہی خاموش

سنائی میں نے فرشتوں کو نعت اے محمود
مری زبان لحد میں کہاں رہی خاموش

ردیف ص — اللہ اللہ رے اُمی لقبی کے اخلاص

جس نے دیکھے ہیں رسولِ عربی کے اخلاص — اُس کو جچتے نہیں واللہ کسی کے اخلاص
اہلِ دنیا کے ہیں دو چار گھڑی کے اخلاص — تا ابد زندہ ہیں محمود نبیؐ کے اخلاص
جھک گئے آپ کے قدموں میں زمانہ کے ادیب — اللہ اللہ رے اُمی لقبی کے اخلاص

یوں تو دنیا نے بہت اپنے دکھائے ہیں خلوص — کھول کر آنکھ ذرا دیکھیں نبیؐ کے اخلاص
جھک گیا پیرِ فلک، بچھ گئی قدموں میں زمیں — دیکھ کر سیدِ مکی مدنی کے اخلاص
آپ کو حق سے ملے، آپ سے اہلِ حق کو — آئے ہیں سینہ بسینہ یہ نبیؐ کے اخلاص
دل سے دل، سینہ کو سینہ سے ملادیتے ہیں — قرشیؐ، ہاشمی و مطلبی کے اخلاص

ہیں کہاں قیصر و کسریٰ کے ثنا خواں؟ آئیں!
دیکھ لیں، دیکھ لیں، محمود نبیؐ کے اخلاص

ردیف ض — اِس جہاں سے اُس جہاں سے کیا غرض

ذکر و فکر و این و آں سے کیا غرض — ماسوا کی داستاں سے کیا غرض
دل گرفتارِ مدینہ ہوگیا — مجھ کو اب کون و مکاں سے کیا غرض
سبز گنبد کی بہاروں سے ہے شاد — مرغِ دل کو آشیاں سے کیا غرض
میری قسمت میں ہے طیبہ کی بہار — مجھ کو گلزارِ جناں سے کیا غرض
درد ہی سے ہے ہماری زندگی — ہم کو عیشِ جاوداں سے کیا غرض
میری دنیا ہے زمانے سے جدا — اِس جہاں سے اُس جہاں سے کیا غرض
اُن کے در سے ہے مری قسمت لڑی — اب کسی کے آستاں سے کیا غرض
آپ آئے کھل گئی دل کی کلی — مجھ کو اس دورِ خزاں سے کیا غرض
ہوں میں اے محمود مداحِ رسولؐ — غیر کے ذکر و بیاں سے کیا غرض

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ردیف ہو نہیں سکتی بشر سے احتیاط ط

عشق میں کیا ہو بشر سے احتیاط — دور ہے اس رہ گزر سے احتیاط
دل کی دنیا کو ہے چمکانا اگر — حسن کے حسنِ اثر سے احتیاط
عشق کے آگے ہے پانی ضبط و صبر — کیا کروں میں اشک تر سے احتیاط
لغزشوں سے بچ نہیں سکتا کبھی — ہو نہیں سکتی بشر سے احتیاط
دیکھ لیں گے حشر سے پہلے تمہیں — تابہ کے اہلِ نظر سے احتیاط
ہوشیار اے آسماں دامن سمیٹ — میرے نالوں کے اثر سے احتیاط
وہ فرشتوں کے نصیبے میں نہیں — ہو رہی ہے جو بشر سے احتیاط
گیسوئے رُخ سے نظر ہٹتی نہیں — کیا کریں شام و سحر سے احتیاط
نعت کا ہر حرف ہو دُرِ یتیم — نقطے نقطے سے وہ بر سے احتیاط

نعت کے موتی چنوں محمودؔ میں
دہر کے لعل و گہر سے احتیاط

ردیف دل بے خود ترا خدا حافظ ظ

عاشقِ مصطفےٰ خدا حافظ — یہ ترا حوصلہ خدا حافظ
راہِ اُلفت میں رکھ رہا ہوں قدم — دلِ بے خود ترا خدا حافظ

عشق کی لہریں بڑھتی جاتی ہیں — کشتی دل ترا خدا حافظ
دل مرا ساتھ لے گئے اپنے — چلتے چلتے کہا خدا حافظ
بادباں پھاڑ، توڑدے لنگر — نا خدا ہے مرا خدا حافظ
اُن کا دیدار ہونے والا ہے — دیدۂ دل ترا خدا حافظ
اے طبیبو! علاجِ عقل کرو — تم کرو گے دوا؟ خدا حافظ
عالم ہُو، میں رکھ رہا ہوں قدم — ابتدا انتہا خدا حافظ
اب تو تیری بھی آرزو نہ رہی — اے تمنا ترا خدا حافظ
منزلِ حسن کی حدیں آئیں — اے جنوں اب ترا خدا حافظ

میری منزل ہے منزلِ محمودؔ
بخدا ہے مرا خدا حافظ

ردیف جو ہے جنابِ احمدِ مختارؐ کا مطیع ع

فرماں روائی کرتا ہے سرکارؐ کا مطیع — اور خاک چھانا کرتا ہے زردار کا مطیع
زاہد نہیں جو ہے ترے گل زار کا مطیع — محمودؔ ہے جو ہے ترے دیدار کا مطیع
مجبور کیا کرے گی اُسے طاقتِ جہاں — واللہ ہے جو احمدِ مختارؐ کا مطیع
اللہ کا مطیع اُسی انساں کو جانئے — جو ہے جنابِ سیدِ ابرار کا مطیع
ہمراہ آنسوؤں کے ہے بس رحمتِ خدا — ہوتا ہے کون نرگسِ بیمار کا مطیع

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

اے گلشنِ نبیؐ تری ہر شے عزیز ہے — پھولوں ہی کا نہیں میں ہوں ہر خار کا مطیع
جبرئیلؑ کو نہ بھولئے گا تا ابد حضورؐ — یہ ہے ازل سے آپ کے دربار کا مطیع
رُخ تو نے جس طرف کیا شمس و قمر پھرے — اک اک ستارہ ہے ترے دیدار مطیع

آباد اُن کے دم سے ہے جسمِ گلی مرا!
محمودؔ میں نہیں درو دیوار کا مطیع

ردیف رونقِ گل ستاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ غ

بے کسوں کی اماں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ
روشنیٔ مکاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

عشق کی داستاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ
حسن کے رازداں بنے اُن کی محبتوں کے داغ

مشعلِ عاشقاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ
رہبرِ بے گماں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

کھل اُٹھی راہِ عارفاں چھٹ گئی ظلمتِ مکاں
منزلوں کے نشاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

نور ہے رنگ رنگ میں، حسن ہے رنگ رنگ میں
رونقِ گلستاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

شمس و قمر کی روشنی، رہ گئی دل کو تھام کر
زینتِ لا مکاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

فرش بھی اُن کا جلوہ ریز، عرش بھی اُن کا نور بار
مظہرِ دو جہاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

عرش کے پھول چن لیئے، عشقِ بہار زار نے
دامنِ کہکشاں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

م،ح،م،و،دال ، عشق کے یہ صحیفے ہیں!
شاعرِ بے زباں بنے، اُن کی محبتوں کے داغ

ردیف سرکار کی نظر ہے گنہ گار کی طرف ف

خالق کی ہے نظر مرے سرکار کی طرف — سرکار کی نظر ہے گنہ گار کی طرف
گو سر جھکا ہے، کعبہ کی دیوار کی طرف — دل ہے رجوع احمدِ مختارؐ کی طرف
دیکھو تو یارِ غار کے ایثار کی طرف — آقا کو بندہ لے کے گیا غار کی طرف
کیوں رُخ کیا ہے تو نے دلِ زار کی طرف — کیوں کھنچ رہا ہے مجھ سے گنہگار کی طرف
آیاتِ بینات کی تصویر کھنچ گئی — دیکھا جو ہم نے آپ کے رخسار کی طرف
عشقِ محمدیؐ کی یہ ادنیٰ بہار ہے — گل آرہے ہیں آہِ شرر بار کی طرف
رخصت ہوا جو گنبدِ خضریٰ کے سایہ سے — مڑ مڑ کے دیکھتا رہا دیوار کی طرف

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

مایوسیوں نے اشکوں سے تر کر دی آستین
دستِ شفا بڑھایئے بیمار کی طرف

کعبہ جو آئے گنبدِ خضریٰ کے سامنے
دیوار دوڑنے لگے دیوار کی طرف

با صدادب سلام تو کہدینا اے صبا
جا پہنچے تو اگر مرے سرکار کی طرف

آسان ہوں گی حشر میں محمودؔ منزلیں
دیکھیں گے جب حضورؐ گنہگار کی طرف

ردیف ق — اوج پہ حسن ہو ترا، لٹتی رہے بہارِ عشق

رنگ دکھائے روز و شب، جلوۂ افتخارِ عشق
اوج پہ حسن ہو ترا، لٹتی رہے بہارِ عشق

عشق کی سرفرازیاں دیکھی گئیں نہ حسن سے
حسن بھی کہہ رہا ہے اب ہم کو ہے انتظارِ عشق

عشق کی جان حسن ہے حسن کی جان عشق ہے
حسن ترا دمک اُٹھا، چمکا جو اقتدارِ عشق

جذبۂ حسن ہو ہزار، جذبۂ عشق بھی ہے کچھ
تم کو نہیں نہیں سہی، مجھ کو ہے اعتبارِ عشق

عشق الگ، نہ حسن الگ، اصل میں دونوں ایک ہیں
عشق ہے رازدارِ حسن حسن ہے رازدارِ عشق

اُٹھ کے ہلا نہ دے کہیں، کرسی و عرش کو ابھی
ان کو نہ چھیڑنا ذرا، یہ تو ہے بے قرارِ عشق

حسن کی لن ترانیاں، ختم نہ ہوں گی تا ابد
عشق کی داستاں بھی سن، اے مرے کردگارِ عشق

عشق بھی تیرا عشق ہے حسن بھی تیرا حسن ہے
عشق ہے ہم کنارِ حسن، حسن ہے ہم کنارِ عشق

حسن کی شان ہے یہی، حسن کی جان ہے یہی
دل کو نہ توڑنا کبھی، ہے یہی رازدارِ عشق

حسن کے حرف تین ہیں عشق کے حرف تین ہیں
جھوم رہے ہیں شش جہت، حسن پہ ہے بہارِ عشق

م، ح، م، و، دال، نظریں اُٹھا کے دیکھ تو
سامنے ہے نگارِ عشق، سامنے ہے نگارِ عشق

وارث مسندِ محبوبؐ خدا ہیں صدیقؓ

فطرتِ حسن کی پاکیزہ ادا ہیں صدیقؓ
نورِ توحید کی تصویرِ وفا ہیں صدیقؓ

نہ رسالت سے، نہ وحدت سے، جدا ہیں صدیقؓ
کتنے توحید و رسالت میں فنا ہیں صدیقؓ

بخدا رحمتِ محبوبِ خدا ہیں صدیقؓ
نامرادوں کی دعاؤں کی دعا ہیں صدیقؓ

حلم اور علمِ نبوت کی ادا ہیں صدیقؓ
معنیٔ مصحفِ رُخِ زُلفِ دوتا ہیں صدیقؓ

دیکھ لیں، دیکھ لیں، قرآن میں کیا ہیں صدیقؓ
مظہرِ نورِ نبیؐ، نورِ خدا ہیں صدیقؓ

بخدا دینِ محمدؐ کی بنا ہیں صدیقؓ
وارث مسندِ محبوبِ خدا ہیں صدیقؓ

یار غار شه لو لاك لما ہیں صدیقؓ
مرکبِ راکبِ رف رف بخدا ہیں صدیقؓ

ساتھ معراج میں بھی آپ رہے حضرتؐ کے
لامکاں میں بھی غرض جلوہ نما ہیں صدیقؓ

سائے کی طرح نہ چھوڑا قدِ بے سایہ کو
کون کہتا ہے محمدؐ سے جدا ہیں صدیقؓ

رحل پہ رکھا ہو جس طرح کہ قرآنِ مبین
یوں ترے زانو پہ محبوبؐ خدا ہیں صدیقؓ

ان کے دیدار سے آنکھیں نہ کریں کیوں ٹھنڈی
یا الٰہی تری رحمت کی عطا ہیں صدیقؓ

اپنی صورت کے لئے تو نے جِلا دی تھی جسے
اسی آئینے کے آئینہ نما ہیں صدیقؓ

ان کو دیکھا تو رسولِ عربیؐ کو دیکھا
مَن و عن حسنِ رسالتؐ کی ادا ہیں صدیق

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

چاند سورج تو ہیں افلاک کی زینت لیکن — میری آنکھوں کی مرے دل کی ضیا ہیں صدیقؓ
اِن کے ہر سانس کی آواز ہے اللہ اللہ — تیری یکتائی پہ ہر آن فدا ہیں صدیقؓ
تیری توحید کا چھایا ہے یہاں گہرا رنگ — اللہ اللہ دلِ مومن کی فضا ہیں صدیقؓ
خود بھی زندہ رہے اور اس کو بھی زندہ رکھا — تیرے اسلام کی لاریب بقا ہیں صدیق
ہوش میں آئیں ذرا اب بھی عدوئے اصحاب — اُس سے بیزار ہیں سب جس سے خفا ہیں صدیقؓ
رات دن سامنے قرآن کھلا رکھا ہے — روز و شب آٹھ پہر محوِ ثنا ہیں صدیقؓ
کیوں نہ خورشیدِ خلافت انھیں مومن سمجھیں — ذرۂ خاکِ رسولؐ دوسرا ہیں صدیقؓ

ان کی آواز ہے محبوبؐ خدا کی آواز
گنبدِ سبز کی محمود صدا ہیں صدیقؓ

ردیف نظر کو پہنچنے دے زُلفِ دوتا تک ک

رسائی ہوئی جس کی خیرالوریٰ تک — قسم ہے خدا کی وہ پہنچا خدا تک
مری خاک کو تو فلک پائے گا کیا — یہ پہنچے گی اُڑ کر درِ مصطفیٰؐ تک
اُدھر سے بھی راندے گئے بد عقیدہ — انھیں چھوڑ کر کیوں نہ پہنچے خدا تک
محمدؐ کے در تک نہ پہنچا اگر تو، — خدا تک نہ پہنچے گی تیری صدا تک
نظر آئے گی تجھ کو تفسیر قرآن — نظر کو پہنچنے دے زُلفِ دوتا تک
محبت ملی صرف مٹی کے دل کو — رہے مضطرب، آگ، پانی، ہوا تک

امیں ہے یہ محمود عشقِ نبیؐ کا
مری روح سے کانپتی ہے قضا تک

کسی طرح میں بھی پہنچوں، درِ دولتِ نبیؐ تک

مرے دامنوں سے لپٹی، ترے خلد کی کلی تک — مرا سلسلہ مسلسل، جو پہنچ گیا علی تک
درِ دولتِ نبیؐ سے، مجھے کیوں اٹھائے کوئی — انھیں چھوڑ کر الٰہی، نہ میں جاؤں گا کسی تک
خدا اُسی نے طے کی، ترے لامکاں کی منزل — جو پہنچ گیا الٰہی! ترے حسن کی گلی تک
مری ایک ایک رگ میں، تو ہی دوڑتا ہے ہر دم — وہی خون ہے ابھی تک، وہی جوش ہے ابھی تک
خدا خدا کے جلوے، نظر آئیں گے وہیں سے — کسی طرح میں بھی پہنچوں، درِ دولتِ نبیؐ تک
ترا نقش پا ہے دل میں کروں سجدہ کس طرف میں — ترے عشق کی نمازیں، نہ ادا ہوئیں ابھی تک

مجھے ہر طرف سے گھیرا تری رحمتوں نے محمود
مرا دل اُچھل کے پہنچا، جو رسولِ ہاشمی تک

ہاں جھپکنے نہ پائے تیری پلک

دور سے دیکھ لی تھی تیری جھلک — اب نہیں لگتی ہے پلک سے پلک
آنے والا ہے اُن کا تیرِ نظر — ہو رہی ہے جو آج دل میں کھٹک
شیفتہ ہو کے رہ گئے دو جہاں — دیکھتے ہی تری جبیں کی چمک

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

اُس کی نکہت کو خلد کیا پہنچے — جو پسینے میں آپؐ کے تھی مہک
اُن کا دیدار ہونے والا ہے — ہاں جھپکنے نہ پائے تیری پلک
دونوں عالم کہیں نہ ہل جائیں — طائرِ روح اس طرح نہ پھڑک
تھام کر دل کو رہ گیا کوئی — طور پر تھی یہ کس حسیں کی جھلک
دل میں چبھتی ہے اُن کے ہونٹ کی بات — پھول کی پنکھڑی میں بھی ہے کھٹک
پانی پانی تجھے نہ یہ کردے — میرے نالوں سے ہوشیار فلک
اُن کی بھی آرزو نہ رہ جائے — دامنِ دل کو اس طرح نہ جھٹک

نعت گوئی نہ چھوڑنا محمودؔ
ہے یہی لا مکاں کی سیدھی سڑک

کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسولؐ

مری نگاہ کو ہر دم ہو جستجوئے رسولؐ — "کبھی نہ کم ہو مرے دل سے آرزوئے رسولؐ"
نظر جو آئی مرے دل میں آرزوئے رسولؐ — تو کردیا مجھے خالق نے روبروئے رسولؐ
کلی کلی اُسے جنت کی آکے گھیرے گی — کہ جس کے دل میں بسی ہوگی آرزوئے رسولؐ
چمن میں، دشت میں، کعبے میں اور مدینے میں — کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسولؐ
تمام خاکی و نوری ہیں تابعِ فرمان — چمک رہی ہے دو عالم میں گفتگوئے رسولؐ
جہاں پڑی ہیں ہزاروں بہشت اے رضواں — زہے نصیب کہ ہاتھ آگیا وہ کوئے رسولؐ

کریم وہ، تو رؤف الرحیم ہیں سرکارؐ — کہ جو ہے خوئے الٰہی وہی ہے خوئے رسولؐ
جہاں پیاسوں نے ساقیِٔ کُل کا نام لیا — اُمنڈ کے آگئی خلدِ بریں سے جوئے رسولؐ
اُٹھا کے پردۂ ہستی یہاں تک آیا ہوں — نکیرو ! جلد دکھاؤ جمالِ روئے رسولؐ
ہزار نزع میں پھر جائیں پتلیاں تو کیا — مری نگاہ جو ہوگی تو ہوگی سوئے رسولؐ
بجھائی پیاس ، بھریں چھاگلیں صحابہؓ نے — ہر ایک انگلی سے جاری ہوئی وہ جوئے رسولؐ
خدا جو پوچھے گا دنیا سے کیا تو لایا ہے — درود پڑھ کے کہوں گا کہ آرزوئے رسولؐ

گناہگاروں نے معراج کے اُٹھائے لطف
ہوئی خدا سے جو محمودؔ گفتگوئے رسولؐ

جان قربانِ رسولؐ، ایمان قربانِ رسولؐ

جان و ایماں دونوں ہیں پابندِ فرمان رسولؐ
جان قربانِ رسولؐ، ایمان قربانِ رسولؐ
ہر طرف جنت ہی جنت مجھ کو آتی ہے نظر
میری آنکھوں میں سمایا ہے گلستانِ رسولؐ
سایۂ طوبیٰ بھی اس کے سائے میں مل جائے گا
مجھ کو کافی ہے بروزِ حشر دامانِ رسولؐ
خیر مقدم کے ترانے حور و غلماں گائیں گے
خلد میں جس دم کہ جائیں گے ثنا خوانِ رسولؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جب رسولؐ اللہ خود محبوب رکھتے ہیں انھیں
کیوں نہ ہوں محبوب حق کو بھی غلامانِ رسولؐ

چھا رہی ہیں دونوں عالم میں گھٹائیں نور کی
موج زن ہے ہر طرف دریائے فیضانِ رسولؐ

ہم نہ چھوڑیں گے نہ چھوڑیں گے نہ چھوڑیں گے کبھی
ہاتھ اب تو آگیا قسمت سے دامانِ رسولؐ

بخششِ اُمت کا وعدہ کرلیا اللہ نے
ہوگیا پورا شبِ معراج ارمانِ رسولؐ

یا الٰہی! شاعری کی تہمتوں سے دے نجات
اوراک مقبول ساکردے ثنا خوانِ رسولؐ

کیا عجب ہے آفتابِ حشر بدلی میں چھپے
دیکھتے ہی دوش پر زلفِ پریشانِ رسولؐ

حشر میں جب اُمت عاصی ہوئی غرقِ عرق
ابرِ رحمت بن کے چھایا سرپہ دامانِ رسولؐ

پاؤ گے اک روز تم بھی مرتبہ احسان کا
دونوں عالم پر اے محمودؔ احسانِ رسول

نورِ چشمِ مرتضیٰ ، اے نورِ تابانِ رسولؐ ؟

دیکھ لو قرآن سے ثابت ہے یہ شانِ رسولؐ
ہے وہی فرمانِ حق، جو کچھ ہے فرمانِ رسولؐ

ذرّہ و اختر ہیں روشن آپؐ ہی کے نور سے
ہو رہا ہے دونوں عالم میں چراغانِ رسولؐ

پنج وقتہ بج رہی ہیں نوبتیں توحید کی
اس طرح ہوتا ہے پورا عہدوپیمانِ رسولؐ

سرزمینِ کربلا میں صرف حق کے واسطے
جانیں قرباں کر رہے نونہالانِ رسولؐ

گلشنِ اسلام کو سرسبز کرنے کے لئے
سینچتے ہیں خون سے اپنے فدایانِ رسولؐ

دین کی بنیاد کو کرتے ہیں یوں مضبوط تر
جان کی پروا نہیں کرتے محبانِ رسولؐ

بھوکے پیاسے دھوپ میں حق کی رضا کیواسطے
قبلہ رو ہو کر بجا لاتے ہیں فرمانِ رسولؐ

دامنِ کرب و بلا رنگیں رہے گا خون سے
تا ابد کھلتے رہیں گے نونہالانِ رسولؐ

اک قدم چلنا ہمیں اس راستے پر ہے محال
راہِ حق میں سر کٹاتے ہیں جوانانِ رسولؐ

جان و دل قربان کرتے ہیں جو دل سے آپؐ پر
ہیں وہی کونین کی نظروں میں خاصانِ رسولؐ

حمزہؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ ابنِ علیؓ
صابر و شاکر تھے کیسے یہ شہیدانِ رسولؐ

راہِ حق میں جو فنا ہو جائے وہ فانی نہیں
زندۂ جاوید ہوتے ہیں شہیدانِ رسولؐ

میری جانب بھی نگاہِ لطف سے اب دیکھئے
نورِ چشمِ مرتضیٰؓ اے نورِ تابانِ رسولؐ

لے کے پہلو سے دل اپنا، تم اِسی میں ڈال دو
دامنِ رحمت ہے اے محمودؔ دامانِ رسولؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ردیف شمعِ دوعالم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم م

نورِ معظم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
نورِ مجسم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
رحمتِ عالم کو ن؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
مونس و ہمدم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
فخرِ رسالت، تاجِ نبوت، ماحیِ بدعت، دافعِ ظلمت
شمعِ دو عالم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
ہے نہ ہوا ہے، اور نہ ہو گا، آپؐ سا کوئی، دونوں جہاں میں
فخرِ دو عالم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
دل کی مسرت، آنکھوں کی راحت، روح کی فرحت، جسم کی زینت
رونقِ آدم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
نعتوں کی دھن میں، فکرِ سخن میں، دل کی لگن میں، رنج و محن میں
آتے ہیں پیہم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، خلق کے رہبر، نبیوںؑ کے افسرؐ
شاہِ دو عالم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
قبر اندھیری یاس کا عالم، جب نہیں ہوتا، کوئی بھی ہمدم

آتے ہیں اُس دم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
رمزِ الٰہی جاننے والے، سِرِّ خفی پہچاننے والے
راز کے محرم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
میری دعا میں، دل کی صدا میں، شوقِ فنا میں، لطفِ بقا میں
رہتے ہیں ہر دم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
ساری خدائی مفتوں ہے جس پر، شیدا ہے جس کا خالقِ اکبر
حسنِ دو عالم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
عرش کے تارے، حق کے دلارے، کالی کملیا والے ہمارے
بدرِ دو عالم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
چمکے گا گوشہ گوشہ لحد کا، چاندنی ہوگی، قبر کے اندر
آئیں گے جس دم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
مظہرِ وحدت، جوہرِ رحمت، قاسمِ جنت، حامیِ اُمت
مہرِ مجسم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم
محمودؔ انہیں کے، لطف کرم نے ہمکو دکھائی راہِ ہدایت
ہادیِ اکرم کون؟ محمد! صل اللہ علیہ وسلم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

یہ تمنا لے کے جائیں آپؐ کی محفل سے ہم

آئے ہیں بزمِ رسالت میں بڑی مشکل سے ہم　　یاالٰہی! آکے اب جائیں نہ اس محفل سے ہم
جائیں بھی، تو ہواسی محفل کا ہر پھر کر طواف　　یہ تمنا لے کے جائیں آپؐ کی محفل سے ہم
یا رسولؐ اللہ ! جب اتنا بڑا دربار ہے　　ہاتھ خالی جائیں کیوں کر آپؐ کی محفل سے ہم
ایک دو کیا؟ سیکڑوں فردوس ہیں اس پر نثار　　کس طرح جنت میں جائیں آپؐ کی محفل سے ہم
جذبۂ اُلفت نے طے کیں، منزلوں کی سختیاں　　کوچۂ محبوبؐ تک پہنچے بڑی مشکل سے ہم
ناخدا اپنا، خدا اپنا ہے، تو پھر کیا ہے غم　　اپنی کشتی خود لگالیں گے ابھی ساحل سے ہم
پردۂ محمل سے تڑپن تھی، نگاہِ شوق میں　　کیا ملا سکتے نگاہیں صاحبِ محمل سے ہم

دل کے عقدے کھل گئے قسمت ہماری جاگ اُٹھی
جب ہوئے محمؔود بیعت مرشدِ کامل سے ہم

فاروقِ اعظمؓ؟

مکرم، معظم، مکرم　　ہیں فاروقِ اعظمؓ، ہیں فاروقِ اعظمؓ
سراجِ شریعت، ضیائے حقیقت،　　ہیں فاروقِ اعظمؓ، ہیں فاروقِ اعظمؓ
شجاعت کے جوہر، عدالت کے پیکر　　ہیں فاروقِ اعظمؓ، ہیں فاروقِ اعظمؓ
جلالِ الٰہی، جمالِ محمدؐ!　　ہیں فاروقِ اعظمؓ، ہیں فاروقِ اعظمؓ

عناصر پہ جاری ہے فرمان اُن کا!　　وہ آوازۂ حق ہیں فاروقِ اعظمؓ
حرم سے اذاں کی، صدا آرہی ہے　　کہاں جا کے بولے ہیں فاروقِ اعظمؓ
غم و غصہ نے نورِ ایمان بخشا!　　بہت آج شاداں ہیں فاروقِ اعظمؓ
کیا فیصلہ حق و باطل کا اُٹھ کر　　وہ فاروقِ اعظمؓ ہیں فاروقِ اعظمؓ

خدائی انھیں کیوں نہ محمؔود سمجھے
ایازِ محمدؐ ہیں فاروقِ اعظمؓ

کیا یاد تم کو جہاں غوث الاعظمؓ

صفت کیا کروں میں بیاں غوث الاعظمؓ　　کہ خود ہے خدا مدح خواں غوث الاعظمؓ
تمہارے تصور سے روشن ہوا دل　　تمہیں تو ہو شمعِ مکاں غوث الاعظمؓ
وہیں مشکلیں ہوگئیں حل ہماری!　　کیا یاد تم کو جہاں غوث الاعظمؓ
تمہیں نورِ چشمِ شہِ ہاشمی ہو　　خدا تم پہ ہے مہرباں غوث الاعظمؓ
نبیؐ کا قدم پشت پر ہے تمہاری　　تمھیں سب کے ہو پشت باں غوث الاعظمؓ
جھکاتے ہیں سب اولیا سر جہاں پر　　وہ ہے آپ کا آستاں غوث الاعظمؓ
بیاں کرسکوں میں نہ مارے خوشی کے　　جو سن لو میری داستاں غوث الاعظمؓ
ولی کر گئی دُزد کو اک نظر میں!　　تری ذاتِ رحمت نشاں غوث الاعظمؓ
لئے دل میں حسرت جو روضے پہ پہونچا　　کیا آپ نے شاداں غوث الاعظمؓ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

تمہیں خواب میں دیکھ کر ہم یہ سمجھے — ملی دولتِ بے کراں غوث الاعظمؒ
مرے غنچۂ دل میں بس اِک تمہیں نے — کھلایا عجب گلستاں غوث الاعظمؒ
گنہگار ہوں، پابہ زنجیر ہوں میں — اتارو مری بیڑیاں غوث الاعظمؒ
جوابِ سرِ عرشِ اعظم بنا ہے — کہ دل میں ہو تم میہماں غوث الاعظمؒ

نہ محمودؔ حل ہوتی مشکل ہماری
نہ ہوتے اگر مہرباں غوث الاعظمؒ

اس بہارِ شریعت پہ لاکھوں سلام

گلِّ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام — اُس بہارِ شریعت پہ لاکھوں سلام
سرِتاجِ نبوت پہ لاکھوں سلام — دُرِ دریائے رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام — رہبرِ راہِ اُلفت پہ لاکھوں سلام
جس کے سائے میں عاصی چھپیں حشر میں — ایسے دامانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
جس کی آغوشِ رحمت نے ہم کو لیا — اُس کی اُلفت، محبت پہ لاکھوں سلام
فکرِ اُمت میں جس کے کٹے روز و شب — ایسے حامیٔ اُمت پہ لاکھوں سلام
جس کی صورت سے ظاہر ہو شانِ خدا — ایسی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام
جس نے باغِ دو عالم کو مہکا دیا — اُس کی زلفوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام
جس نے محمودؔ روشن کئے دو جہاں — اُسی شمعِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

حسینؓ پیشِ نبیؐ جارہے ہیں تشنہ کام

غمِ حسینؓ میں کٹتے ہیں جس کے صبح و شام — قسم خدا کی ہے دوزخ کی آنچ اُس پہ حرام
بڑا ہی پیارا ہے واللہ حسنؓ حسینؓ کا نام — اِنھیں کے نام سے روشن ہے آج بھی اسلام
کلی کلی نے بہشتوں کی ہم کو گھیر لیا — جو ہم نے آلِ نبیؐ پر پڑھا درود و سلام
کبھی نہ زندگیِ جاوداں ہمیں ملتی — اگر شہید نہ ہوتے امامِ خلد مقام
خدا کی رحمتیں سیراب کررہی ہیں مجھے — کہ میرے وردِ زباں ہے حسنؓ حسینؓ کا نام
مجھے دکھاؤ نہ اے زاہدو! شرابِ طہور — کہ میں ہوں تشنۂ دیدارِ سبطِ خیر الانام
حسینؓ کیوں نہ لہو سے بجھاتے اُس کی پیاس — کہ تھی عروسِ شہادت ازل سے تشنہ کام
حسینی قافلے والوں سے درسِ عبرت لو — یہ دے رہا ہے محرم کا چاند ہم کو پیام
تڑپ تڑپ کے یہ موجِ فرات کہتی ہے — حسینؓ پیشِ نبیؐ جارہے ہیں تشنہ کام

حسنؓ حسینؓ کی تعریف لکھ رہا ہوں میں
رسولِ پاکؐ سے محمودؔ یہ ملا انعام

ردیف ن
محبوبِؐ خدا سلطانِ زمن، کونین کے سرور آتے ہیں

مظہرِ وحدت، روحِ رسالت، عطرِ معطر آتے ہیں
رحمتیں لے کر، قاسمِ کوثر، نازشِ داور آتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

حمادِ خدا، محبوبِ صمد، نبیوں کے وہ افسرؐ آتے ہیں
دربار میں جن کے، دم پر دم، جبریلؑ برابر آتے ہیں

اُس شانِ رسالت کے قرباں، تعریف کرے جس کی قرآں
اے صَلِّ علیٰ اے صَلِّ علیٰ، قرآنِ مفسر آتے ہیں

جو مل نہ سکیں دُنیا میں کہیں، جو مل نہ سکیں عقبیٰ میں کہیں
وہ دولتیں لے کر آتے ہیں، وہ نعمتیں لے کر آتے ہیں

ہر سمت ہے بارش رحمت کی، سر سبز زمیں ہے وحدت کی
محبوبؐ خدا، سلطانِ زمن، کونین کے سرور آتے ہیں

اے رحمتِ کل، اے فخرِ رُسل، ایمان یقینِ کامل ہے
منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں، جو آپؐ کے در پر آتے ہیں

خورشیدِ رسالت روشن ہے، اور صبحِ سعادت خنداں ہے
آئینۂ دل میں ہر رُخ سے، توحید کے جوہر آتے ہیں

شیطاں کے مٹے سب جاہ و حشم، سجدے میں گرے پڑتے ہیں صنم
کافور ہوئے سب ظلم و ستم، وہ مہرؐ منور آتے ہیں

آدمؑ ہی نہیں، موسیٰؑ ہی نہیں، عیسیٰؑ ہی نہیں، اِک اِک مرسل
سرکار! تری آمد کی خبر، لے لے کے پیمبرؑ آتے ہیں

مومن کے لئے موتی کے محل، جنت میں یہی بن جائیں گے

آنکھوں سے ٹپک کر، دامن میں، اشکوں کے وہ گوہر آتے ہیں

آئینۂ عرفاں کی سیریں، آسان نہیں اِن آنکھوں سے
ہم دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں، کچھ ایسے بھی منظر آتے ہیں

اے بندۂ حق مغموم نہ ہو، اے تشنہ دہن مایوس نہ ہو
ہاں شافعِ محشر آتے ہیں، ہاں ساقیِ کوثر آتے ہیں

گلزارِ مدینہ کا اے دل! جس دم کہ تصور کرتا ہوں
دامن میں اُچھل کر جنت سے، جنت کے گلِ تر آتے ہیں

رحمت کی گھٹائیں چھائیں گی، اخلاص کے جوہر چمکیں گے
سر تاجِ رُسل، سردارِ اُمم، اخلاق کے پیکر آتے ہیں

محمودؔ ایازی کو جن کی آتے ہیں زمانے کے سلطاں
وہ سرورِ کُل وہ رحمتِ کل، وہ رہبرِ اکبر آتے ہیں

دل حُسن کا بیمار ہے، معلوم نہیں کیوں ؟

یہ بندہ گنہگار ہے معلوم نہیں کیوں — رحمت کا سزاوار ہے معلوم نہیں کیوں
ہر ذرہ چمک دار ہے معلوم نہیں کیوں — ہر آہ شرربار ہے معلوم نہیں کیوں
یہ عشق کا آزار ہے معلوم نہیں کیوں — دل حُسن کا بیمار ہے معلوم نہیں کیوں
ہر ذرۂ کونین ہے، آئینۂ محبوبؐ — تو طالبِ دیدار ہے معلوم نہیں کیوں
صحرائے محبت میں جدھر دیکھ رہا ہوں — گل زار ہی گل زار ہے، معلوم نہیں کیوں
اللہ رے سلطانِ دو عالم کا مدینہ — دیوانہ بھی ہشیار ہے معلوم نہیں کیوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جب شانِ رسالت کا عقیدہ نہیں منکر — توحید کا اقرار ہے معلوم نہیں کیوں
سر کعبہ کے آگے تو جھکا ہے مرا لیکن — دل تیرا طلبگار ہے معلوم نہیں کیوں
انمول ہے، انمول ہے، انمول یہ سودا — تو دل کا خریدار ہے معلوم نہیں کیوں
زُلفوں کو زرا رُخ سے اُٹھا کیوں نہیں دیتے — دن رات کی تکرار ہے معلوم نہیں کیوں
رحمت نہ اُمڈ آئے گناہوں پہ ہمارے — یہ آنکھ گہر بار ہے معلوم نہیں کیوں
جاتی ہے نظر عالمِ حیرت میں جہاں تک — ہر جلوہ طرح دار ہے معلوم نہیں کیوں
اک قطرۂ خوں سے تو زیادہ نہیں یہ دل — آئینۂ اسرار ہے معلوم نہیں کیوں
کس حسنِ گراں مایہ کا سودا ہے سرِ حشر — یہ گرمیِ بازار ہے معلوم نہیں کیوں
اے دل! اِسی دنیا سے سنور جاتی ہے عقبیٰ — پھر بھی یہ بڑی خوار ہے معلوم نہیں کیوں

اے جانِ مسیحا! ترے جلوے کے تصدق
محمودؔ جو بیمار ہے، معلوم نہیں کیوں

حشر میں حق کے سامنے، کس کی مجال؟ جائے کون؟

دل تو ہے محوِ مصطفیٰؐ، سجدے سے سر اُٹھائے کون؟
کعبے کا کعبہ دیکھکر، کعبے کی سمت جائے کون؟
حشر میں حق کے سامنے، کس کی مجال؟ جائے کون؟
شافعِ حشر کے سوا، عاصی کو بخشوائے کون؟

گرم ہو لاکھ آفتاب، خطرے میں اُسکو لائے کون؟
پیشِ نظر ہیں مصطفیٰؐ، حشر کا خوف کھائے کون؟
عرش سے بھی جو ہے بلند، ہے جو خدا کو بھی پسند
ایسا مدینہ چھوڑ کر، جائے کہیں تو جائے کون؟
زینتِ انس و جان یہیں، رحمتِ دو جہاں یہیں؟
آکے درِ کریم پر، باغِ ارم میں جائے کون؟
آپؐ کی ذات کے لئے، حق نے بنائے دو جہاں
میرے نبیؐ محترم بگڑی مری بنائے کون؟
حسنِ ازل کی ہے تلاش، حسنِ ابد کی ہے تلاش
کعبہ نشیں کی ہے تلاش، کعبے سے دل لگائے کون؟
جنتوں کی کیاریاں، پیاری سنہری جالیاں
رحمتوں کی نشانیاں، چھوڑ کے آہ جائے کون؟
آنکھیں جھکی ہیں سوئے دل، دل میں ہے جلوۂ حضورؐ
نظریں کدھر اُٹھاؤں میں، نظروں میں اب سمائے کون؟
کہتی ہے خاکِ کربلا، ساقیِ کوثر آیئے
تشنہ دہن حسینؓ کو، سینے سے اب لگائے کون؟
پیاسا ہے میہمان کے خون کا لشکرِ یزید

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

باغی ہوئے ہیں میزباں، پانی انھیں پلائے کون ؟

تر ہوا خون سے گلا، اصغرؓ شیر خوار کا
زم زم و کوثر و فرات، چین تمھیں دلائے کون ؟

بعدِ شہادتِ حسینؓ کیا کیا ظالموں نے پھر
کس کے جگر میں تاب ہے، سانحہ یہ سنائے کون ؟

نام و نشانِ اہلِ بیت، باقی رہے گا تا ابد
جس کو عروج دے خدا، محمودؔ اُسے مٹائے کون ؟

باغِ جنت کی ہوائیں رحمتہ للعالمینؐ

میری قسمت کو جگائیں رحمتہ للعالمینؐ — پھر مدینے میں بلائیں رحمتہ للعالمینؐ

میری آنکھوں میں سمائیں رحمتہ للعالمینؐ — پھر مدینے کی فضائیں رحمتہ للعالمینؐ

شوق سے اس دل میں آئیں رحمتہ للعالمیں — میرا اُجڑا گھر بسائیں رحمتہ للعالمینؐ

باغِ جنت کے گھروندے رات دن آٹھوں پہر — ہم بگاڑیں اور بنائیں رحمتہ للعالمینؐ

یہ کرم ہے آپ کا، جو آرہی ہیں قبر میں — باغِ جنت کی ہوائیں رحمتہ للعالمیں

اللہ اللہ آگ دوزخ کی ہمارے واسطے — وہ لگائیں اور بجھائیں رحمتہ للعالمینؐ

نغمۂ نعتِ نبیؐ محمودؔ باغِ خلد میں
جا کے ہم ہر دم سنائیں رحمتہ للعالمینؐ

ابتدا وانتہائے رحمتہ للعالمیں

کررہا ہوں میں ثنائے رحمتہ للعالمینؐ — ہورہا ہے خوش خدائے رحمتہ للعالمیں

باقی باللہ ہے ضیائے رحمتہ للعالمینؐ — ہم فنا فی اللہ بقائے رحمتہ للعالمینؐ

ق، وطٰہٰ، ص، ویٰسین و مزمّل ہیں دلیل — کس نے دیکھی ہے ادائے رحمتہ للعالمینؐ

دونوں عالم نذر کرتا ہوں خدائے بے نیاز — چھوڑدے مجھ کو برائے رحمتہ للعالمینؐ

تیرے ہی محبوبؐ کی اُلفت کا مجرم میں بھی ہوں — تو ہی عادل ہے خدائے رحمتہ للعالمینؐ

اللہ اللہ حشر ہے، یا محفلِ عشاق ہے — جس کو دیکھو ہے فدائے رحمتہ للعالمینؐ

کعبہ کی بنیاد قائم کی خلیل اللہؑ نے — کعبۂ دل ہے بنائے رحمتہ للعالمینؐ

باغِ وحدت کی کلی پڑھتی ہے کھل کھل کر درود — چل رہی ہے کیا ہوائے رحمتہ للعالمینؐ

تابشِ خورشیدِ محشر کا مجھے کچھ غم نہیں — ہے مرے سر پر ردائے رحمتہ للعالمینؐ

آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا، حسنِ دنیا کی طرف — پوچھتے کیا ہو حیائے رحمتہ للعالمینؐ

آئینے میں آئینے کا عکس کیا آئے نظر — ہے لقائے حق، لِقائے رحمتہ للعالمینؐ

ہوتی ہے معراج ہر مومن کو دن میں پانچ بار — اوج پر ہے کیا عطائے رحمتہ للعالمینؐ

دل کھنچا جاتا ہے میرا باغِ طیبہ کی طرف — آرہی ہے کیا ہوائے رحمتہ للعالمینؐ

ذاتِ واحد کے سوا، کوئی سمجھ سکتا نہیں — ابتدا و انتہائے رحمتہ للعالمینؐ

دیکھ لیں اہلِ نظر، قرآن کی آیات میں — خود خدانے کی ثنائے رحمتہ للعالمینؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہر شفاعت پر ہزاروں ، ناز ہیں اللہ کو
ہر خطا پر ہے، عطائے رحمتہ للعالمیں

یہ خدا ہی جانتا ہے، حشر کیا ہوتا مرا
آگئی آڑے دُعائے رحمتہ للعالمیںؐ

مشغلہ غارِ حرا کا، سبز گنبد میں بھی ہے
سن رہے ہیں ہم صدائے رحمتہ للعالمیں

کانٹے کانٹے میں نظر آتی ہے جنت کی بہار
تازہ تر ہے کیا عطائے رحمتہ للعالمیںؐ

کس کو لاؤں اب شفاعت کے لئے دربار میں
کون ہے یارب! سوائے رحمتہ للعالمیںؐ

عرش کی سرتاج ہو کر فرش کی زینت بنی
اللہ اللہ خاکِ پائے رحمتہ للعالمیںؐ

ذرہ ذرہ طور کا، آنکھوں کے قابل ہوگیا
مسکرائی کیا ضیائے رحمتہ للعالمیںؐ

مانگ لوں گا آج میں تجھ سے ترے محبوبؐ کو
کچھ بھی ہوں میں ہوں گدائے رحمتہ للعالمیںؐ

گر گیا سجدے میں یہ کہہ کر قلم محمودؔ کا
ہو نہیں سکتی ثنائے رحمتہ للعالمیںؐ

میری نظروں میں سمائے رحمتہ للعالمیںؐ

رحم کس کے دل میں آئے رحمتہ للعالمیںؐ
کون اب بگڑی بنائے رحمتہ للعالمیںؐ

نامۂ اعمال میں نقطے کی گنجائش نہیں
پیشِ داور کون جائے رحمتہ للعالمیںؐ

میری آنکھوں کو نہیں اب، اپنی ہستی کی تلاش
میری نظروں میں سمائے رحمتہ للعالمیںؐ

خانۂ کعبہ میں روشن، شمعِ وحدت ہوگئی
آپ کیا تشریف لائے رحمتہ للعالمیںؐ

گرم بستر بھی رہا ، زنجیرِ در ہلتی رہی
پل جھپکتے جا کے آئے رحمتہ للعالمیںؐ

دولتِ معراج سے، اُمت کا دامن بھر دیا
لا مکاں سے کیا نہ لائے رحمتہ للعالمیں

پا رہا ہے زندگی میں، زندگیِ جاوداں
ہو رہا ہے جو فنائے رحمتہ للعالمیںؐ

ہر طرف توحید کے، جلوے نظر آنے لگے
جب سے آنکھوں میں سمائے رحمتہ للعالمیں

کوئی پردہ طالب و مطلوب میں حائل نہ ہو
یہ تڑپ ہم لے کے آئے رحمتہ للعالمیںؐ

چیخ اُٹھا ہر گنہگارِ محبت ، حشر میں
شکر ہے، تشریف لائے رحمتہ للعالمیںؐ

رُخِ دو عالم کے چمک اُٹھے کھلے وہ چاندنی
آپ جس دم مسکرائے رحمتہ للعالمیںؐ

چشمِ رحمت کا اشارہ ، چاہیئے محمودؔ کو
چشمِ رحمت پھر بُلائے رحمتہ للعالمیںؐ

رسولؐ اللہ کا بیمار ہوں میں

یہ مانا میں نے عصیاں کار ہوں میں
تری رحمت کا بھی حق دار ہوں میں

کہیں غافل کہیں ہشیار ہوں میں
بہت بیکار اور باکار ہوں میں

مسیحا کیوں مجھے اچھا نہ سمجھیں
رسولؐ اللہ کا بیمار ہوں میں

ابد کی منزلوں میں گم ہوا ہوں
ازل سے طالبِ دیدار ہوں میں

لئے ہوں دل میں توحید و رسالت
دو عالم کا امانت دار ہوں میں

رُخِ کعبہ میرے سجدوں سے چمکا
ضیائے کعبۂ غفار ہوں میں

شہنشاہی ہے میری ٹھوکروں میں
درِ احمدؐ کا خدمت گار ہوں میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

رسولؐ اللہ سے ہے مجھ کو اُلفت
محبت میں شریکِ کار ہوں میں

بیاباں کو بناتا ہوں گلستاں
کہ دیوانہ نہیں ہشیار ہوں میں

عجب بحرِ حقیقت سامنے ہے
کبھی اِس رُخ ، کبھی اُس پار ہوں میں

گھمائیں جس طرف جی اُن کا چاہے
یدِ قدرت میں اِک پرکار ہوں میں

مری ہستی سراپا نیستی ہے
حقیقت میں جمالِ یار ہوں میں

مرے قبضے میں ہیں دن رات دونوں
اسیرِ گیسوٗ و رخسار ہوں میں

بیاضِ نعت یہ حاضر ہے داور
کہ مداحِ شہِ ابرار ہوں میں

بظاہر ہوں لئے صورت بشر کی
جو سچ پوچھو سگِ سرکار ہوں میں

بسا ہے تو ہی اس مٹی کے دل میں
ترے گھر کی در و دیوار ہوں میں

غلامی نے بنایا مجھ کو محمودؔ
ایازِ سیدِ ابرار ہوں میں

روشن جگر کے داغ کئے جا رہا ہوں میں

کعبے کا سامنا ہے، پیئے جا رہا ہوں میں
پُر کیف زندگی ہے، جیئے جا رہا ہوں میں

روضے پہ حاضری جو دیئے جا رہا ہوں میں
سامان مغفرت کا لئے جا رہا ہوں میں

تارِ نظر سے کام لئے جا رہا ہوں میں
ہر زخمِ دل کو اپنے سیئے جا رہا ہوں میں

سوزِ نبیؐ جو دل میں لئے جا رہا ہوں میں
دوزخ کی آگ سرد کئے جا رہا ہوں میں

دیتا ہوں جان آپ کے حسنِ ملیح پر
کیا لذتِ حیات لئے جا رہا ہوں میں

لے کر تصورات میں وہ جلوۂ حسین
روشن جگر کے داغ کئے جا رہا ہوں میں

دم بھر رہا ہوں آپ کی اُلفت کا دم بہ دم
سرمایۂ نجات لئے جا رہا ہوں میں

آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ بھرے جا رہے ہیں جام
جی بھر کے آج خوب پیئے جا رہا ہوں میں

تنہائیِ لحد کا مجھے غم ہو کس لئے
اُلفت نبیؐ کی ساتھ لئے جا رہا ہوں میں

پر نور ہو رہی ہے مری منزلِ ابد
نورِ ازل کی شمع لئے جا رہا ہوں میں

کتنی حسین میری ہر اک صبح و شام ہے
گیسو و رُخ کی دُھن میں جیئے جا رہا ہوں میں

دم توڑتا ہوں گنبدِ خضریٰ کے سامنے
آنکھوں میں کیا بہار لئے جا رہا ہوں میں

واللہ کیا کرم ہے ترا اِس ایاز پر
محمودؔ تیرا نام لئے جا رہا ہوں میں

ترا ہی طالبِ دیدار ہوں میں

تقرب سے ترے سرشار ہوں میں
خودی سے دور اک مے خوار ہوں میں

بھلا ہوں یا ذلیل و خوار ہوں میں
کرم کر عاجز و لاچار ہوں میں

ترا آئینہ حسنِ یار ہوں میں
کبھی بے دل کبھی دل دار ہوں میں

تجھی کو ڈھونڈھتی ہیں میری آنکھیں
ترا ہی طالبِ دیدار ہوں میں

حضوری تیری تنہا چاہتا ہوں
جو سب سو جائیں تو بیدار ہوں میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

سوا اس دل کے چھپ سکتے کہاں تم — تمہارا دل سے پردہ دار ہوں میں
مری ہستی میں پوشیدہ ہے کوئی — کسی کا محرمِ اسرار ہوں میں
کوئی سوتا ہے کوئی جاگتا ہے — کہیں غافل کہیں بیدار ہوں میں
کھلا ہے عشق میرے آب و گِل میں — کبھی صحرا کبھی گل زار ہوں میں
حقیقت اپنی کردے مجھ پہ ظاہر — حقیقت کا تری حق دار ہوں میں
مری آنکھوں سے ظاہر ہورہا ہے — کسی کا طالبِ دیدار ہوں میں
تری بخشش کے بل پر جھومتا ہوں — مگن ہوں، مست ہوں، سرشار ہوں میں
مجھے بھی اپنی کملی میں چھپالو — کہاں جاؤں کہ عصیاں کار ہوں میں

بنے گی عاقبت محمودؔ اسی سے
محبت میں ذلیل و خوار ہوں میں

غلامِ احمدِ ؐ مختار ہوں میں !

ضیائے حسن سے سرشار ہوں میں — سراپا جلوۂ اسرار ہوں میں
مئے وحدت سے ہے لبریز سینہ — سراپا نور اک مے خوار ہوں میں
نہ سمجھو ایک مشتِ خاک مجھ کو! — سراپا پرتوِ انوار ہوں میں
تصدق ہو رہے ہیں چاند سورج — رُخِ پُر نور کا بیمار ہوں میں
نظر ملتی نہیں کیوں مجھ سے ساقی — تری آنکھوں ہی کا سرشار ہوں میں

پناہِ حق ہوں دستِ مصطفےٰ ؐ میں — بڑی رحمت بھری تلوار ہوں میں
صداقت سے ہے پُر ہر لفظ میرا — ترے صدیق کی گفتار ہوں میں
دماغِ کفر اب تک گونجتا ہے — عمرؓ کی تیغ کی جھنکار ہوں میں
زمانہ مانتا ہے میرا لوہا — ترے فاروق کی تلوار ہوں میں
سناتی ہے یہ روحِ پاکِ عثمانؓ — شہیدِ گفتگوئے یار ہوں میں
فَسَيَكْفِي کی آیت کہہ رہی ہے — غنیؓ کے خون کی اسرار ہوں میں
کرے گا کیا حکومت کوئی مجھ پر — غلامِ حیدرؓ کرار ہوں میں
ہر آنسو ہجر کی شب کہہ رہا ہے — تمہارا طالعِ بیدار ہوں میں
بچانا مجھ کو یارب شاعری سے! — کہ مدّاحِ شہِ ابرار ہوں میں
عقیدت سے ہے پُر ہر لفظ میرا — کہ لکھتا نعت کے اشعار ہوں میں
ملے کچھ حسن کا صدقہ مجھے بھی — گدائے سیّدِ ابرار ہوں میں
دو عالم کی بلاؤں سے ہوں آزاد — اسیرِ گیسوئے سرکار ہوں میں
اندھیری قبر میں کہتا ہے کوئی — نہ گھبرا مونس و غم خوار ہوں میں
میں کہدوں گا جو پوچھیں گے فرشتے — نہ چھیڑو عاشقِ سرکار ہوں میں
حیات جاودانی ہاتھ آئی — فدائے سیّدِ ابرار ہوں میں
چڑھیں آنکھوں پہ کیا کوثر کی لہریں — نبیؐ کا تشنۂ دیدار ہوں میں
مجھے محمودؔ سمجھے کیوں نہ دنیا — ایازِ احمدِؐ مختار ہوں میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

چھپ جاؤں گا میں جا کر سرکار کے دامن میں

کب دیکھ سکا کوئی جلوہ ترا ایمن میں — میں نے ترے جلوے کو دیکھا رُخِ روشن میں
ہے بعد فنا بھی دل، مصروف اسی اُلجھن میں — تڑپاتے ہیں رہ رہ کر کا گُل ترے مدفن میں
کیا جا کے کروں یارب میں وادیٔ ایمن میں — تو آپ جب آتا ہے اس دل کے نشیمن میں
خورشیدِ قیامت جب آئے گا مرے سر پر — چھپ جاؤں گا میں جا کر سرکار کے دامن میں
وہ سامنے آنکھوں کے اک روز تو آئیں گے — بیٹھے ہی رہیں گے کیا تا حشر وہ چلمن میں
اُمید کے دامن کو، ہر شخص یہاں بھر لے — کھلتے ہیں گلِ عرفاں بغداد کے گلشن میں
پروانہ بنوں اُن کا، وہ شمع بنیں میری — میں رقص کروں ہر دم بغداد کے آنگن میں
چمکے گی میری تربت، انوارِ الٰہی سے — جلوہ وہ دکھائیں گے آ کر مجھے مدفن میں
جب دیدۂ حق بیں سے، ڈالی ہے نظر ہم نے — تو ہی نظر آیا ہے ہر شیخ و برہمن میں

کیوں گنبدِ خضریٰ کی جالی پہ نہ ہوں قرباں
محبوبؐ دو عالم ہیں، محمودؔ اسی چلمن میں

درِ دولتِ مصطفیٰؐ چاہتا ہوں

مجھے دیکھ زاہد میں کیا چاہتا ہوں — حضوریٔ خیرالوریٰ چاہتا ہوں
پسِ مرگ میں اور کیا چاہتا ہوں — مدینہ میں تھوڑی سی جا چاہتا ہوں

منور منور فضا چاہتا ہوں — معطر معطر ہوا چاہتا ہوں
نفاست پہ ہیں اب تو میری نگاہیں — مدینے کے ارض و سما چاہتا ہوں
مرا دل دو پارہ ہے عشقِ نبیؐ میں — تجلیِ زُلفِ دوتا چاہتا ہوں
جو معراج میں فرش سے عرش تک تھا — وہی جلوۂ دِل رُبا چاہتا ہوں
غبارِ مدینہ بنے خاک میری — میں وہ نسخۂ کیمیا چاہتا ہوں
سروکار کیا مجھ کو دیر و حرم سے — میں سنگِ درِ مصطفیٰؐ چاہتا ہوں
محبت کے آنسو مرے دل کو سینچیں — ہرا چاہتا ہوں بھرا چاہتا ہوں
گلِ نعتِ احمدؐ میں سرگرمِ صحبت — مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہوں
نہ ہو جس کی کچھ انتہا۔ یاالٰہی — میں اُس عشق کی ابتدا چاہتا ہوں
وہی جس کی تسکین معراج نے کی — اُسی دردِ دل کی دوا چاہتا ہوں
سرِ عرش چھائی جو معراج کی شب — وہی کالی کالی گھٹا چاہتا ہوں
مرے دردِ دل کو بڑھادو بڑھادو — شفا چاہتا ہوں شفا چاہتا ہوں
الٰہی مری حشر میں لاج رکھ لے — خطا وار ہوں میں عطا چاہتا ہوں
نہ ارمانِ جنت نہ حوروں کی خواہش — درِ دولتِ مصطفیٰؐ چاہتا ہوں

تکلم سے محمودؔ کو شاد کردے
پیامِ الٰہی سنا چاہتا ہوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

صد شکر کہ میں حاضرِ دربارِ نبیؐ ہوں

طالب ہوں کہ مطلوب ہوں حق دارِ نبیؐ ہوں — قسمت کا سکندر ہوں، طلب گارِ نبیؐ ہوں

اے جانِ مسیحا مری جانب بھی نظر ہو — رحمت کا سزاوار ہوں، بیمارِ نبیؐ ہوں

آلودۂ عصیاں ہوں، زمانہ کی نظر میں — کچھ بھی ہوں مگر دل سے وفادارِ نبیؐ ہوں

کیوں قبر میں سوئے کو جگاتے ہیں فرشتے — اس خواب میں بھی طالبِ دیدارِ نبیؐ ہوں

میرے لئے کیا فیصلہ ہے داورِ محشر — مجرم ہوں محبت کا گنہ گارِ نبیؐ ہوں

یوسف نہیں، یہ وہ ہیں کہ جن کے لئے اے دل — کونین پکار اٹھے خریدارِ نبیؐ ہوں

اے دیکھنے والو! مجھے آزاد نہ سمجھو — جکڑا ہوں محبت میں گرفتارِ نبیؐ ہوں

دنیا کے زر و مال سے اور حسن کا سودا — تن و جان سے تن و دل سے خریدارِ نبیؐ ہوں

یہ کہہ دو مسیحا سے شفا کی نہیں حاجت — نعمت یہ بڑی ہے کہ میں بیمارِ نبیؐ ہوں

کونین کے شیرازے بندھے ہیں مرے دم سے — میں سلسلۂ گیسوئے خم دارِ نبیؐ ہوں

بے ہوش کہیں اور تو با ہوش یہاں پر — دیوانہ خدا کا ہوں میں ہشیارِ نبیؐ ہوں

نسبت ہے مجھے قاسمِ فردوس سے رضواں — غنچہ ہوں مگر زینتِ گلزارِ نبیؐ ہوں

توحید و رسالت کا نمونہ ہوں جہاں میں — آئینہ ہوں آئینۂ انوارِ نبیؐ ہوں

نکلے گی یہ خواہش نہ ابد تک مرے دل سے
محمود ازل ہی سے طلب گارِ نبیؐ ہوں

سنگِ درِ حبیب سے، اپنی جبیں اُٹھاؤں کیوں

صدمہ و غم اُٹھاؤں کیوں، ٹھوکریں اور کھاؤں کیوں
کوئے حبیب چھوڑ کر، غیر کے در پہ جاؤں کیوں

زینتِ دو جہاں یہیں، رونقِ لامکاں یہیں
خاکِ درِ رسولؐ سے اپنی جبیں اُٹھاؤں کیوں

ایسی زمیں وہاں نہیں، ایسا فلک وہاں نہیں
روضہ نبیؐ کا پاکے میں، صحن حرم میں جاؤں کیوں

نظریں اُٹھاؤں جس طرف، دیکھوں تمہیں کو جلوہ گر
اور کسی کے حسن پر، اپنی نظر جماؤں کیوں

کعبہ بھی جس کا دے پتا، جس کو دکھائے خود خدا
ایسی گلی کو چھوڑ کر، جاؤں کہیں، تو جاؤں کیوں

سجدہ گہِ حرم ہے یہ، سجدہ کا لطف ہے یہیں
سنگِ درِ حبیبؐ سے، اپنی جبیں اُٹھاؤں کیوں

کعبہ نشیں اگر ملے، آنکھوں میں دوں اُسے جگہ
کعبہ کوئی حسیں نہیں، کعبہ سے دل لگاؤں کیوں

پاس بٹھا کے عرش پر، کہتا ہے پاک بے نیاز

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ناز ہے مجھ کو آپؐ پر، اور کے ناز اُٹھاؤں کیوں

حمدِ خدا ستودہ ہے، مقطع مرا محمودؔ ہے
نعتِ رسولؐ کے سوابات کوئی بناؤں کیوں

تذکرۂ نبیؐ ہے یہ، غیر کی داستاں نہیں

جن پہ عطا یہاں نہیں، اُن پہ عطا وہاں نہیں
جس پہ یہ مہرباں نہیں، اُس پہ وہ مہرباں نہیں

کفر بھی فیض یاب ہو، دین بھی باریاب ہو
آپ سا یا نبیؐ کوئی رحمتِ دو جہاں نہیں

دیر میں وہ حرم میں وہ، سنگ میں وہ شرر میں وہ
حسنِ جمال روئے پاک، کس میں نہیں کہاں نہیں

باد ہو یا بہار ہو، نقش ہو یا نگار ہو
حسن رسولِؐ دو جہاں کس میں عیاں نہاں نہیں

حور ہو یا کہ طور ہو، عرش ہو یا کہ فرش ہو
رونقِ حسنِ مصطفٰےؐ جلوہ نما کہاں نہیں

میرے نبیؐ محترم، میرے شفیع کیوں نہوں
غیروں کو وہم ہو تو ہو مجھ کو تو یہ گماں نہیں

زاہدِ پار سا بتا پیتا ہے کس سے چھپ کے تو
ایسی بھی ہے جگہ کوئی کیفِ خدا جہاں نہیں

جادۂ حسن پر ادا، ایسی نماز عشق کر
یہ بھی نہ ہو تجھے خبر، تو ہے کہاں کہاں نہیں

دل کو ہمارے دیکھ لو اس میں تمہیں ہو جلوہ گر
ایسا بھی ہے کوئی مکیں، جس کا کوئی مکاں نہیں

نقشِ قدم حضورؐ کے دیکھ کے جھک گئی جبیں
سجدۂ شوق کے لئے حاجتِ آستاں نہیں

طائرِ روح جسم سے آج یہ کہہ کے اُڑ گیا
میرا یہ آشیاں نہیں میرا یہ آشیاں نہیں

دل سے سنیں سب اہلِ دل، چھوڑ دیں سب چناں چنیں
تذکرۂ نبیؐ ہے یہ غیر کی داستاں نہیں

شاعرِ بے زباں سہی، کوئی نہ کہہ سکے گا یہ!
م۔ح۔م۔و۔دال۔آپ کا مدح خواں نہیں

وحدت تری کثرت میں نہاں دیکھ رہے ہیں

آغاز میں انجام نہاں دیکھ رہے ہیں
دنیا ہی میں ہم باغِ جناں دیکھ رہے ہیں

ان آنکھوں کے قربان بڑی نظریں ہیں انکی
تو ہی نظر آتا ہے جہاں دیکھ رہے ہیں

بے خود ہوئے ایسے کہ خودی ہو گئی زائل
ہستی سے الگ تیرا نشاں دیکھ رہے ہیں

ہر پھول ہے اک معرفتِ حق کا خزانہ
ہر غنچے کو ہم نور فشاں دیکھ رہے ہیں

اے ساقیِ مے خانہ! یہی جام، یہی دور
ہر دور میں ہم کون و مکاں دیکھ رہے ہیں

یہ رنگ ہے فرقت میں تری گنبدِ خضریٰ
ہر لمحہ بہاروں میں خزاں دیکھ رہے ہیں

ہر رنگ میں، ہر سنگ میں، ہر برگ و شجر میں
وحدت تری کثرت میں نہاں دیکھ رہے ہیں

جو بوجھ فرشتوں کے اُٹھائے بھی نہ اُٹھا
انسان پہ وہ بارِ گراں دیکھ رہے ہیں

آثار حیاتِ ابدی کے ہیں نمایاں
مٹتے ہوئے ہم اپنے نشاں دیکھ رہے ہیں

آیاتِ الٰہی میں ہے یہ کس کی تجلّی؟
قرآن میں ہم کس کی زباں دیکھ رہے ہیں

یہ کون سرِ حشر چلا آتا ہے محمودؔ
مٹتا ہوا ہر رنگِ خزاں دیکھ رہے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

پیارے پیارے ترے نظارے ہیں

آپ کے حسن سے یہ سارے ہیں
آپ اللہ کے سنوارے ہیں

چاند کے گرد چار تارے ہیں
کیا حسیں پنجتن ہمارے ہیں

مہ و خورشید ہیں، نہ تارے ہیں
سب کسی کے حسیں اشارے ہیں

کیسے کیسے کھلے ہوئے ہیں چمن
پیارے پیارے ترے نظارے ہیں

چشمِ مستِ جمال کیا کہنا
ہم بھی تیری نظر کے مارے ہیں

حق و باطل کے بیچ میں دل ہے
ایک کشتی کے دو کنارے ہیں

راتیں کٹتی ہیں یاد میں تیری
میرے شاہد یہ چاند تارے ہیں

نارِ دوزخ بھی پانی پانی ہے
موج زن آنکھ میں وہ دھارے ہیں

جن کو دنیا سے کچھ لگاؤ نہیں
دل یہ کہتا ہے وہ ہمارے ہیں

اِس طرف طور اُس طرف فاراں
ایک تجلی کے دو شرارے ہیں

چار یاروں کی چوکسی میں ہوں
اللہ اللہ ۔ کیا سہارے ہیں

اللہ اللہ اُن کے رُخسارے
تیرے قرآن کے سپارے ہیں

عید ملتے ہیں میرے دونوں لب
کیا محمدؐ کے میم پیارے ہیں

اپنے اپنوں کو چھوڑتے ہیں کہیں
تم ہمارے ہو ہم تمہارے ہیں

آس بندھتی ہے ٹوٹ جاتی ہے
کتنے نازک ترے اشارے ہیں

دلِ محمود سے کوئی پوچھے
چار اصحابؓ کتنے پیارے ہیں

مدحِ خوانِ نبیؐ ہیں ہم محمود
خلد و فردوس سب ہمارے ہیں

دیکھ رہا ہوں دو جہان، آپ کی چشمِ ناز میں

چھپ نہ سکیں حقیقتیں پردۂ کارساز میں
حسن ترا چمک اُٹھا پردۂ ہر مجاز میں

توڑ نہ دوں تو کیا کروں، ارض و سما کے ساز کو
ایک بھی دل سی لے نہیں دونوں جہاں کے ساز میں

رونقِ لامکاں نہیں، کرسی و عرش ہی نہیں
دیکھ رہا ہوں دو جہان آپ کی چشمِ ناز میں

دیکھتی رہ گئی نظر، کچھ بھی نہ کر سکا جگر
دل بھی اُلجھ کے رہ گیا زلفِ شکن طراز میں

مجھ سے گناہ گار کا، ہو گیا باغ باغ دل
دیکھ کے بارشِ عطا تجھ سے خطا نواز میں

تلووں سے آنکھیں ملتے ہیں، اور ادب سے سر دہیں
روح الامین دنگ ہیں دیکھ کے خوابِ ناز میں

دیکھ رہا ہوں میں اُنھیں، دیکھ رہے ہیں وہ مجھے
کس لئے کوئی ہو مخل، راز میں اور نیاز میں

جادۂ حسن پر ادا ہو نہ سکی نمازِ عشق
کیسے ہو کوئی باریاب بارگہہِ نیاز میں

دنیا سے موڑتے ہی منہ، آگئے سامنے حضورؐ
قعدہ و سجدہ و رکوع ختم ہیں اس نماز میں

ہو گئے صف بہ صف کھڑے وقتِ نماز اس طرح
فرق رہا نہ بال بھر غزنوی و ایاز میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

وہی رحمت کے دریا اب بھی بہتے ہیں مدینہ میں

گلِ توحید کھلتے ہیں، تو کھلتے ہیں مدینے میں ۔۔۔ ریاضِ خلد کے بُلبُل چہکتے ہیں مدینہ میں
درِ رحمت جو کھلتے ہیں تو کھلتے ہیں مدینہ میں ۔۔۔ زمانے بھر کے بگڑے آکے بنتے ہیں مدینہ میں
فقیر و بادشاہ و مومن و کافر کوئی بھی ہو ۔۔۔ سنورتے ہیں سنورتے ہیں سنورتے ہیں مدینہ میں
کلیم اللہ سے کہدو یہاں آنکھیں کریں روشن ۔۔۔ کہ ہر جانب چراغِ طور جلتے ہیں مدینہ میں
کوئی بحرِ رسالت میں ذرا ڈوبے تو پھر دیکھے ۔۔۔ دُرِ وحدت جو ملتے ہیں تو ملتے ہیں مدینہ میں
نرالی کیوں نہ ہو سب سے مدینہ کی زمیں اے دل! ۔۔۔ مکان و لامکاں والے بھی بستے ہیں مدینہ میں
محبانِ نبیؐ جس فیض سے سیراب ہوتے تھے ۔۔۔ وہی رحمت کے دریا اب بھی بہتے ہیں مدینہ میں
بہ قدرِ ظرف اپنے اپنے بھر لیں آکے پیمانے ۔۔۔ کہ ہر اک ظرف کے پیمانے ملتے ہیں مدینہ میں
گھٹا کعبے کی اُٹھ اُٹھ کر بلاتی ہے مگر اے دل ۔۔۔ رسول اللہؐ والے جا کے پیتے ہیں مدینہ میں
صداقت کے، عدالت کے، سخاوت کے، شجاعت کے ۔۔۔ یہ سب موتی جو ملتے ہیں تو ملتے ہیں مدینہ میں

موحد کیوں بھٹکتے پھر رہے ہیں آئیں اس در تک
خدا کے راستے محمودؔ ملتے ہیں مدینہ میں

جمالِ نبیؐ کا نظارہ کروں میں

جمالِ نبیؐ کا نظارہ کروں میں ۔۔۔ نگاہوں میں حق کی سمایا کروں میں

محبت کا درد اور پیدا کروں میں ۔۔۔ مرا دل نہیں مانتا کیا کروں میں
وہ پائے مبارک ، گئے عرش پر جو ۔۔۔ اُنھیں چشم و دل سے لگایا کروں میں
ہوئی جس سے اللہ کے گھر کی زینت ۔۔۔ اُسی حسن سے دل سنوارا کروں میں
مدینے کے گلشن میں ہو باریابی ۔۔۔ وہیں رات دن چہچہایا کروں میں
رسولِؐ دو عالم ہیں جب اپنے حامی ۔۔۔ کسی غیر کا آسرا کیا کروں میں
برستی ہے رحمت پہ رحمت جہاں پر ۔۔۔ اُسی در پہ دھونی رمایا کروں میں
جمال آپ کا میرے پیشِ نظر ہو ۔۔۔ جو دنیا سے اے دل کنارا کروں میں
دو عالم کی اُلجھن سے آزاد ہو کر ۔۔۔ ترے گیسوؤں کا نظارا کروں میں
الٰہی شب و روز نعتِ نبیؐ میں ۔۔۔ گزارا کروں میں گزارا کروں میں

مری نعت محمودؔ یہ چاہتی ہے
کہوں اور نبیؐ کو سنایا کروں میں

جِلا دیتے ہیں مُردوں کو وہ جس دم لب ہلاتے ہیں

تصور میں رسول اللہؐ جب تشریف لاتے ہیں ۔۔۔ جلن دل کی تپش دل کی لگی دل کی بجھاتے ہیں
محمدؐ مصطفےٰ جب خواب میں جلوہ دکھاتے ہیں ۔۔۔ زہے طالع مری سوئی ہوئی قسمت جگاتے ہیں
حیاتِ جاوداں بنتی ہے میری آخری ہچکی ۔۔۔ مری بالیں پہ وہ یٰسیںؐ لقب تشریف لاتے ہیں
مسیحائی محمدؐ مصطفےٰ کی کوئی کیا جانے ۔۔۔ جِلا دیتے ہیں مُردوں کو وہ جس دم لب ہلاتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

تڑپ جاتی ہے خود برقِ تجلی چشمِ فطرت میں
کچھ اس انداز سے، وہ حسن کا جلوہ دکھاتے ہیں

تصدق شاہ دیںؐ کے گیسوؤں پر کیوں نہ ہو جاؤں
کہ وہ ہر اک بلا میں ابرِ رحمت بن کے چھاتے ہیں

سفر ہو یا حضر ہو، قبر ہو یا عرصۂ محشر
مرے سرکارؐ ہر موقع پہ میرے کام آتے ہیں

نہیں اُٹھتا غمِ فرقت اُٹھانے سے نہیں اٹھتا
تڑپ جاتا ہے دل اپنا وہ جس دم یاد آتے ہیں

صداقت سے، عدالت سے، سخاوت سے، شجاعت سے
غلامانِ محمدؐ دین کی عظمت بڑھاتے ہیں

دبا جاتا ہے اک اک فتنۂ محشر یہ سن سنکر
کہ محشر میں شفاعت کے لئے سرکارؐ آتے ہیں

کھِلی جاتی ہیں، باغِ خلد کی کلیاں یہ کہہ کہکر
زہے قسمت! کہ عشاقِ نبیؐ تشریف لاتے ہیں

تصور عارضِ روشن کا میں جس وقت کرتا ہوں
تو انوارِ الٰہی بند آنکھوں میں سماتے ہیں

زمانے بھر کے آزار والم کو، بھول جاتا ہوں
مدینے کے نظارے مجھ کو جس دم یاد آتے ہیں

تصدق کیوں نہ کردوں جان ودل اُس کملی والے پر
گناہوں کو جو میرے اپنی کملی میں چھپاتے ہیں

خدائے پاک کو جلوہ دکھانے کون جاتا ہے
ملائک کس کے پائے ناز پر آنکھیں بچھاتے ہیں

شبِ اسریٰ اُجالا ہی اُجالا ہوتا جاتا ہے
کہ ہر ظلمت کے پردے درمیاں سے اُٹھتے جاتے ہیں

تمہاری داد کی خواہش نہیں اے شاعرو! ہمکو
ہمارے سرورِ عالم ہمارا دل بڑھاتے ہیں

دلِ مضطر ترا ارمان پورا ہونے والا ہے
کوئی دم میں نقابِ روئے روشن وہ اُٹھاتے ہیں

یہ نعتِ پاک کا صدقہ ہے اے محمودؔ نازاں ہو
ترے اشعار سننے کو ملک گردوں سے آتے ہیں

اِسی آسرے پر جیئے جا رہے ہیں

یہی کام ازل سے کیئے جا رہے ہیں
ترا نام ہر دم لئے جا رہے ہیں

مئے معرفت وہ دیئے جا رہے ہیں
محبت کے پیاسے پیئے جا رہے ہیں

دکھا کر وہ روئے منوّر کے جلوے
مرے دل کو روشن کیئے جا رہے ہیں

جو مرتے ہیں نامِ نبیؐ پر ہمیشہ
خدا کی قسم وہ جیئے جا رہے ہیں

کبھی تو محمدؐ کا دیدار ہوگا
اسی آسرے پر جیئے جا رہے ہیں

صفت جن کی قرآن میں حق نے لکھی
اُنھیں کی ثنا ہم کیئے جا رہے ہیں

وہ مُعطی، یہ قاسم، میں قاسم کا خادم
میں جو مانگتا ہوں دیئے جا رہے ہیں

محبت پہ تیری فنا ہو کے مرشد
بقا کی سند ہم لئے جا رہے ہیں

دمِ دید تارِ نظر۔۔۔۔۔اللہ اللہ
مرا چاک سینہ سیئے جا رہے ہیں

دکھا کر جھلک ذرہ ذرہ میں اپنی
وہ ہر شے کو روشن کیئے جا رہے ہیں

اُنھیں خوف محشر کا محمودؔ کیا ہو
جو اُلفت نبیؐ کی لئے جا رہے ہیں

یاد آجاتے ہیں جب وہ کبھی تنہائی میں

کیا نظر آگیا آئینہ یکتائی میں
عشق بھی ڈوب گیا حسن کی گہرائی میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

دل کا ہلنا تو ہلا دیتا ہے عرش و کرسی — چین ممکن نہیں عاشق کو شکیبائی میں
آپ جب تک نہ دکھائیں گے تجلی اپنی — میں رہوں گا یوں ہی مشغول جبین سائی میں
خالق دل کے سوا دل کو بھی شاید ہو خبر — وہ تمنا ہے نرالی دلِ شیدائی میں
عشق کا رنگ چڑھا اور بھی گہرا ہو کر — جس قدر ڈوبے ترے حسن کی گہرائی میں
ایک پل کو بھی جدا ہو نہ مری آنکھ سے تو — کھنچ کے آجائے گا دم چشمِ تمنائی میں
آیئے گا مری امداد کو یا سرورِ دیںؐ — آسرا آپ کا ہے قبر کی تنہائی میں
سنگ ریزوں نے پڑھا حکمِ نبیؐ سے کلمہ — روح پھونکی نئی اعجازِ مسیحائی میں
شبِ اسریٰ انھیں آنکھوں سے خدا کو دیکھا — کس قدر نور تھا سرکارؐ کی بینائی میں
اپنی ہستی کی خبر بھی نہیں رہتی مجھ کو — یاد آجاتے ہیں جب وہ کبھی تنہائی میں
اے حسیں! یہ بھی حقیقت ہے کہ میری ہستی — ایک دھبّا ہے ترے دامنِ یکتائی میں
نگہہِ حسن بھی بے تاب ہے اللہ اللہ! — جانے کیا دیکھ لیا چشمِ تماشائی میں؟

کیوں پسند آئے نہ محمودؔ کو شہرت اُن کی
جب وہ خوش ہوتے ہیں محمودؔ کی رُسوائی میں

آئینہ بھی نظر آیا ترے حیرانوں میں

دل نے کیا دیکھ لیا اُن کے پریشانوں میں — ہوگیا شوق سے شامل اُنھیں دیوانوں میں
نورِ وحدت سے عیاں نورِ رسالت بھی ہو — مومنو! اتنی جلا چاہیئے ایمانوں میں

مر کے بھی اب نہیں آنے کے وہاں اے رضواں — جنتیں مل گئیں طیبہ کے بیابانوں میں
نور پھیلاتی ہے ایک ایک کلی کھل کھل کر — کس کے جلووں کی تجلی ہے گلستانوں میں
دل پہ ڈالی جو نظر رہ گئیں تکتی آنکھیں — آئینہ بھی نظر آیا ترے حیرانوں میں
نغمۂ وحدت کے سنے چھیڑ کے انساں ان کو — کوئی بے کار نہیں تار گریبانوں میں
کس کے جلووں کی تجلی پہ مٹے جاتے ہیں — روح کس شمع نے پھونکی ہے یہ پروانوں میں
چاہے صدیقؓ و عمرؓ ہوں کہ غنیؓ و حیدرؓ — وہی اک ذات ہے ان چار مسلمانوں میں
مستِ توحید و رسالت نہیں ان سے بڑھ کر — ایک ہی رنگ کی بھر لائے ہیں پیمانوں میں
سایۂ گنبدِ خضریٰ میں جو شادابی ہے — ایسی ٹھنڈک کہاں جنت کے گلستانوں میں

جنتوں میں ہیں بھری لاکھوں بہاریں لیکن
لطف محمودؔ نے پایا ترے کاشانوں میں

ایسی مے! اور پیوں ناپ کے پیمانوں میں؟

کہیں دیتے ہیں اذاں نور کے ایوانوں میں — کہیں ناقوس بجاتے ہیں صنم خانوں میں
کہیں ساقی، کہیں مے نوش ہیں مے خانوں میں — کہیں چلتے ہیں چھلکتے ہوئے پیمانوں میں
نور بن کر کہیں چمکے وہ سیہ خانوں میں — بن کے مجنوں کہیں پھرتے ہیں بیابانوں میں
اتنی کثرت میں بھی وحدت ہے نمایاں اے دل! — دیکھ لیں روشنی رکھتے ہیں جو ایمانوں میں
کالی کالی جو اُٹھی جھوم کے قبلے سے گھٹا — مئے توحید اُبلنے لگی مے خانوں میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

آنکھوں آنکھوں میں پئے جاتے ہیں کعبے والے
کھنچ کے طیبہ سے چلی آتی ہے پیمانوں میں

محتسب اِذن دیئے جاتا ہے پیتے جاؤ
بھیڑ کی بھیڑ نظر آتی ہے میخانوں میں

خطِ پیمانہ دکھاتا ہے مجھے اے ساقی!
ایسی مے! اور پیوں ناپ کے پیمانوں میں

کتنے ارمان نکالوگے مرے دل کے تم
لاکھ ارمان بھرے ہیں مرے ارمانوں میں

نارِ دوزخ کو بھی خطرے میں نہیں لاتے یہ
کون سی آگ بھری ہے ترے پروانوں میں

یا نبیؐ آپ کا پیغام نہیں بھولے یہ
نام اللہ کا باقی ہے مسلمانوں میں

میری تقدیر کا لکھا تو ذرا کوئی پڑھے
نام لکھا ہے محمدؐ کے ثنا خوانوں میں

ہفت کشور میں نہیں آپ سا سلطاں کوئی
آپ محمود ہیں کونین کے سلطانوں میں

فقر و فخری کی نہ ہو کس لئے تصدیق ہمیں
آپ آتے ہیں نظر بے سرو سامانوں میں

آپ توحید کا پیغام لئے کیا آئے
کھلبلی پڑگئی دنیا کے صنم خانوں میں

عرش کے دل میں چھپا جاتا ہے اس کا نغمہ
کیوں نہ محمود ہو محمودؔ ثنا خوانوں میں

اُسی نورِ مجسم حُسنِ عالم گیر کے قرباں

رسولؐ اللہ کی تصویرِ پُر تنویر کے قرباں
خدا شیدا ہے خود جس پر میں اس تصویر کے قرباں

مسیحائی تری اے خاکِ طیبہ کوئی کیا جانے
گناہوں کا مرض کھویا میں اس اکسیر کے قرباں

نگاہِ یاس میری چھائی، لائی رحمتِ حق کو
زمانے بھر کی زنجیریں ہیں اس زنجیر کے قرباں

کلیم اللہ کو بے خود کیا تنویر نے جس کی
اُسی نورِ مجسم حُسنِ عالم گیر کے قرباں

سرِ دیوارِ کعبہ سے گرے قدموں میں بت آکر
رسولؐ اللہ کے اس جذبۂ تاثیر کے قرباں

زمانے کے مذاہب لائے ایماں دینِ مولا پر
مٹایا بت پرستی کو میں اس تدبیر کے قرباں

بندھے ہیں دونوں عالم ایک گیسوئے محمدؐ میں
مسلسل عرش تک پہنچی میں اس زنجیر کے قرباں

دلِ مردہ کو جس نے اک نظر میں کردیا زندہ
ارے منکر! میں کیونکر ہوں نہ ایسے پیر کے قرباں

شبیہہ مصطفیؐ دکھلا کے پوچھیں گے فرشتے جب
تو کہدوں گا اسی تصویرِ پُر تنویر کے قرباں

ہزاروں ناز سے حق نے بلایا عرشِ اعظم پر
رسولِ ہاشمی کی عزت و توقیر کے قرباں

گرے سجدے میں بت شیطان کانپا کفر تھرایا
رسولؐ اللہ کے اس نعرۂ تکبیر کے قرباں

یہ نعت پاک کا صدقہ ہے اے محمودؔ خوش گویا
ہوئے عرشی سے فرشی تک تری تحریر کے قرباں

درِ نبیؐ پہ ملک سر جھکائے جاتے ہیں

نمودِ صبح کے آثار پائے جاتے ہیں
نقاب رُخ سے وہ اپنے اُٹھائے جاتے ہیں

وہ اپنے حُسن کا جلوہ دکھائے جاتے ہیں
چراغِ طور دلوں میں جلائے جاتے ہیں

فلک سے کھنچ کے مدینے میں آئے جاتے ہیں
درِ نبیؐ پہ ملک سر جھکائے جاتے ہیں

نیا نیا وہ تماشا دکھائے جاتے ہیں
ہمارے دل کو وہ اپنا بنائے جاتے ہیں

ہمارے دل میں وہ محمودؔ آئے جاتے ہیں
کہ آج خانۂ ویراں بسائے جاتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کبھی رُوئے نبیؐ دیکھیں کبھی زُلفِ دوتا دیکھیں

رسولؐ اللہ ہم کو، ہم انھیں صبح و مسا دیکھیں — نہ وہ ہم کو الگ دیکھیں، نہ ہم ان کو جدا دیکھیں
ازل سے تا ابد اہلِ جہاں اب اور کیا دیکھیں — تمہیں سے ابتدا دیکھی تمہیں سے انتہا دیکھیں
الٰہی وہ بصیرت دے ان آنکھوں میں کہ ہم ہر دم — جمالِ دل رُبا دیکھیں جمالِ جاں فزا دیکھیں
گُزر جائے انھیں دو مشغلوں میں زیست آنکھوں کی — کبھی روئے نبیؐ دیکھیں کبھی زُلفِ دوتا دیکھیں
الٰہی وہ بھی دن آئے کہ پھر جاکر مدینے میں — کسی صورت سے جاکر روضۂ خیر الوریٰ دیکھیں
نبیؐ کے شربتِ دیدار سے کب پیاس بجھتی ہے — الٰہی تا ابد ہم جلوۂ شیریں ادا دیکھیں
کسی کا حُسنِ نورانی نگاہوں میں سماجائے — جدھر نظریں اُٹھائیں ہم انھیں جلوہ نما دیکھیں
تمنائے زیارت ہی ہمیں مرقد میں لے آئی — کہ مرقد میں تو جی بھر کر جمالِ مصطفیٰ دیکھیں
چلے جب قافلہ گورِ غریباں سے سوئے محشر — الٰہی اپنے مرشد ہی کو اپنا رہ نما دیکھیں
یہ دستِ راست محشر میں ہو میرا قوتِ بازو — مرا اعمال نامہ شافعِ روزِ جزا دیکھیں

بروزِ حشر اے محمودؔ بس اتنی تمنا ہے
شفاعت کی نگاہوں سے محمد مصطفیٰ دیکھیں

جنتوں سے بڑھ کے ہے گلزار ختم المرسلیں

کیوں ہو مرہونِ دوا بیمارِ ختم المرسلیں — ہے علاج دردِ دل دیدارِ ختم المرسلیں

ہشت خلدِ باصرہ رفتارِ ختم المرسلین — دل نوازِ سامعہ گفتارِ ختم المرسلیں
دیکھ لو سر ہند میں بغداد میں، اجمیر میں — ہر طرف ہیں ضَو فگن انوارِ ختم المرسلیں
چھپ نہیں سکتے نگاہوں سے کبھی جلوے ترے — آئینہ ہے آئینہ رخسار ختم المرسلیں
دیکھ کر ان کو مری آنکھوں نے پہچانا تجھے — تیرا ہی دیدار ہے، دیدارِ ختم المرسلیں
اس کی دربار الٰہی تک رسائی ہوگئی — آ گیا جس کو نظر دربار ختم المرسلیں
ہشت جنت بھی اسی گلزار کی ہے اک کلی — جنتوں سے بڑھ کے ہے گلزارِ ختم المرسلیں
دونوں عالم بھی کریں انکار تو ہوتا ہے کیا — کررہا ہے خود خدا اقرارِ ختم المرسلیں
ہو نہیں سکتا قیامت تک پیمبر اب کوئی — ہے قیامت کی خبر اظہارِ ختم المرسلیں
جب ذرا گردن جھکی دیدار وحدت ہوگیا — دل کے آئینہ میں ہے رخسارِ ختم المرسلیں
ہے سراپا ذات وحدت ذات محبوبِ خدا — کھل نہیں سکتے کبھی اسرارِ ختم المرسلیں

آپ کے در کی ایازی دولتِ محمودؔ ہے
چھوڑ کر جاؤں کہاں دربارِ ختم المرسلیں

جہاں میں اب سراپا مطلع انوار آتے ہیں

شکیب جانِ مضطر مونس و غمخوار آتے ہیں — انیسِ دل، قرارِ نرگسِ بیمار آتے ہیں
چمن میں عندلیب خوشنوایوں تہنیت خواں ہیں — مبارک ہو جہاں میں زینت گلزار آتے ہیں
بہارِ بے خزاں بڑھتی ہے استقبال کو آ گے — ریاضِ دہر میں جس دم مرے سرکار آتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کہاں ہیں بادشاہانِ جہاں آئیں سلامی کو
کہ سلطانِ دو عالم دین کے سردار آتے ہیں

جنھیں روح القدس کہتے ہیں سارے عرشی و فرشی
برائے خدمتِ عالی سرِ دربار آتے ہیں

چمک کر صبح صادق کہہ رہی ہے اے زمیں والو
جہاں میں اب سراپا مطلع انوار آتے ہیں

زمیں تیرا مقدر اوج پر اب آنے والا ہے
کہ تیری پشت پر کونین کے سردار آتے ہیں

کہاں ہیں آئیں مجبورِ زمانہ اب نہ گھبرائیں
جہاں میں رحمتِ کل احمدِ مختار آتے ہیں

جہاں پر ذکر میلادِ شہِ ابرار ہوتا ہے
ملائک اس زمینِ پاک پر بھرمار آتے ہیں

خدارا اپنے جلووں سے ہمیں بھی شاد فرماؤ
بڑی امید لے کر طالبِ دیدار آتے ہیں

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ دین کے یاور
جہاں میں جانشینِ احمدِ مختار آتے ہیں

مئے توحید کے پیاسو بڑھو آگے چلو پی لو
لنڈھانے خم پہ خم حضرت کے چاروں یار آتے ہیں

قیامت تک مدینے میں قیامت آ نہیں سکتی
ٹھہر ہم بھی یہیں اے سایۂ دیوار آتے ہیں

رسولِ پاکؐ کی محفل میں چلکر اپنی آنکھوں سے
ہزاروں فرشی و عرشی پئے دیدار آتے ہیں

جو چھیڑیں گے فرشتے قبر میں ہم کو تو کہہ دیں گے
ذرا ٹھہرو ہمارے مونس و غمخوار آتے ہیں

زمین و آسماں کی مغفرت کا وقت آیا ہے
مبارک ہو جہاں میں رحمتِ غفار آتے ہیں

جہاں پر ذکرِ میلاد النبیؐ محمود ہوتا ہے!
نظر اہلِ نظر کو حُسن کے انوار آتے ہیں

کونسی بزم ہے جہاں نورِ محمدیؐ نہیں

حق کی حقیقتیں حضور آپ سے کچھ چھپی نہیں
کونسی ایسی بات ہے آپ نے جو سنی نہیں

لذّتِ عشق ہی نہیں دولتِ حُسن ہی نہیں
لطف و کرم سے آپ کے کونسی شے ملی نہیں

گلشنِ دہر ہی نہیں باغِ بہشت ہی نہیں
میرے نبیؐ کے نور سے کون سی شے سجی نہیں

یادِ بتاں سے کیا غرض اس کو خدا سے کام ہے
غیر کا اس میں دخل کیا دل ہے یہ دل لگی نہیں

دل میں مرے جو تو نہ ہو دل میں مرے جو تو نہ ہو
زندگی زندگی نہیں، زندگی زندگی نہیں

شمس میں وہ قمر میں وہ برق میں وہ نظر میں وہ
کونسی بزم ہے جہاں نورِ محمدیؐ نہیں

منہ میں زباں کس کے ہے کوئی نہ کہہ سکے گا یہ
عشق بھی سرمدی نہیں حُسن بھی سرمدی نہیں

چیرتی پھاڑتی گئی بادلوں کو خدا کے پاس
درد بھری کوئی دعا خالی کبھی پھری نہیں

ساتھ نہ دے کسی کا جو کام کسی کے جو نہ آئے
وہ کوئی آدمی نہیں وہ کوئی آدمی نہیں

دولتِ علم کے لئے حُسنِ عمل بھی چاہئے
حُسنِ عمل اگر نہیں روح میں تازگی نہیں

روئے رسولِ پاکؐ سے محمودؔ اُٹھا نقاب دیکھ
دیدۂ دل بھی کھولدے کم تری روشنی نہیں

مقبولِ بارگاہِ خدا وہ بشر نہیں

وہ حُسن کیا جو زینتِ حُسنِ نظر نہیں
وہ عشق کیا کہ حُسن پہ جس کا اثر نہیں

وہ دل بھی دل نہیں وہ جگر بھی جگر نہیں
جس میں کہ اُلفتِ شہہ خیر البشر نہیں

زلف و رُخِ حضورؐ کا جس میں اثر نہیں
وہ شب نہیں خدا کی قسم وہ سحر نہیں

واللہ تیرا حُسن بھی جب بے اثر نہیں
کیوں کر کہوں کہ عشق مرا بارور نہیں

محمود جس کو حبِ شہہ بحروبر نہیں
مقبول بارگاہِ خدا وہ بشر نہیں

دنیا میں آکے بھول گیا یہ خدا کو بھی
غافل کو اپنی موت کی بھی کچھ خبر نہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جلووں کے دیکھنے کے لئے چاہیئے نظر
کیوں ہو تلاشِ حُسن جو حُسنِ نظر نہیں

ویرانی اس کی حاملِ نورازل ہے بس
یہ دل وہی ہے جس میں کسی کا گزر نہیں

اُلفت جواس طرف ہے وہی اس طرف بھی ہے
یہ کس طرح کہوں کہ اِدھر ہے اُدھر نہیں

کتنا سنائیں آپ کو کتنا سنیں گے آپ
قصہ ہمارے غم کا کوئی مختصر نہیں

صدقہ رسولِ پاکؐ کا تو بخش دے ہمیں
تیرے سوا ہمارا کوئی داد گر نہیں

دونوں جہاں کا درد ترے دل میں ہے نہاں
محمؔود اپنے دل کی بھی تجھ کو خبر نہیں

کیوں کر کہوں کہ خاک ٹھکانے لگی نہیں

وہ دل بھی دل ہے! جس میں کہ نورِ نبیؐ نہیں
وہ گھر بھی کوئی گھر ہے جہاں روشنی نہیں

اپنے کرم سے بھر دے مرا دامنِ مراد
میرے کریم تیرے یہاں کچھ کمی نہیں

ملنا خدا سے ہے تو خودی کو مٹایئے
مٹنا کسی کے عشق میں کچھ دل لگی نہیں

پڑتے ہیں اس میں جان کے لالے تمام عمر
محبوب کی نظر میں سمانا ہنسی نہیں

تیرے ہی دم سے قلب و جگر میں ہے روشنی
روزِ ازل سے کس کو تیری لو لگی نہیں

ہر سانس میری کیوں نہ وظیفہ ترا پڑھے
گر یہ نہیں خدا کی قسم زندگی نہیں

ساقی کی چشمِ ناز کے قربان جایئے
ایسی شرابِ لُطف کبھی ہم نے پی نہیں

لائی صبا مدینے اُڑاتی گلی گلی
کیوں کر کہوں کہ خاک ٹھکانے لگی نہیں

محمؔود اُن کے حُسن کا یہ رعب داب ہے
اب تک نگاہ اُن پہ کسی کی جمی نہیں

آپ ہی گرداب ہوں میں آپ ہی ساحل ہوں میں

ہائے کس دل سے کہوں محمؔود آب و گل ہوں میں
جلوۂ نورِ نبیؐ ہوں جلوۂ کامل ہوں میں

ہو گیا معلوم بحرِ معرفت میں ڈوب کر
آپ ہی گرداب ہوں میں آپ ہی ساحل ہوں میں

آہ میں اور واہ میں ہر سوز میں ہر ساز میں
دیکھ لو جی چاہے جس میں ذاکر و شاغل ہوا میں

حُسن کا آئینہ رکھ کر سامنے کہتے ہیں وہ
آپ ہی دلدار ہوں میں آپ ہی بیدل ہوں میں

نعرۂ قمری کہیں شورِ عنادل ہوں کہیں
دیکھ لیں اہلِ نظر ہر رنگ میں شامل ہوں میں

کیسی لیلیٰ کیسی محمل کیسا ناقہ ہوش کر
آپ ہی محمل ہوں میں اور صاحبِ محمل ہوں میں

اپنے سینے سے لگا رکھا ہے تیرِ ناز کو
شکر ہے اُن کی نگاہِ لُطف کا گھائل ہوں میں

بارگاہِ حُسن سے صدقہ ملے کچھ حُسن کا
حُسن پر مائل ہوں میں اور حُسن کا سائل ہوں میں

تاجِ سلطانی بھی اس کے سامنے کیا چیز ہے
فخر اس کا ہے غلاموں میں ترے شامل ہوں میں

یاالٰہی ہند میں کب تک پڑا تڑپا کروں
وہ بھی دن آئے مدینے میں ترے داخل ہوں میں

خاک کا ذرّہ کہو یا آفتابِ دو جہاں
کچھ بھی ہو لیکن تمہارے حُسن پر مائل ہوں میں

دل میں رکھ کر اُن کے تیرِ ناز کو کہتا ہے دل
آج میں سمجھا جسے کہتے ہیں دل وہ دل ہوں میں

میرے حُسنِ عشق کی زینت تمہارا حُسن ہے
حُسن میں تم حُسنِ مطلق عشق میں کامل ہوں میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

دیکھ کر بسمل مجھے بسمل بھی بسمل ہو گئے — مقتلِ طیبہ کا اے محمودؔ وہ بسمل ہوں میں

راہ رو ہے کون اے محمودؔ منزل ہے کہاں
آپ ہی خود ہوں مسافر آپ ہی منزل ہوں میں

سراپا محبت کی تصویر ہوں میں

جہادِ شریعت کی شمشیر ہوں میں — حقیقت طریقت کی تفسیر ہوں میں
نہ تقدیر ہوں میں نہ تدبیر ہوں میں — ترے دستِ قدرت کی تحریر ہوں میں
نمازِ محبت کی تکبیر ہوں میں — قضائے الٰہی کی تاثیر ہوں میں
دو عالم کی تنویر و توقیر ہوں میں — ترے حُسن کی زندہ تصویر ہوں میں
مرا سنگِ بنیاد ہے تیری قدرت — ترے شانِ صنعت کی تعمیر ہوں میں
زمانے کی کڑیاں اسی سے ملی ہیں — سراپا محبت کی زنجیر ہوں میں
دو عالم میں پھیلی ہے تنویر جس کی — اُسی حُسن کی ایک تنویر ہوں میں
مصور بھی تعریف کرتا ہے ہر دم — سراپا محبت کی تصویر ہوں میں
مرے دم سے آزاد ہے ساری دنیا — درِ رحمتِ حق کی زنجیر ہوں میں
مجھے دیکھو میری محبت کو دیکھو — کبھی نوجواں ہوں کبھی پیر ہوں میں
مجھے اپنی زُلفوں میں تم اور جکڑو — چھڑاؤ مجھے پابہ زنجیر ہوں میں
کسی کی نظر صید کیا مجھ کو کرتی — تمہاری نگاہوں کا نخچیر ہوں میں

مجھے کیوں نہ دل میں جگہ دے زمانہ — نگاہِ محبت کا اک تیر ہوں میں
مرے دل کی دھڑکن ہے اسریٰ کی شاہد — وہ ہلتی ہوئی در کی زنجیر ہوں میں

زلیخا نے دیکھا تھا جو صبحِ محمودؔ
اُسی خواب کی ایک تعبیر ہوں میں

صحابہؓ میں ہر اک کے پیشوا صدیقِ اکبرؓ ہیں

فنا فی المصطفٰی یارِ خدا صدیقِ اکبرؓ ہیں — حبیبِ حق محبِّ مصطفٰی صدیقِ اکبرؓ ہیں
سراپا رونقِ دینِ خدا صدیقِ اکبرؓ ہیں — ندیم و نائبِ خیر الوریٰ صدیقِ اکبرؓ ہیں
جمالِ روئے محبوبِؐ خدا صدیقِ اکبرؓ ہیں — نگارِ سرورِ ارض و سما صدیقِ اکبرؓ ہیں
تنِ بے سایہ کا سایہ کریں کس دل سے ہم قایم — جو سچ پوچھو تو عکسِ مصطفٰی صدیقِ اکبرؓ ہیں
نبیؐ کے بعد گر ہوتا کوئی تو آپؓ ہی ہوتے — کہ بعد الانبیا و اصفیا صدیقِ اکبرؓ ہیں
انھیں سے گلشنِ دل کی زمیں ہر دم معطر ہے — گلِ گلزارِ محبوبِ خدا صدیقِ اکبرؓ ہیں
وہ ختم المرسلیں یہ جانشینِ اوّلیں ٹھہرے — غرض سر چشمۂ نورِ ہدیٰ صدیقِ اکبرؓ ہیں
مرا دل نعمت صدق و صفا سے کیوں نہ ہو معمور — کہ میرے مقتدا و مدعا صدیقِ اکبرؓ ہیں
مدد اسلام کی فرمائی تن من دھن سے اُلفت سے — بنائے لا الہ وبا خدا صدیقِ اکبرؓ ہیں
رسولؐ اللہ کے معراج کی تصدیق جس نے کی — وہ صدیقِ مجسم با صفا صدیقِ اکبرؓ ہیں
براق و رف رف و جبریل سب حسرت سے تکتے ہیں — شبِ اسریٰ کہاں جلوہ نما صدیقِ اکبرؓ ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کسی نے آپ سے پوچھا کہ مَردوں میں ہے افضل کون — رسولؐ اللہ نے فرمادیا صدیقِ اکبرؓ ہیں
یدِ قدرت نے جن کا نام خود لکھا انگوٹھی پر — وہ محبوبِؐ حبیبِ کبریا صدیقِ اکبرؓ ہیں
رسولِ پاکؐ نے کی اقتدا ان کی دمِ آخر — صحابہؓ میں ہر اک کے پیشوا صدیقِ اکبرؓ ہیں
نبیؐ کے بعد جس نے کردیا اسلام کو زندہ — وہ زندہ دل معینِ مصطفیٰ صدیقِ اکبرؓ ہیں
اُٹھا کر دوش پر بارِ نبوت غار تک پہنچے — رفیق و یارِ غارِ مصطفیٰ صدیقِ اکبرؓ ہیں
نگینِ دل پہ جن کا نام اے محمود کندہ ہے
اُسی مُہرِ نبوت کی ضیا صدیقِ اکبرؓ ہیں

خدا کے سارے جلوے مرشدِ کامل میں ہوتے ہیں

نہ اس منزل میں ہوتے ہیں نہ اس منزل میں ہوتے ہیں — تمہارے دیکھنے والے تمہارے دل میں ہوتے ہیں
وہ چھپ کر لاکھ پردوں میں بھی میرے دل میں ہوتے ہیں — مین ان کو دیکھتا رہتا ہوں وہ محمل میں ہوتے ہیں
محبت ہو تو ایسی ہو محبت اس کو کہتے ہیں — میں ان کے دل میں ہوتا ہوں وہ میرے دل میں ہوتے ہیں
نظارے لامکاں کے میں اسی ہستی میں کرتا ہوں — خدا کے سارے جلوے مرشدِ کامل میں ہوتے ہیں
کنارِ عشق کی موجیں تہ و بالا ہیں کچھ ایسی — اُبھرتے ہیں یہیں دل غرق اسی ساحل میں ہوتے ہیں
میں اُن کے دل کا آئینہ وہ میرے دل کا آئینہ — میں جس منزل میں ہوتا ہوں وہ اس منزل میں ہوتے ہیں
اسی میں ہم اُبھرتے ہیں اسی میں ڈوب جاتے ہیں — حقیقت کے وہ مدّ و جزر آب و گل میں ہوتے ہیں
کہیں وہ دل کی دھڑکن ہیں کہیں آنسو کے قطرے ہیں — کہیں قاتل میں ہوتے ہیں کہیں بسمل میں ہوتے ہیں

ادھر ہیں عشق کی موجیں اُدھر ہیں حُسن کی موجیں — ہم اِس ساحل میں ہوتے ہیں وہ اُس ساحل میں ہوتے ہیں
خبر اس کی نہیں ہوتی زمین و آسماں کو بھی — کہاں ہوتے ہیں ہم جب آپ کی محفل میں ہوتے ہیں
جُھکی جاتی ہیں کیوں نظریں ذرا دیکھو تو اے محمود
نگاہیں خود بتا دیتی ہیں وہ جس دل میں ہوتے ہیں

ہمیں مجبور کہتے ہیں تمہیںؐ مختار کہتے ہیں

تمہیں کو یا محمدؐ واقفِ اسرار کہتے ہیں — تمہیں کو یا محمدؐ جلوۂ ستار کہتے ہیں
تمہیں کو شافعِ محشر تمہیں کو ساقیِ کوثر — تمہیں کو یا نبیؐ کونین کا سردار کہتے ہیں
جو ہم چاہیں وہ ناممکن جو تم چاہو وہ سب ممکن — ہمیں مجبور کہتے ہیں تمہیں مختار کہتے ہیں
تمہیں بستے ہو آنکھوں میں تمہیں ہو جلوہ گر دل میں — یہ میں کہتا نہیں گھر کے در و دیوار کہتے ہیں
مریضِ دردِ دل پر بھی نگاہِ لُطف ہو جائے — مسیحا بھی تمہیں کو مونس و غمخوار کہتے ہیں
چھپا لینا ہمیں بھی اپنی کملی میں سرِ محشر — کہ ہم کو بھی سیہ بخت و ذلیل و خوار کہتے ہیں
مداوا درد مندوں کا سہارا بے سہاروں کا — تمہیں کو دونوں عالم یا شہِ ابرار کہتے ہیں
ہمیں دیدار ہو جائے ہمیں دیدار ہو جائے — بہت بے چین ہو کر طالبِ دیدار کہتے ہیں
جو پوچھیں گے فرشتے قبر میں مجھ سے تو کہدوں گا — محمدؐ مصطفیٰ کا مجھ کو خدمت گار کہتے ہیں
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہیں ستونِ دین — انھیں کو چار یارِ احمدِؐ مختار کہتے ہیں
محبت کی گرہ منصور نے یوں دار پر کھولی! — محبت میں جو سر دیدے اسے سردار کہتے ہیں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

یہی ایمان ہے اپنا یہی ہے اعتقاد اپنا — وہ بخشے جائیں گے جو نعت میں اشعار کہتے ہیں
کریں خواہش گدائی کی تونگر بھی جہاں آکر — اُسی دربار کو محمودؔ سب دُربار کہتے ہیں

قلم محمودؔ کا لاریب انگشتِ شہادت ہے
اُٹھادے گا کسی دن پردۂ اسرار کہتے ہیں

یہ کون نظر آیا لباسِ بشری میں

کیا رازِ حقیقت ہے تری جلوہ گری میں — یہ کون نظر آیا لباسِ بشری میں
سودا کیا سودا نہ ہوا بے جگری میں — اس دل کو بھی کھو بیٹھا تری عشوہ گری میں
واعظ کا پڑا رہتا ہے دل حور و پری میں — طالب ترا پڑتا نہیں اس دردسری میں
آنکھوں میں ترا حُسن ہو اور دل میں محبت — کشتی مری چلتی رہے خشکی و تری میں
ان خاک کے ذرّوں کی نگاہوں کو نہ پوچھو — کیا جانئے کیا دیکھتے ہیں کم نظری میں
قدموں میں سمٹ آئیں دو عالم کی منازل — سرگرمِ سفر کون ہے ہر اک سفر میں

وہ دولتِ محمودؔ ملی آپ کے در سے
ڈھونڈھے سے ملے جو نہ کسی تاج وری سے

عکسِ لبِ محبوبِ خدا دیکھ رہا ہوں!

کعبے کو میں کعبے میں کھڑا دیکھ رہا ہوں — یعنی حرم پاکِ خدا دیکھ رہا ہوں

کیا لُطف و کرم آج ترا دیکھ رہا ہوں — ایک ایک خطا پر میں عطا دیکھ رہا ہوں
دروازۂ رحمت ترا وا دیکھ رہا ہوں — مقبول میں ایک ایک دعا دیکھ رہا ہوں
اَسوَد کو جو بوسے میں دیئے جاتا ہوں پیہم — عکسِ لبِ محبوبِ خدا دیکھ رہا ہوں
اللہ سے میں ہاتھ ملاتا ہوں حرم میں — اَسوَد میں نہاں دستِ خدا دیکھ رہا ہوں
کعبے کا غلاف آنکھوں کی پتلی میں بسا ہے — چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا دیکھ رہا ہوں
سجدے کو ابراہیم کا پایا ہے مُصلّیٰ — میزاب کے چھینٹوں میں عطا دیکھ رہا ہوں
اے شافعِ امراض تری شان کے صدقے — ہر گھونٹ میں زمزم کی شفا دیکھ رہا ہوں
اللہ رے یہ کیف و خمارِ مئے وحدت — ساغر مئے عرفاں سے بھرا دیکھ رہا ہوں
کرتا ہوں صفا مروہ میں آکر جو سعی میں — ہر پھیرے میں خالق کی رضا دیکھ رہا ہوں
میدانِ عرفات میں کیا بخششِ حق ہے — مدت کے گُناہوں کو مٹا دیکھ رہا ہوں
محمود و ایاز آج سبھی ایک ہوئے ہیں — احرام کی ہر تن پہ ضیا دیکھ رہا ہوں
اک ساتھ ادا کرتا ہوں ظہرین بیک وقت — کیا مسجدِ نمرہ کی ادا دیکھ رہا ہوں
مزدلفہ کی وادی میں شبِ قدر ہے ہر سو — معراج کے دُولھا کی ضیا دیکھ رہا ہوں
جو آنکھیں تری یاد میں بیدار تھیں شب بھر — اُن آنکھوں سے اب صبح منا دیکھ رہا ہوں
وادیٔ منیٰ میں جو قیام آکے کیا ہے — اِس میں بھی عجب رمزِ خدا دیکھ رہا ہوں
انوارِ نبیؐ سے جبلِ نور ہے معمور — رحمت سے بھرا غارِ حرا دیکھ رہا ہوں
چوٹی پہ تجلیِّ خدا جلوہ نما ہے — دامن میں عجب حُسنِ خدا دیکھ رہا ہوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

روشن جو ہوئی شمعِ حرم بزمِ حرم میں — پروانوں کو میں اُس پہ فدا دیکھ رہا ہوں
اے بارِ الٰہا تری اِن آنکھوں سے ہر دم — میں تجھ کو ترے گھر میں کھڑا دیکھ رہا ہوں
محمودؔ جو بُتخانہ زمانے میں تھا کل تک — آج اُس کو خدا خانہ بنا دیکھ رہا ہوں

ردیف کون عالم تھا جو دنیا میں پڑھاتا آپؐ کو و

خوبیٔ تقدیر سے گر دیکھ پاتا آپؐ کو — دل میں آنکھوں میں کلیجے میں بٹھاتا آپؐ کو
حشر میں بھی کاش آجاتی کوئی ایسی گھڑی — ماجرائے درد و غم اپنا سُناتا آپؐ کو
دور چلتا حوضِ کوثر پر تو چلتا اس طرح — آپؐ ہمکو خالقِ اکبر پلاتا آپؐ کو
آپؐ پر قربان اک اک سانس کرتا یا نبیؐ — سانس کے چلتے اگر میں دیکھ پاتا آپؐ کو
بعد مرنے کے کفن سے منہ چھُپا کر رہ گیا — میں تو عصیاں کوش تھا کیا منہ دکھاتا آپؐ کو
اپنی آنکھیں آپؐ کے تلووں سے مَل مَل کر شہا — مثلِ جبریلِؑ امیں میں بھی جگاتا آپؐ کو
عالم کونین ہو کر خود ازل سے آئے تھے — کون عالم تھا جو دُنیا میں پڑھاتا آپؐ کو
حُسن اپنا دیکھنے کے واسطے بے چین تھا — کیوں نہ آئینہ ازل میں وہ بناتا آپؐ کو
شامِ ہجرت دیکھنا صدیقؓ کی معراج کو — کون تھا جو دوش پر اپنے بٹھاتا آپؐ کو

حشر کی ڈالی بنا اِس خواہشِ محمودؔ میں
کاش سینے سے کسی دن میں لگاتا آپؐ کو

تمہیں وہ رحمتہ للعالمیں ہو!

دعا مقبولِ رب العالمیں ہو — مرا مدفن مدینے کی زمیں ہو
درِ اقدس پہ گر اپنی جبیں ہو — مقدر برسرِ عرشِ بریں ہوں
وہ اُمّت کس لئے اندوہ گیں ہو — کہ جس کے تم شفیع المذنبیں ہو
مرا سر ہو مدینے کی زمیں ہو — درِ رحمت ہو اور شوقِ جبیں ہو
نکلتی جب مری جانِ حزیں ہو — مری چشمِ فنا میں وہ حسیں ہو
جو سو جاؤں تو زُلفِ عنبریں ہو — کُھلیں آنکھیں تو وہ روئے مبیں ہو
ترا نقشِ قدم میری جبیں ہو — جہاں تو ہو مرا سجدہ وہیں ہو
اسی میں جذب ہوں اشکِ محبت — مرے آنسو تمہاری آستیں ہو
کروں میں شکر کے سجدے ہمیشہ — میسر گر مدینے کی زمیں ہو
مجھے بھی قُرب میں اپنے بُلالو — میں کوسوں دور تم حق کے قریں ہو
سراہا جس کو قرآں میں خدا نے — تمہیں وہ رحمتہ للعالمیں ہو
میں اُس سینے کی عظمت لکھ سکوں کیا — کہ جس سینے میں تم جلوہ نشیں ہو
دو عالم کے حسیں جس پر فدا ہیں — تصوّر میں وہ تصویرِ حسیں ہو
وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ میں شک ہے کس کو — میں تم سے دور تم مجھ سے قریں ہو
تمہیں ہر حال میں حامی ہو میرے — لحد ہو حشر ہو دُنیا و دیں ہو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

وہیں ہے بس وہیں میرا مدینہ　　جہاں تنویرِ ختم المرسلیں ہو
تمہیں اب چھوڑ کر جائیں کہاں ہم　　تمہیں تو حامیٔ اندوہ گیں ہو
جہاں بھی اور جدھر بھی دیکھتا ہوں　　تمہیں تم رحمتہ للعالیں ہو
ادا ہو ایک سجدے میں قضا سب　　دمِ آخر جو قدموں میں جبیں ہو
دو عالم کا امیں سینہ ہو جس کا　　محمدؐ مصطفیٰ تم وہ امیں ہو
اُٹھاتا ہے خدا خود ناز جس کا　　تمہیں کونین میں وہ نازنیں ہو
جوابِ عرشِ اعظم بن گیا ہے　　کہ جب سے تم مرے دل میں مکیں ہو

لکھے محمودؔ اب کیا اس کے آگے
سراپا جلوۂ حق الیقیں ہو

مکان و لامکاں میں یا کہیں ہو

یہاں یا عرشِ اعظم پر مکیں ہو　　مجھے جلوہ دکھادو تم کہیں ہو
ذرا بڑھنے تو دو اِس دردِ دل کو　　چلے آؤ گے خود کھنچ کر کہیں ہو
نگاہِ شوق تم کو ڈھونڈ لے گی　　مکان و لامکاں میں یا کہیں ہو
حیاتِ جاوداں پاجاؤں میں بھی　　اگر بالیں پہ میرے تم کہیں ہو

ذرا محمودؔ تم ہوشیار رہنا
وہ تم کو دیکھتے ہیں تم کہیں ہو

خُدا کے بعد جو کچھ ہو تمہیں ہو

لکھوں جتنا سوا اس سے کہیں ہو　　خدا کے بعد جو کچھ ہو تمہیں ہو
خیالوں میں تصور میں نظر میں　　تمہیں ہو بس تمہیں ہو بس تمہیں ہو
دو عالم میں نہیں کوئی کسی کا　　رفیق و، مونس و ہمدم تمہیں ہو
اِس اُمّت کو ہر اک صورت سے شاہا　　نبھایا اور نبھاتے بھی تمہیں ہو
عطا ہو مجھ کو وہ چشمِ بصیرت　　کہ جس جانب نظر ڈالوں تمہیں ہو
جو دیکھا دیدۂ حق بیں سے میں نے　　ہر اک شیخ و برہمن میں تمہیں ہو
وہ آئینہ بنایا شیشہ گر نے　　کہ جس رُخ سے بھی دیکھا بس تمہیں ہو
تمہارا ہی سہارا ہے سہارا　　مری توقیر و عزت بس تمہیں ہو

بڑی محمودؔ ہے یہ میری حسرت
مرے پیشِ نظر ہر دم تمہیں ہو

ردیف　دکھائے خدا پھر دیارِ مدینہ　ہ ہ

لکھوں کیا میں عزّ و وقارِ مدینہ　　ہے فخرِ زمانہ دیارِ مدینہ
بہارِ دیارِ نبیؐ کچھ نہ پوچھو　　نرالے ہیں لیل و نہارِ مدینہ
یہاں رحمتِ حق برستی ہے ہر دم　　ہے سرسبز کیسا دیارِ مدینہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کبھی نام جنت کا پھر لے نہ رضوان — اگر دیکھ پائے بہارِ مدینہ
زمانے کے پھولوں پہ ڈالوں نظر کیا — ہے مرغوب تر مجھ کو خارِ مدینہ
اُحد کیوں نہ پُرنور ہو تیرا سینہ — کہ چھائی ہے تجھ پر بہارِ مدینہ
اُحد تیرے دامن میں ہیں کیسے کیسے — فدائے مدینہ نثارِ مدینہ
بُلا لیجئے مجھ کو بھی شاہِ طیبہ — کہ میں بھی ہوں اُمیدوارِ مدینہ
پلٹ کر نہ دیکھوں کبھی سوئے جنت — جو پاجاؤں میں سبزہ زارِ مدینہ
کروں کیوں نہ اُلفت میں آلِ عباؑ سے — یہی تو ہیں حُسن و بہارِ مدینہ
ابو بکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ — یہ ہیں چاروں باغ و بہارِ مدینہ
حبیبِؐ خدا جس کو محبوب رکھیں — ہے کوہِ اُحد سبزہ زارِ مدینہ
بقیعِ مبارک کے منظر نہ پوچھو — ہیں لاکھوں یہاں جاں نثارِ مدینہ
الٰہی بنے میری طیبہ میں تربت — بنوں بعد مردن غبارِ مدینہ
جفائیں ادھر سے وفائیں اُدھر سے — زہے رحمتِ شہریارِ مدینہ
مدینے سے آکر یہ دل کہہ رہا ہے — دکھائے خدا پھر دیارِ مدینہ

؎ مدینہ منورہ سے تقریباً چار پانچ میل پر یہ پہاڑ واقع ہے اس کے دامن میں بہت سے جاں نثار نبیؐ آرام فرما ہیں اور حضورؐ پُرنور کے پیارے چچا سید الشہداء جناب امیر حمزہؓ کا مزار مبارک بھی یہیں ہے۔ اس جبلِ اُحد کی بابتہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ یہ مجھ کو محبوب رکھتا ہے میں اس کو محبوب رکھتا ہوں۔ ۲؎ جنت البقیع یہ مدینہ منورہ کا قدیمی قبرستان ہے جس میں بہت سے اصحاب رسولؐ اللہ اور ازواجِ مطہرات کے مزاراتِ مبارک ہیں۔ ۱۲منہ

یہی زخمِ دل کے لئے ہوں گے مرہم — جو رکھتا ہوں چُن چُن کے خارِ مدینہ
ابھی وجد آجائے عرشِ بریں کو — جو ظاہر کروں میں وقارِ مدینہ
مری روح آنکھوں میں آکر رُکی ہے — اسے ہے ابھی انتظارِ مدینہ
گناہ بک رہے ہیں شفاعت کے ہاتھوں — بہت گرم ہے کاروبارِ مدینہ
جو ہجرِ مدینہ میں بہتے ہیں آنسو! — یہ محمودؔ ہے آبشارِ مدینہ
یہی حشر میں کام آئے گا میرے — جو ہے دل میں عزّو وقارِ مدینہ

مجھے صید کیا کوئی محمودؔ کرتا
ازل ہی سے ہوں میں شکارِ مدینہ

مدینے میں ہے وہ بہارِ مدینہ

الٰہی نہ چھوٹے دیارِ مدینہ — رہوں تا ابد ہم کنارِ مدینہ
اگر مجھ سے چھوٹا دیارِ مدینہ — رہے گا بڑا اضطرارِ مدینہ
قرار آیا کس کو مدینے سے چھُٹکر — تڑپتا ہے پھر بے قرارِ مدینہ
مرا آشیانہ بنے اُس چمن میں — جہاں ہے مرا گُلعذارِ مدینہ
مری روح آنکھوں سے نکلے گی کیوں کر — نہ دیکھے گی جب تک نگارِ مدینہ
بگولوں کی مانند پھرتا رہوں گا — مجھے بھی بنادے غبارِ مدینہ
طنابیں زمیں کی کھنچا چاہتی ہیں — تڑپنے کو ہے بے قرارِ مدینہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

بہارِ دو عالم تصدق ہے جس پر — مدینے میں ہے وہ بہارِ مدینہ
مقدر میں ہوں پھر وہ طیبہ کی گلیاں — جہاں ہے مرا تاجدارِ مدینہ

دو عالم کی نظروں میں محمودؔ ہیں وہ
جو قسمت سے ہیں ہمکنارِ مدینہ

پھر آنکھیں ہیں مشتاقِ تماشئے مدینہ

پھر دل میں بھڑک اٹھی تمنائے مدینہ — پھر آنکھیں ہیں مشتاقِ تماشائے مدینہ
عید آئی ہے عید آئی ہے عشاقِ نبیؐ کی — آغوش میں رحمت کے ہیں شیدائے مدینہ
پھر جھوم کے اٹھی ہیں وہ کعبے سے گھٹائیں — پھر منہ سے لگی جاتی ہے صہبائے مدینہ
پرنور ہوا جاتا ہے پھر مرکزِ توحید — پھر کعبے پہ پڑتی ہے تجلائے مدینہ
پھر تیری نگاہوں نے غلاموں کو نوازا — قربان ترے اے مرے آقائے مدینہ
کعبے کی سیہ پوشی نہ پوچھے کوئی دل سے — اٹھتی ہے صدا شام و سحر ہائے مدینہ
پھر تازہ ہُوا جاتا ہے ہر زخمِ محبت — پھر میرے تصور میں ہے صحرائے مدینہ
کعبے کے مکیں نے اسے گھر اپنا بنایا — بر آئی ہے کس طرح تمنائے مدینہ
سرکارِ دو عالمؐ کی محبت بڑھے اتنی — جس سمت نظر ڈالوں نظر آئے مدینہ

ہے بس یہی اک آرزو محمودؔ کی شاہا
جو جائے مدینے سے وہ پھر آئے مدینہ

اللہ رے یہ عظمتِ سلطانِ مدینہ

سرتاجِ ازل رفعتِ سلطانِ مدینہ — تزئینِ ابد زینتِ سلطانِ مدینہ
کہنے کی نہیں عظمتِ سلطانِ مدینہ — کس منہ سے کروں مدحتِ سلطانِ مدینہ
خود دیکھنے کو حق نے بلایا شبِ اسریٰ — اللہ رے یہ رفعتِ سلطانِ مدینہ
ہم جیسے سیہ کاروں پہ اور ابرِ شفاعت — صدقے ترے اے رحمتِ سلطانِ مدینہ
خالی نہ سمجھنا کبھی کعبے کو خدا سے — باقی ہے وہی برکتِ سلطانِ مدینہ
کیوں حق کی نگاہوں میں سمائے نہ مرا دل — اِس شیشے میں ہے طلعتِ سلطانِ مدینہ
اس دل میں نہ اترے گا کبھی نورِ الٰہی — جس دل میں نہیں الفتِ سلطانِ مدینہ
اللہ نے مداحِ نبیؐ مجھ کو بنایا — صد شکر ملی نعمتِ سلطانِ مدینہ
آتی ہے صدا صلِ علیٰ صلِ علےٰ کی — کرتا ہوں میں جب مدحتِ سلطانِ مدینہ
رہتے ہیں حضوری میں وہ اللہ کی ہر دم — حاصل ہے جنہیں قربتِ سلطانِ مدینہ
کیا اس سے زیادہ بھی عبادت کوئی ہو گی — کرتا رہوں میں طاعتِ سلطانِ مدینہ
محبوبؐ کی امت بنے محبوبؐ الٰہی — اللہ رے یہ الفتِ سلطانِ مدینہ
چمکا دے الٰہی مری قسمت کو دوبارہ — پھر دیکھوں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ
قرآن کی آیات رہیں سامنے میرے — دیکھا کروں میں صورتِ سلطانِ مدینہ
کعبے کی سیہ پوشی سے یہ صاف عیاں ہے — ہے شاق بڑی فرقتِ سلطانِ مدینہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

سرسبزیئے فردوس بھی صدقہ ہے اسی کا　　کیا خوب ہے یہ جنتِ سلطانِ مدینہ

خود روضۂ اقدس کی زیارت کو بُلایا
محمودؔ ہے کیا شفقتِ سُلطانِ مدینہ

حرم کا مسافر بسائے مدینہ

دو عالم کی قسمت جگائے مدینہ　　دو عالم کی زینت برائے مدینہ
بڑے کام آئی دُعائے مدینہ　　حرم کا مہاجر بسائے مدینہ
یوں ہی روح پھونکے ادائے مدینہ　　جئے جائیں جگ جگ فدائے مدینہ
جفاؤں پہ چھائی وفائے مدینہ　　حرم کا حرم ہے فدائے مدینہ
مرے کملی والے کے گیسو کُھلے ہیں　　معطر ہے یک سر فضائے مدینہ
کشش میری نظروں کی بڑھ جائے اتنی　　تصور میں کھنچ کھنچ کے آئے مدینہ
مرے کعبۂ دل کو ڈھانا سمجھ کر　　پڑی ہے یہاں بھی بنائے مدینہ
نہ دامن بھرا ہے نہ خالی ہے جھولی　　عجب شان کا ہے گدائے مدینہ
مری منزلوں کا محافظ خدا ہے　　رفیقِ سفر ہے وفائے مدینہ
دو عالم میں کیا کیا شگوفے کھلے ہیں　　بڑے رنگ لائی ادائے مدینہ
پڑی تہلکہ میں ہے اب کشتیٔ دل　　سنبھالیں اسے نا خدائے مدینہ
لحد میں پڑا چین سے سو رہا ہوں　　چلی آرہی ہے ہوائے مدینہ
حسینوں میں حُسنِ محمدؐ کو پایا　　اداؤں میں دیکھی ادائے مدینہ

فنا کو یہاں مرتبہ ہے بقا کا　　حیاتُ النبیؐ ہیں بقائے مدینہ
مسرت کے موتی لُٹاتا رہوں میں　　مجھے ہر گھڑی یاد آئے مدینہ
تری رحمتیں ساتھ دیں گی ابد تک　　ازل سے ہوں میں آشنائے مدینہ
پڑھا غنچے غنچے نے وحدت کا کلمہ　　حرم سے جو گزری صبائے مدینہ
سمائے نگاہوں میں روضے کی جالی　　مرے دل سے پھوٹے ضیائے مدینہ
مدینے کے ٹکڑوں سے پلتا رہوں میں　　یہی ہے صدائے گدائے مدینہ

صبا نعتِ محمودؔ پڑھتی چلی جا
تری منتظر ہے فضائے مدینہ

خدا جانے کس اوج پر ہے مدینہ

مداوائے قلب و جگر ہے مدینہ　　بڑا چارہ گر داد گر ہے مدینہ
ترے جلووں کا جلوہ گر ہے مدینہ　　تجلیِٔ خیر البشر ہے مدینہ
مری سانس میں جلوہ گر ہے مدینہ　　حضر ہے مدینہ سفر ہے مدینہ
بہشتوں میں سرگوشیاں ہو رہی ہیں　　خدا جانے کیسا نگر ہے مدینہ
مجھے سبز گنبد کا سایہ ہے جنت　　محبت کا میری ثمر ہے مدینہ
فرشتے ہیں کاندھوں کے ہر دم مودب　　ادھر ہے مدینہ اُدھر ہے مدینہ
خبر دے رہی ہے یہ معراج کی شب　　خدا جانے کس اوج پر ہے مدینہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

یہی حُسن بھی ہے یہی عشق بھی ہے نظر ہے مدینہ جگر ہے مدینہ
سرِ حشر مرقد سے کہتے اُٹھیں ہم کدھر ہے مدینہ کدھر ہے مدینہ
خدا دے سمائی تو سینے میں رکھ لوں مرے دل کو محبوب تر ہے مدینہ
دو عالم کی محمود رونق یہی ہے
تصور میں آٹھوں پہر ہے مدینہ

احمدِ مرسل سب سے اوّل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ

احمدِ مرسل سب سے اوّل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ فخرِ دو عالم نورِ مدلل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
پشت پہ لیکر مُہرِ نبوت آئے جہاں میں نبیوں کے افسر شافعِ محشر اشرف و اکمل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
شمعِ نبوت دافعِ ظلمت تاجِ رسالت معدنِ رحمت بعد خدا کے سب سے افضل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
عطرِ معطر نازشِ داور حُسن کے پیکر خلق کے رہبر ساقیٔ کوثر اکمل و اجمل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
مظہرِ وحدت بانیٔ اُلفت شافعِ اُمت حامیٔ ملت ہو گیا تم سے دین مکمل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
بارشِ رحمت رم جھم رم جھم یاد کسی کی ہر دم پیہم تشنہ دہن کی بھر گئی چھاگل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
آنکھوں نے اپنے بھر لئے کوزے دل نے بھی اپنے ہوش سنبھالے سَر کا جواُن کے حُسن کا آنچل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
غنچوں کے لب پر ذکر تمہارا پھولوں کے دل میں فکر تمہاری پڑھتے ہیں ہر دم جنگل جنگل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
ہر ذرّہ چراغِ طور بنا ہر گوشۂ دل پُر نور ہوا چمکی جواُن کے حُسن کی مشعل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
گیسو ورُخ پر نظریں ہیں ہر دم رات بھی اپنی دن بھی ہے اپنا شام و سحر کے دورِ مسلسل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ

زرد پڑی ہر شکلِ ضلالت مٹ گئی ساری کفر کی ظلمت نورِ نبیؐ سے بھر گیا جل تھل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
صورتِ حضرت آیتِ رحمت قلب کی زینت روح کی فرحت مصحفِ رُخ قرآنِ مکمل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
عشقِ نبیؐ کی آگ جو بھڑکی دل کے دھوئیں کی قسمت چمکی حوروں کی آنکھوں کا ہوا کاجل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
آپ کی اک اک جود و عطا کو آپ کی اک اک حُسنِ ادا کو کر لیا ہم نے دل میں مقفل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ
محمود محمدؐ جب آئے سب فتنۂ دنیا بیٹھ گئے
مٹ گئی ہر اک کفر کی ہلچل صلِّ علیٰ سُبحان اللہ

اے رحمتِ عالم رنجور ہے زمانہ

حق کی تجلیوں سے معمور ہے زمانہ حُسنِ محمدیؐ سے مسرور ہے زمانہ
ذرّے بھی چاند سورج بن کر چمک رہے ہیں آمد سے شاہِ دیں کے پُر نور ہے زمانہ
گلشن مہک رہے ہیں بُلبل چہک رہے ہیں رحمت برس رہی ہے مسرور ہے زمانہ
سب کفر کی ضلالت کافور ہو رہی ہے بخشش کے در کھلے ہیں مغفور ہے زمانہ
تاریکیوں میں روحیں بیدار ہو رہی ہیں ظلمت کے بھی پھرے دن پُر نور ہے زمانہ
تو ہی بسا ہوا ہے جس سمت دیکھتا ہوں جلووں سے تیرے پیارے معمور ہے زمانہ
پروانۂ رسالت قربان ہو رہے ہیں شمعِ محمدیؐ سے پُر نور ہے زمانہ
اے سرورِ دو عالم مختارِ کُل تمہیں ہو مجبور ہے خدائی مجبور ہے زمانہ
نزدیک ہوں میں اُن سے نزدیک ہیں وہ مجھ سے نزدیکیوں سے میری اب دور ہے زمانہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

زنجیرِ معصیت سے آزاد کیجئے اب
پھندے میں نفسِ بد کے محصور ہے زمانہ

ہو جائے پھر جہاں میں لُطف و کرم کی بارش
اے رحمتِ دو عالم رنجور ہے زمانہ

ظلم و ستم کی بدلی چھائی ہوئی ہے کیسی
اے عرش والے آجا دیجور ہے زمانہ

روضہ پہ اُن کے جاؤں پلکوں سے خاک جھاڑوں
میرے نصیب سے کیا وہ دور ہے زمانہ

سردار بننے والے سر دے رہے ہیں اپنا
محمودؔ راہِ حق میں منصور ہے زمانہ

اللہ کی رضا ہے نبیؐ کی رضا کے ساتھ

آغازِ نعتِ پاک ہے صلِّ علیٰ کے ساتھ
چلنے لگا قلم مرا نامِ خدا کے ساتھ

لپٹا رہوں میں دامنِ خیر الوریٰ کے ساتھ
ہو حشر میرا شافعِ روزِ جزا کے ساتھ

ہے جستجوئے خلق رضائے خدا کے ساتھ
اللہ کی رضا ہے نبیؐ کی رضا کے ساتھ

اے ناخدائے کشتیٔ اُمت بچائیے
بیڑا مرا گھِرا ہے بھنور میں بلا کے ساتھ

یارب ترے حبیب کا دیدار ہو نصیب
کرتا ہوں بند آنکھ میں اس التجا کے ساتھ

دنیا میں چار یار کی اُلفت کا دم بھروں
اور حشر بھی ہو میرا انھیں اتقیا کے ساتھ

تنہائیِ لحد کا مجھے کوئی غم نہیں
میں جا رہا ہوں اُلفتِ خیر الوریٰ کے ساتھ

زُلفیں نبیؐ کی میرے گلوگیر ہوگئیں
پیاری بلا کو رکھا ہے ناز و ادا کے ساتھ

قایم رہے یہاں سے وہاں تک یہ سلسلہ
میں ہوں تمہارے ساتھ تو تم ہو خدا کے ساتھ

آنکھوں میں دل میں رکھ لیا ایک ایک بال کو
اُلفت ہے مجھ کو آپؐ کی زُلفِ دوتا کے ساتھ

بخشش ہماری ہو تو شفاعت سے آپؐ کی
ہم قبر سے اُٹھیں تو شفیع الوریٰ کے ساتھ

میں کیا تھا تم نے کیا سے مجھے کیا بنادیا
ہے ابتدا بھی یاد مجھے انتہا کے ساتھ

دنیا و دیں کے غم سے ہم آزاد ہوگئے
اُلجھا جو دل رسولؐ کی زُلفِ دوتا کے ساتھ

اپنا بنا کے دونوں سے پیچھا چھڑائیے
میری نہ اب نبھےگی فنا و بقا کے ساتھ

محمودؔ کو فقط ہے یہی ایک آرزو
اُلفت ہو دل میں دل سے حبیبِؐ خدا کے ساتھ

شانِ کرم دکھاؤ خواجہ پیارے خواجہ

آنکھوں میں جگمگاؤ خواجہ پیارے خواجہ
جلوہ مجھے دکھاؤ خواجہ پیارے خواجہ

تم ہو نبیؐ کے پیارے تم ہو علیؓ کے پیارے
بگڑی میری بناؤ خواجہ پیارے خواجہ

زرغے میں مشرکوں کے اب تک گھرے ہوئے ہیں
امداد کو اب آؤ خواجہ پیارے خواجہ

اللہ کے ولی ہو تم ہند کے دھنی ہو
ظلم و ستم مٹاؤ خواجہ پیارے خواجہ

عزت گئی ہماری ایمان کی ہے باری
للہ اب بچاؤ خواجہ پیارے خواجہ

پنجے میں ظالموں کے جکڑے بُری طرح ہیں
آکر ہمیں چھڑاؤ خواجہ پیارے خواجہ

اچھے ہیں یا بُرے ہیں جیسے ہیں، ہیں تمہارے
شانِ کرم دکھاؤ خواجہ پیارے خواجہ

اُلفت کا درد دل میں پیدا جو ہو رہا ہے
اس درد کو بڑھاؤ خواجہ پیارے خواجہ

محمودؔ بُت شکن سا ہو جائے کوئی پیدا
دستِ دعا اُٹھاؤ خواجہ پیارے خواجہ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ردیف ی

آئینۂ وحدت ہے تنویرِ محمدؐ کی!

کیا پوچھتے ہو مجھ سے تفسیر محمدؐ کی — ہر آیتِ قرآں ہے تنویر محمدؐ کی

یٰسٓ کہیں آیا طٰہٰ کہیں فرمایا — قرآن سے ظاہر ہے توقیرِ محمدؐ کی

دیدار کی خواہش میں خالق نے بُلایا خود — چمکی ہے کہاں جاکر تقدیر محمدؐ کی

بے ساختہ کہہ اُٹھا دل صَلِّ علٰی میرا — آئی جو تصور میں تصویر محمدؐ کی

عرش و فلک و کرسی قدموں سے لگے آکر — معراج سے پوچھ اے دل توقیر محمدؐ کی

صورت میں محمدؐ کی یہ کس کی تجلی ہے — آئینۂ وحدت ہے تنویر محمدؐ کی

بُتخانے لگے گرنے بُت کرنے لگے سجدے — گھبراگئے سب سُن کر تقریر محمدؐ کی

معراج میں کیوں ان کو اللہ بلاتا پھر — کھنچ سکتی اگر اے دل تصویر محمدؐ کی

ہر ایک ثنا خواں ہے سرکارِ دو عالمؐ کا — پھیلی ہے خدائی میں تاثیر محمدؐ کی

جو چھانٹ دے عصیاں کو جو کاٹ دے ظلمت کو — ہے صاعقۂ رحمت شمشیر محمدؐ کی

آنکھوں میں ضیابن کر اور دل میں جِلا ہو کر — پھیلی ہے دو عالم میں تنویر محمدؐ کی

چھیڑو نہ میرے دل کو توڑو نہ میرے دل کو — اس شیشے میں پنہاں ہے تصویر محمدؐ کی

دوزخ میں نہ جائے گا دلگیر محمدؐ کا — ہر گلشنِ جنت ہے جاگیر محمدؐ کی

آتی ہے نظر مجھ کو کرتا ہوں تلاوت جب — قرآن کے حرفوں میں تنویر محمدؐ کی

ایمان کی بنیادیں قایم ہیں ہر اک دل میں — کعبے سے بھی اعلیٰ ہے تعمیر محمدؐ کی

کونین ہے حلقے میں اُس کا کُلِ پیچاں کے — جکڑے ہے دو عالم کو زنجیر محمدؐ کی

جو آپ کی خواہش ہے تقدیرِ الٰہی ہے — خالی نہ گئی کوئی تدبیر محمدؐ کی

خورشید بنا کوئی مہتاب بنا کوئی — چمکا گئی ذرّوں کو تنویر محمدؐ کی

خلاقِ دو عالم کے بعد آپ کا رُتبہ ہے — کیا پوچھتے ہو مجھ سے توقیر محمدؐ کی

محمودؔ کے مرقد کا ہر ذرّہ چمک اُٹھا
آئی جو نظر اُس کو تنویر محمدؐ کی

جس دل میں محبت نہیں یارانِ نبیؐ کی

کیا مدح کرے گا کوئی خاصانِ نبیؐ کی — تعریف خدا کرتا ہے یارانِ نبیؐ کی

ہوتا رہے ہر دم ہمیں دیدارِ محمدؐ — دیکھا کریں ہم صورتیں یارانِ نبیؐ کی

تاریکئ مرقد کا انھیں خوف و خطر کیا — جو لے کے چلے حسرتیں یارانِ نبیؐ کی

جلوے ہیں مرے سامنے خاصانِ خدا کے — محفل ہے میسر مجھے یارانِ نبیؐ کی

کیوں شیشۂ دل ہو نہ مرا قدر کے قابل — ہیں اس میں کھنچی صورتیں یارانِ نبیؐ کی

کرتا رہوں یارب میں سدا مدحِ صحابہؓ — اُلفت رہے دل میں مرے یارانِ نبیؐ کی

اُس دل میں نہ اُترے گا کبھی نورِ الٰہی — جس دل میں محبت نہیں یارانِ نبیؐ کی

انصاف کو جانے نہ دیا ہاتھ سے اپنے — تلواریں جو چمکیں کبھی یارانِ نبیؐ کی

محمودؔ وفاؤں کا کسی کی نہیں طالب — مجھ پر ہوں عنایات تو یارانِ نبیؐ کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہمیں بھی ہو زیارت یا خدا مکے مدینے کی

چلو اے زائرو کھاؤ ہوا مکے مدینے کی — نہ پاؤ گے کہیں بھی تم فضا مکے مدینے کی
ہے صدرشکِ جناں ٹھنڈی ہوا مکے مدینے کی — بہار جانفزا ہے ہر فضا مکے مدینے کی
دو عالم کی بہاریں ان کے دامن سے ہیں وابستہ — نرالی کیوں نہ ہو ہر اک ادا مکے مدینے کی
بہاریں آ کے اس کی راہ میں آنکھیں بچھاتی ہیں — نکل جاتی ہے جس جانب ہوا مکے مدینے کی
جو مانگا ہم نے وہ پایا یہاں سے بھی وہاں سے بھی — کبھی خالی نہیں جاتی دعا مکے مدینے کی
رسولؐ اللہ کے قدموں میں جینا اور مرنا ہے — ملی ہے ہم کو ورثے میں وفا مکے مدینے کی
قضا کو بھی یہاں کی زندگی پر رشک آتا ہے — حیاتِ جاودانی ہے بقا مکے مدینے کی
دو عالم اس حیا کے واسطے ہر دم ترستے ہیں — پڑی عثمان کے پلے حیا مکے مدینے کی
ابھی دنیا و دیں کی سُرخ روئی میرے ہاتھ آئے — اگر ملجائے تھوڑی سی حنا مکے مدینے کی
پسِ مُردن ہماری خاک کی قسمت چمک اُٹھی — اڑا لیجانے کو آئی صبا مکے مدینے کی
یہاں سے کیا نہیں پایا وہاں سے کیا نہیں پایا — بتاؤں میں کسی کو کیا عطا مکے مدینے کی
تمہیں چاہوں تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں — سراپا بن گیا ہوں میں ادا مکے مدینے کی
قیامت تک نہیں خطرہ اجل کی نیند کا مجھ کو — کہانی سن رہا ہوں میں پڑا مکے مدینے کی
یہاں بربادیاں ہرگز نہیں آباد ہو سکتیں — حفاظت کر رہا ہے خود خدا مکے مدینے کی
یہی دو چادریں رکھ لیں گی پردہ میرا محشر میں — نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑں گا ردا مکے مدینے کی

گناہوں کا مرض بھی دور کر دیتی ہے جو اے دل — بڑی اکسیر ہے اک اک دعا مکے مدینے کی
الٰہی جس کا ہر ذرہ ہے اک زیور محبت کا — مرے ہاتھ آگئی وہ کیمیا مکے مدینے کی
یہیں وہ ذاتِ واحد ہے یہیں ہے لامکاں کی حد — یہی ہے ابتدا و انتہا مکے مدینے کی
تری تقدیر کے چکر اسی چکر سے جائیں گے — لگائے جایوں ہی پھیری سدا مکے مدینے کی
ازل ہی سے یہ دو گھر تیری نظروں میں سمائے ہیں — ہمیں بھی ہو زیارت یا خدا مکے مدینے کی
مہک نے اس تمنا میں گلوں کا ساتھ چھوڑا ہے — اُڑا کر کاش لے جائے ہوا مکے مدینے کی
نہ چین آئے بغیر اسکے نہ چین آئے بغیر اُس کے — عجب تاثیر رکھتی ہے فضا مکے مدینے کی
حرم میں سر جھکا ہے دل پڑا ہے سبز گنبد میں — نمازیں ہو رہی ہیں یوں ادا مکے مدینے کی
مرے قلب و جگر کی آرزو اتنی تو بڑھ جائے — مری ہر سانس سے آئے صدا مکے مدینے کی
زمین و آسماں کیسے مکان و لامکاں کیسا — ظہورِ ہر دو عالم ہے بِنا مکے مدینے کی
ہوئے مکے میں پیدا اور رہے باغِ مدینہ میں — تمناؤں کو یوں پورا کیا مکے مدینے کی

مہ و خورشید بھی روشن ہیں جسکے نور سے محمودؔ
اُسی کے دم سے پھیلی ہے ضیا مکے مدینے کی

صورتیں چمکیں گی محشر میں ثناخوانوں کی

کون فریاد سُنے بے سرو سامانوں کی — یا نبیؐ کیجئے امداد پریشانوں کی
آئے جب ساقیِ کوثر کے قدم دُنیا میں — قدر بڑھنے لگی ٹوٹے ہوئے پیمانوں کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کس کی رحمت سے ہے ضوریز یہ دامانِ حجاز
چاندنی سے نہیں کم دھوپ بیابانوں کی

شمعِ توحید لئے کون حسیں آتا ہے
چھٹتی جاتی ہے سیاہی جو صنم خانوں کی

عرش سے کھنچ کے چلے آتے ہیں سُننے کو ملک
کیا کشش ہے ترے محبوبؐ کے افسانوں کی

دامنِ رحمتِ عالم سے یہ لپٹتے ہوں گے
شان یہ ہو گی وہاں آپ کے دیوانوں کی

گردنیں جبکہ ندامت سے جھکیں محشر میں
لاج رکھنی پڑی خالق کو پشیمانوں کی

ایک بار آپ نے کیا جلوہ دکھایا اپنا
ہمتیں اور بڑھادیں مرے ارمانوں کی

میری نظروں میں سمائی ہے مدینے کی بہار
مجھ کو بھاتی نہیں زینت چمنستانوں کی

آبِ کوثر سے وضو حشر میں کرتے ہوں گے
صورتیں چمکیں گی محشر میں ثنا خوانوں کی

مجھ کو صحرائے مدینہ کا بنادے مجنوں
خاک چھانا کروں طیبہ کے بیابانوں کی

دل کے جھرمٹ میں ہمیشہ رہیں چاروں خلفا
مجھ کو اُلفت رہے ان چار مسلمانوں کی

باغِ عالم میں جو اللہ کے محبوبؐ آئے
قسمتیں کھل گئیں بے دست و پریشانوں کی

مالکِ خُلدِ بریں کے جو یہاں آئے قدم
رونقیں بڑھ گئیں محمودؔ گلستانوں کی

فنا کے بعد بھی دل میں رہے گی آرزو باقی

نہ رہ جائے رسولؐ اللہ کوئی آرزو باقی
تمہارا نام ہو باقی تمہاری جستجو باقی

مرے ویرانہ دل میں رہا بس تو ہی تو باقی
نہ دل باقی نہ جاں باقی فقط ہے حق و ہو باقی

رہے گی تا دمِ آخر کسی کی جستجو باقی
فنا کے بعد بھی دل میں رہے گی آرزو باقی

بھٹکتا ہوں جدھر میں دونوں عالم ساتھ دیتے ہیں
خمارِ عشقِ احمد سے ہے میری آبرو باقی

خدا حافظ میرے دل کا خدا حافظ میرے دل کا
یہ آئینہ رہے گا کیونکر اُن کے روبرو باقی

الٰہی ہم کو پہنچادے تو ایسے عالم ہو میں
نہ رہ جائیں ہمارے سامنے یہ چار سو باقی

خدا کے سامنے شرمندہ ہوتا میں تو کیا ہوتا
زہے قسمت رہی عزت تمہارے روبرو باقی

ترا دیدار ہو ہر دم تیرا دیدار ہو پیہم
یہی بس ایک لے دے کر رہی ہے آرزو باقی

نگاہِ لُطف عاصی پر جو ہو جائے گی یا حضرتؐ
تو رہ جائے گی روزِ حشر اس کی آبرو باقی

نمازِ عشق میں ہر دم یہی رو رو کے کہتا ہوں
مری خاکِ تیمّم میں رہے شانِ وضو باقی

سما جائیں مرے قلب و جگر میں وہ لہو بن کر
مری اک اک رگِ جاں میں ہے اتنی آرزو باقی

رسولِ پاک کی نعتیں سُناتا ہی رہوں گا میں
زباں جب تک دہن میں ہے رہے گی گفتگو باقی

قیامت تک وہ پردے سے کبھی باہر نہ آئیں گے
قیامت تک رہے گی بس یہی اک آرزو باقی

جمالِ مصطفےٰؐ میں نور تیرا دیکھتا ہوں میں
رہے گا تا ابد حُسنِ تجلی ہو بہو باقی

گِرادوں خواہشِ کونین کو بھی اپنی نظروں سے
نہ رہ جائے سوا تیرے کسی کی جستجو باقی

بنالے تو ہمیں اپنا بنالیں ہم تجھے اپنا
یہ میں تو کی بھی رہ جائے نہ کوئی گفتگو باقی

دمِ آخر زباں پر ہو فقط کلمہ محمدؐ کا!
بس اب محمودؔ کے دل میں ہے اتنی آرزو باقی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جو کملی آپ کی محشر میں ختم المرسلیں آئی

اُدھر واعظ کے دل میں خواہشِ خلدِ بریں آئی
اِدھر میرے مقدر میں مدینے کی زمیں آئی

وہاں شاعر کے حصہ میں چناں آیا چنیں آئی
یہاں میرے نصیبے میں عقیدت کی زمیں آئی

یہ دنیا بھی وہ دنیا بھی یہ نعمت بھی وہ نعمت بھی
غرض ہر شے تمہارے ہی لئے یا شاہِ دیں آئی

مُداوا دردمندوں کا تمہیں ہو رحمتِ عالم
تمہاری ذات ہی بس حامی اندوہ گیں آئی

دمِ مشکل پکارا جب اغثنی یا رسولؐ اللہ
تسلی دل کو دینے آپ کی رحمت وہیں آئی

گنہگاروں کی نظریں بہرِ استقبال اُٹھتی ہیں
کہ محشر میں سوارئِ شفیع المذنبیں آئی

نہ اُٹھیں گے اُٹھائے حشر بھی سو بار اگر اُٹھ کر
جو قسمت سے ہمارے ہاتھ طیبہ کی زمیں آئی

ستارہ اُس کی قسمت کا سرِ عرشِ بریں چمکا
نظر جس جس کو صورت آپ کی ماہِ مبیں آئی

یقیں اللہ کا جتنا ہے اس سے بھی کہیں زائد
طبیعت آپ پر آئی ہماری بالیقیں آئی

دمِ آخر سرِ بالیں جو ختم المرسلیں آئے
قدم بوسی کو باہر جسم سے جانِ حزیں آئی

جہانِ دل سے رُخصت ہو گئے کون و مکاں دونوں
تمہاری یاد جس دم رحمۃ للعالمیں آئی

چراغِ طور روشن ہو گیا اُس کی نگاہوں میں
نظر جس جس کو محبوبِ دوعالم کی جبیں آئی

بہارِ جاودانی کی شگفتہ ہو گئیں کلیاں
ہماری روح جس دم سبز گنبد کے قریں آئی

مری پتھرائی آنکھوں میں دوبارہ نور پھر چمکا
نظر جس دم لحد میں آپؐ کی روشن جبیں آئی

یقیناً اوس پڑ جائے گی خورشیدِ قیامت پر
جو کملی آپ کی محشر میں ختم المرسلیں آئی

رسولؐ اللہ کے عاشق کو جنت کیا پسند آئے
پسند اللہ کو محمودؔ طیبہ کی زمیں آئی

رہیں سر سبز یارب پتیاں نخلِ محبت کی

جڑیں یوں کاٹ دیں سرکار نے نخلِ عداوت کی
کہ اپنے دشمنوں پر بھی نظر ڈالی محبت کی

رسولؐ اللہ کی جس نے اطاعت کی محبت کی
قسم اللہ کی اُس نے عبادت کی عبادت کی

چمکتی ہی رہے گی تا ابد قسمت اس اُمت کی
ضیا آدم کی پیشانی میں ہے رخسارِ حضرتؐ کی

رسولؐ اللہ کے روضے کی جس جس نے زیارت کی
سند دنیا میں حاصل ہو گئی اُس کو شفاعت کی

رہے دورِ خزاں سے دور اک اک شاخ اُلفت کی
رہیں سر سبز یارب پتیاں نخلِ محبت کی

کھلے ہیں گیسوئے سرور گھٹا چھائی ہے رحمت کی
عجب حالت ہوئی جاتی ہے خورشیدِ قیامت کی

کھلی رہتی ہیں میرے سامنے آیاتِ قرآنی
میسر ہے زیارت مصحفِ رُخسار حضرتؐ کی

محمدؐ مصطفیٰ کا چہرہ وہ آئینہ ہے جس میں
جھلک اللہ نے ہم کو دکھائی اپنی صورت کی

وظیفہ کیوں نہ ہو پیارا مجھے نامِ محمدؐ کا
مرے اللہ کو بھی قدر ہو گی اس عبادت کی

رسولؐ اللہ کو چاہو رسولؐ اللہ کو چاہو
یہیں پر ختم ہے اُلفت یہی ہے حد محبت کی

نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑوں گا رسولؐ اللہ کا دامن
قسم ہے رب العزت کی قسم ہے رب العزت کی

الٰہی ہستی مسلم سے پھر ہوں موج زن نہریں
صداقت کی عدالت کی سخاوت کی شجاعت کی

اغثنی یا رسولؐ اللہ اغثنی یا رسولؐ اللہ
دعا فرمایئے ہاں کیجئے امداد اُمت کی

مدینہ ہو کہ مکہ ہو کہ پاکستان و ہندوستاں
جہاں پہنچا وہیں سرکار نے میری حمایت کی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

پڑا ہوں لے کے آنکھوں میں تصور اُن کی زُلفوں کا — ہوائیں آ رہی ہیں قبر میں گلزارِ جنت کی
جھکائی پیشِ داور ہم نے جب گردن ندامت سے — خدائے پاک نے نازل اُسی دم اپنی رحمت کی
مدینے کی بہاروں نے وہاں بھی جان ڈالی ہے — ہلا کر دیکھ لو محمودؔ تم زنجیر جنت کی

گُلوں کی گود میں کیا رحمتِ پروردگار آئی

جو قسمت سے نبیؐ کی یاد دل میں بار بار آئی — زمینِ دل پہ گویا رحمتِ پروردگار آئی
نسیمِ جاں فزا جا کر یہ گلشن میں پکار آئی — نہالانِ چمن اُٹھو بہار آئی بہار آئی
مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو — ہوئی محبوبِ حق سلطانِ دیں کی جلوہ آرائی
نہ گھبراؤ چمن والو نہ گھبراؤ چمن والو! — بہار آئی بہار آئی بہارِ خوش گوار آئی
زہے قسمت پھرے دن بُلبلِ ناشاد کے بھی اب — گُلوں کی گود میں کیا رحمتِ پروردگار آئی
معطر ہوگئی محفل معنبر ہوگئی محفل — کہ گُلزارِ محمدؐ سے نسیمِ مشکبار آئی
ہزاروں جنتوں نے چار جانب سے مجھے گھیرا — تصور میں جو میرے سبز گنبد کی بہار آئی
بنا فردِ شفاعت ذرہ ذرہ میری تربت کا — سواری رحمتِ عالم کی کیا زیرِ مزار آئی
رسولؐ اللہ کا دیدار تھا میں تھا قیامت تھی — گھڑی دیدار کی اُن کے جو روزِ انتظار آئی
سنبھالے دل مرا مجھ کو کہ اب دل کو سنبھالوں میں — طبیعت آپؐ پر آئی مری بے اختیار آئی

خلیل اللہ کی محمودؔ ہوتی ہے دعا پوری!
بحمداللہ سواریٔ حبیبِ کردگار آئی

سببِ ظہورِ عالم ہے جمالِ مصطفائی

جو سمجھ میں اپنے آئی یہی ایک بات آئی — سببِ ظہورِ عالم ہے جمالِ مصطفائی
عجب آئینہ بنی ہے تری شانِ کبریائی — میں جدھر بھی دیکھتا ہوں ہے نبیؐ کی رونمائی
وہی صورتِ محمدؐ جو پسند تجھ کو آئی — مری آنکھ میں سمائی مرے قلب میں سمائی
کہیں شانِ کبریائی کہیں شانِ مصطفائیؐ — ہے عیاں ہر ایک شے سے وہی حُسنِ دل رُبائی
سرِ حشر دیکھتے ہی یہ پکار اُٹھی خدائی — وہ سواری اُن کی آئی وہ سواری اُن کی آئی
جو شفیعِ کُل کی رحمت غضبِ خدا پہ چھائی — مری مدتوں کی بگڑی اک اشارے میں بن آئی
ہے ظہورِ ہر دو عالم یہی نورِ مصطفائی — بخدا خدا نے ہر شے اِسی حسن سے سجائی
میری ایک جان لے لے مجھے لاکھ جان دیدے — میں نبیؐ کا ہوں فدائی میں نبیؐ کا ہوں فدائی
وہ ازل سے تا ابد اب رہیں پردے میں تو کیا ہے — سرِ عرش دیکھ آئی اُنھیں چشمِ مصطفائی
نہ اُٹھائیں گے جبیں ہم درِ دولتِ نبیؐ سے — بخدا خدا کے در تک اسی در سے ہے رسائی
میں غلام ہوں نبیؐ کا میں غلام ہوں نبیؐ کا — مری ٹھوکروں میں منعم ہے جہاں کی پادشائی
مجھے چاہیئے شفاعت تری رحمتِ دو عالم — وہ دھرا ہوا ہے تقویٰ یہ پڑی ہے پارسائی

جو اُلجھ کے رہ گیا دل ترے گیسوؤں میں محمودؔ
دو جہاں کی اُلجھنوں سے مجھے مل گئی رہائی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

وہی اے چاند مجھ کو بھی دکھادے چاندنی اپنی

بحمد اللہ ترے محبوبؐ سے ہے لو لگی اپنی — زہے قسمت کہاں سے ہے کہاں قسمت لڑی اپنی
رسولؐ اللہ یہی ہے بس تمنائے دلی اپنی — نچھاور آپ کے قدموں پہ کردوں زندگی اپنی
یہی ظلمت کدہ آخر بنا خلوت کدہ اُن کا — اسی دل میں نظر آتی ہے اُن کو روشنی اپنی
تصور سے جدا ہونے نہ دیں گے صورتِ مرشد — جو سچ پوچھو اسی سے ہے فقط دل بستگی اپنی
پلائے لاکھ کوئی شربتِ دیدار آنکھوں کو — مگر بڑھتی رہے گی تا ابد یہ تشنگی اپنی
منور کررہی تھی لامکاں کو جو شبِ اسریٰ — وہی اے چاند مجھ کو بھی دکھادے چاندنی اپنی
مبارک ہو تجھے اے حسنِ صدناز و ادا ہر دم — ہمیں تو عشق ہی میں کاٹنی ہے زندگی اپنی
محبت آپ کی لے کر خدا کے سامنے پہنچیں — رسولؐ اللہ یہی ہے التجائے آخری اپنی
ہمیں جس حال میں جس طرح جی چاہے جہاں رکھو — تمہاری یاد ہی میں کاٹنی ہے زندگی اپنی
نوازا ہم سے بندوں کو بھی اُس کی شانِ رحمت نے — بڑے کام آئی آخر حشر میں شرمندگی اپنی

تصور میں وہ آکر کھول جاتے ہیں گرہ دل کی
اسی سے ہے بڑی محمود اک دل بستگی اپنی

کیا سمجھ سکتا ہے انساں رفعت و شانِ علیؓ

عرش کو زینت خدا نے دی بہ عنوانِ علیؓ — کیا سمجھ سکتا ہے انساں رفعت شانِ علیؓ

ہنس رہا ہے کھل رہا ہے باغ و بستانِ علیؓ — کس قدر مست اور مگن ہیں عندلیبانِ علیؓ
دل علی کا بن گیا تفسیرِ عرفانِ علیؓ — ایک قرآنِ خدا ہے، ایک قرآنِ علیؓ
معرفت کے پھول چنتے ہیں اسی سے اہلِ دل — آج بھی ہر دل میں قائم ہے دبستانِ علیؓ
آپؐ نے جس کی سُنی اللہ نے اُس کی سُنی — از زمیں تا آسماں جاری ہے فرمانِ علیؓ
سینۂ شیرِ خدا آئینۂ توحید ہے — حق کے جلووں کو دکھا دیتا ہے عرفانِ علیؓ
لَحمُكَ لَحمِی ہے ارشادِ رسولِ کبریا — جان و ایماں ہے بصد آداب قربانِ علیؓ
دو جہاں کی شادیاں اس رخصتی پر ہیں نثار — دستِ بنتِ مصطفیٰ ہے اور دامانِ علیؓ
مرتبہ حسنین کا حُسنِ نظر سے دیکھئے — دونوں جانِ مصطفیٰ ہیں اور پھر جانِ علیؓ
ذرہ ذرہ دل کی مٹی کا تجلی زار ہے — کس قدر سرگرم ہے ہر آن فیضانِ علیؓ

خالقِ اکبر سے ہے محمود کی یہ التجا
قبر سے اُٹھوں تو اُٹھوں با غلامانِ علیؓ

ڈوبتوں کے سہارے ہمارے نبیؐ

سارے نبیوںؑ کے پیارے ہمارے نبیؐ — چشمِ حق بیں کے تارے ہمارے نبیؐ
رحمتِ حق کے دھارے ہمارے نبیؐ — ڈوبتوں کے سہارے ہمارے نبیؐ
فرش سے عرش تک کہہ رہے ہیں سبھی — ہیں محمدؐ ہمارے، ہمارے نبیؐ
سب نبی اپنی قوموں پہ چمکا کئے — زینتِ کُل ہمارے ہمارے نبیؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

دونوں عالم سجے نورِ محبوبؐ سے — نورِ حق کے سنوارے ہمارے نبیؐ
اے نکیرو ہٹو سامنے سے زرا — آرہے ہیں ہمارے ہمارے نبیؐ
چشمِ تر سے نہ آنسو گرے تھے ابھی — آئے آئے ہمارے ہمارے نبیؐ
اوس پڑ جائے گی گرمئِ حشر پر — آئیں گے جب ہمارے ہمارے نبیؐ

اللہ اللہ کیا شانِ محمودؔ ہے
ہیں خدا کے دُلارے ہمارے نبیؐ

سرکار بڑی بات ہے ہر بات تمہاری

دنیا کے بکھیڑوں میں سُنوں بات تمہاری — جلوت میں بھی خلوت رہے دن رات تمہاری
طائف سے کوئی پوچھے عنایات تمہاری — دشمن پہ بھی شفقت رہی دن رات تمہاری
اے صاحبِ معراج ہے کیابات تمہاری — اللہ سے ہوتی ہے ملاقات تمہاری
جس بات پہ تم اڑ گئے اللہ نے مانا — کیابات ہے کیابات ہے کیابات تمہاری
دامن بھی بھرو اور کہو جا تیرا بھلا ہو — اے صلِّ علیٰ خوب ہے خیرات تمہاری
خالی نہیں پھرتا ہے کوئی در سے تمہارے — کیا شان ہے اے قبلۂ حاجات تمہاری
کرتا رہوں قرآن کی ہر وقت تلاوت — صورت ہو مرے سامنے دن رات تمہاری
ایمان کی کہتا ہوں یہ ایمان ہے اپنا — اللہ کی قربت ہے ملاقات تمہاری
جو مزرعۂ عاصی کو بھی کر دیتی ہے سرسبز — اے رحمتِ عالم ہے وہ برسات تمہاری

کیا کیا نہ کیا تم نے اس اُمت پہ تصدق — بھولیں گے ابد تک نہ عنایات تمہاری
اللہ کی باتیں ہمیں دنیا میں سُنائیں — سرکار بڑی بات ہے ہر بات تمہاری
ہر حال میں اُمت کے لئے تم نے دعا کی — شفقت رہی رحمت رہی دن رات تمہاری
چاہو جسے کونین میں تم آبرو بخشو — محتاج نہیں پانی کی برسات تمہاری
دولھا ہو تمہیں حشر کے اے شافعِ محشر — نکلے گی بڑی دھوم سے بارات تمہاری
اے قبلۂ کونین یہ ایمان ہے اپنا — بنیادِ دو عالم ہے فقط ذات تمہاری
ہم جیسے گنہگاروں پہ یہ بارشِ رحمت — اے سرورِ دیں ہے یہ عنایات تمہاری
پیچھے نہ کسی سے رہی یہ اُمتِ عاصی — اللہ کے آگے وہ بنی بات تمہاری
لُوٹا کروں اللہ کے دیدار کی لذت — تصویرِ تصور میں ہو دن رات تمہاری

سچ کہتا ہوں محمودؔ خدا ہے مرا شاہد
اسلام کی رونق ہے یہ خدمات تمہاری

جو کملی محمدؐ کی آئی نہ ہوتی

مدد مصطفیٰؐ کی جو پائی نہ ہوتی — خدا تک کسی کی رسائی نہ ہوتی
عیاں اُن کی گر مصطفائی نہ ہوتی — تو ظاہر تری کبریائی نہ ہوتی
محمدؐ جہاں میں جو بھیجے نہ جاتے — خدا صرف ہوتا خدائی نہ ہوتی
بشر اشرف خلق ہوتا نہ ہرگز — بشر میں جو وہ ذات آئی نہ ہوتی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

بلندی تری معرفت کی نہ ملتی
جو خدمت میں گردن جھکائی نہ ہوتی

سیہ کار جاکر کہاں منہ چھپاتے
جو کملی محمدؐ کی آئی نہ ہوتی

سدا ظلمتوں میں بھٹکتے ہی رہتے
رہِ حق جو تم نے بتائی نہ ہوتی

نہ سُنتے اگر دستگیرِ دو عالم
کہیں بے کسوں کی رہائی نہ ہوتی

نہ یہ رنگ چڑھتا نہ یہ کیف ہوتا
مئے معرفت گر پلائی نہ ہوتی

جو روشن نہ ہوتی وہ شمعِ رسالت
کسی نے ضیا اُس کی پائی نہ ہوتی

نہ لکھتا اگر اس سے نامِ محمدؐ
تو روشن کبھی روشنائی نہ ہوتی

یہ آنکھیں بھلا تجھ کو کب دیکھ سکتیں
نظر اُن کی صورت جو آئی نہ ہوتی

ترا راستہ کیسے محمود پاتا
محمدؐ کی گر رہنمائی نہ ہوتی

آپؐ کی شان جو مخلوق میں یکتا دیکھی

جس کی آنکھوں نے ضیائے رُخِ زیبا دیکھی
اُس کی تنویر بھی تو نے شبِ اسریٰ دیکھی

جس نے چوکھٹ پہ محمدؐ کی رسائی چاہی
اوج پر ہم نے اُسی دل کی تمنا دیکھی

آنکھیں تلووں سے ملیں آکے جنابِ جبریلؑ
ہم نے وہ شان تری اے شہہِ بطحا دیکھی

شبِ معراج جو مہتابِ رسالت چمکا
بزم انجم سے سجی مسجدِ اقصیٰ دیکھی

منتخب آپ کو وحدت نے کیا اپنے لئے
آپ کی شان جو مخلوق میں یکتا دیکھی

عرشِ اعلیٰ کی رسائی بھی مدینے میں نہیں
تم نے جبریلؑ بڑی منزلِ اعلیٰ دیکھی

شبِ معراج عجب حُسن کے جلوے چمکے
چاندنی میں کھلی ہم نے شبِ اسریٰ دیکھی

احد احمدؐ کی ملاقات نے بخشا یہ شرف
ہم نے بھی سجدوں میں معراجِ معلّیٰ دیکھی

طور کو خاک کیا ایک جھلک نے جس کی
آپؐ نے عرش پہ وہ صورتِ زیبا دیکھی

گردِ پائے نبوی تاجِ سرِ عرش بنی
کس قدر اوج پہ خاکِ درِ بطحا دیکھی

آہ کونین کی فکروں سے کیا یوں آزاد
ہم جو دنیا میں پھنسے آپ نے عقبیٰ دیکھی

کیوں نہ اس دل کو میں اللہ کا پیارا سمجھوں
اُس نے چاہا تمہیں اللہ کی دیکھا دیکھی

پھول جنت کے ہوں مشتاق گنہگاروں کے
کیا عنایت تری معراج کے دولھا دیکھی

سایۂ گنبدِ خضریٰ میں ہمیں کیا نہ ملا
یہیں دنیا نظر آئی یہیں عقبیٰ دیکھی

زُلفِ پُرنور کا محمود تصور جو کیا
بند آنکھوں میں ضیائے شبِ اسریٰ دیکھی

میری بالیں پہ دمِ نزع جو آیا کوئی

دو گھڑی کے لئے دنیا میں کرے کیا کوئی
دل کو دیکھے کہ کرے اُن کا نظارا کوئی

چشمِ خورشید نے دیکھا نہیں ایسا کوئی
سارے عالم میں پھرا تم سا نہ پایا کوئی

خوف یہ ہے نہ دکھائے رُخِ زیبا کوئی
حشر میں حشر نہ کردے کہیں برپا کوئی

مجھ کو باقی نہ رہا جان کا کھٹکا کوئی
میری بالیں پہ دمِ نزع جو آیا کوئی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جاؤ گے جاؤ گے جنت میں ابھی جاؤ گے
مجھ کو دیتا ہے سرِ حشر سہارا کوئی

ہم تو مجبور ہیں دیدار کی طاقت ہی نہیں
تم دکھایا کرو دیکھا کرے جلوہ کوئی

کبھی چھپتے ہو کبھی سامنے آجاتے ہو
تم بتاؤ کہ یہ پردے میں ہے پردہ کوئی

دو جہاں نور سے معمور نظر آنے لگے
شبِ معراج سرِ عرش جو چمکا کوئی

تری رحمت سے نہ مایوس ہو انسان کبھی
خشک ہوتے کبھی دیکھا نہیں دریا کوئی

دیکھنے کے لئے اللہ بُلائے جس کو
میری آنکھوں نے تو دیکھا نہیں ایسا کوئی

اب تو للہ اُٹھا دو رُخِ روشن سے نقاب
دل میں دیدار کی لایا ہے تمنا کوئی

اپنی ٹھوکر کے اشارے سے مری کشتی کو
آکے منجدھار میں دیتا ہے سہارا کوئی

مری مٹی بھی ٹھکانے سے کبھی لگ جاتی
کاش تربت کی طرف ہو کے گزرتا کوئی

نیک نامی کبھی اُس کو نہیں حاصل ہوتی
عشقِ محبوبؐ میں جب تک نہ ہو رُسوا کوئی

خود تماشا ہے وہی خود ہی تماشائی ہے
اپنے ہی حُسن پہ محمودؔ ہے شیدا کوئی

میلادِ نبیؐ کی ہر محفل عنوانِ عبادت ہوتی ہے

میلادِ نبیؐ کی ہر محفل عنوانِ عبادت ہوتی ہے
ہر اہلِ محبت کو حاصل عرفان کی دولت ہوتی ہے

ہاں دین مکمل ہوتا ہے تحریکِ قیامت ہوتی ہے
سرکارِ دوعالم آتے ہیں تکمیلِ نبوت ہوتی ہے

توقیرِ رسالت بڑھتی ہے پُرنور ولادت ہوتی ہے
ان آخری ماہِ کامل سے تاروں کی بھی زینت ہوتی ہے

تپتی ہوئی دنیا پر آخر سرکار کی رحمت ہوتی ہے
جب دھوپ کی شدت بڑھتی ہے سائے کی ضرورت ہوتی ہے

زوّار کھڑے ہیں صف بستہ چلمن سے زیارت ہوتی ہے
اے گنبدِ خضریٰ تو ہی بتا اب کیسے عبادت ہوتی ہے

اصلاب مشرف ہوتے ہیں ارحام منور ہوتے ہیں
محبوبِؐ خدا کے آمد کی نبیوں کو بشارت ہوتی ہے

محبوبِؐ خدا یہ کون ہوا؟ معراج کا دولھا کون بنا؟
یہ کون جہاں میں آتا ہے، یہ کس کی ولادت ہوتی ہے

فاراں کی ضیائیں پھیل گئیں، ہر ذرہ چراغِ طور بنا
کعبے کا مقدر جاگ اُٹھا بیدار حقیقت ہوتی ہے

شیطان کے چھکے چھٹتے ہیں بت اوندھے زمیں پر گرتے ہیں
پُرنور زمانہ ہوتا ہے، کافور ضلالت ہوتی ہے

اس واسطے حضرت کا سایہ اُترا نہ زمیں پر اے ہمدم
سائے کے زمیں پر پڑنے سے توہینِ جلالت ہوتی ہے

انوارِ الٰہی سے جھولی بھر بھر کے بھکاری اُٹھتے ہیں
اس محفلِ اقدس میں ہر دم کیا بارشِ رحمت ہوتی ہے

یہ بزمِ محمدؐ ہے اے دل، جو اس میں ادب سے آتے ہیں
واللہ انہیں کے قدموں میں ہر نزہتِ جنت ہوتی ہے

کیوں دور رہوں اس محفل سے کیوں دور رہوں اس محفل سے
اللہ تو حاضر رہتا ہے بندوں کی بھی شرکت ہوتی ہے

سرکار کی محفل کے جلوے کیا چشمِ عدو کو آئیں نظر
وہ آنکھیں ہی ہاں کچھ دیکھتی ہیں جن میں کہ بصیرت ہوتی ہے

دیکھے تو کوئی سمجھے تو کوئی آئے تو کوئی اس محفل میں
اس محفلِ اقدس کی شرکت اسرارِ حقیقت ہوتی ہے

جینا بھی تمہارے سائے میں مرنا بھی تمہارے سائے میں
سرکار تمہارے سائے کی ہر لمحہ ضرورت ہوتی ہے

چلتی ہے شفاعت کی آندھی میدانِ قیامت میں جس دم
بخشش کی نہ ہو اُمید جسے اُس کی بھی شفاعت ہوتی ہے

جس وقت تصور میں ظاہر سرکار کے جلوے ہوتے ہیں
معلوم نہیں ہوتا ہوں کہاں اس دل کہ وہ حالت ہوتی ہے

یہ اور چمکتا جائے گا یہ اور سنورتا جائے گا
آئینہ ہو جس کا حُسن ترا وہ عشق کی صورت ہوتی ہے

مسعودِ جہاں، مقبولِ خدا وہ اُتنا ہی ہوتا ہے اے دل
محبوبِؐ دوعالم سے جس کو جتنی ہی محبت ہوتی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

چمکیں گے صحابہ چمکیں گے ہاں اور چمکتے جائیں گے جب چاند نظر سے اوجھل ہو تاروں کی ضرورت ہوتی ہے

مسجود ملائک ہوتا ہے، مقبولِ خلائق ہوتا ہے انسان کو دستِ قدرت سے کیا خوب ودیعت ہوتی ہے

تورات میں پڑھ، قرآن میں پڑھ، ایمان کے سب اوراق میں پڑھ

محمود نبیؐ کی اے محمودؔ اس شان سے مدحت ہوتی ہے

قریں جتنا مدینہ آرہا ہے

مدینے سے بُلاوا آرہا ہے مرا دل مجھ سے پہلے جارہا ہے

نظر کیا سبز گنبد آرہا ہے کہ دل کا رنگ بدلا جارہا ہے

زہے قسمت نبیؐ کی کاکلوں سے مرا دل ہے کہ اُلجھا جارہا ہے

نظر شوقِ نظر کو آج ہر سو مدینہ ہی مدینہ آرہا ہے

تعالی اللہ مدینے کا تصور بلندی پر ستارا آرہا ہے

اُسی کی چشم کا طالب ہے کعبہ مدینہ دیکھ کر جو آرہا ہے

نظر بڑھ بڑھ کے لیتی ہے بلائیں قریں جتنا مدینہ آرہا ہے

تمہاری دید کا ارمان لیکر درِ دولت پہ کوئی آرہا ہے

وہ دیکھو حاجیو پیرِ علی سے نظر کعبے کا کعبہ آرہا ہے

بڑی اُمید لیکر سَرورِ دیں مدینے میں گنہگار آرہا ہے

کوئی ارمان و حسرت میں ہے ڈوبا کوئی موجوں میں بڑھتا جارہا ہے

مرا دل بھی تو اپنے ساتھ لے جا مدینے کیوں اکیلا جارہا ہے

کوئی جاتا ہے دربارِ نبیؐ میں حرم میں کوئی تڑپا جارہا ہے

بُلائیں گے تجھے بھی سرورِ دیں دلِ محمودؔ کیوں گھبرا رہا ہے

جُدائی میں بھی نزدیکی ہے کتنی کہ نام اُن کا زباں پر آرہا ہے

سنبھل کر اے دلِ محمودؔ رہنا

محمدؐ کا مدینہ آرہا ہے

رسولؐ اللہ کی خدمت میں اے دل کیا نہیں آئے

کوئی سمجھا کہیں آئے کوئی سمجھا کہیں آئے تصور جس جگہ ہم نے کیا حضرت وہیں آئے

نہیں آئے نہیں آئے نہیں آئے نہیں آئے مگر آئے تو ہو کر رحمۃ للعالمیں آئے

زمین و آسمان جن و ملک عرشِ بریں آئے رسولؐ اللہ کی خدمت میں کون اے دل نہیں آئے

زمانے کے حسینوں کو ملاحت جس نے بخشی ہے زہے قسمت مرے حصے میں ایسے مہ جبیں آئے

نیاز و ناز کی رسمیں ہوئی تھیں اس لئے جاری اُٹھائے ناز جس کا خود خدا وہ نازنیں آئے

لکھے اوصاف اے محمودؔ حُسنِ مصطفیؐ کے جب

تو نعتِ پاک کے اشعار بھی کتنے حسین آئے

پڑے سجدے میں امت کے لئے خیر الوریٰ ہوں گے

سرِ محشر جِلو میں اصفیا و انبیا ہوں گے اور آگے آگے نوشاہِ دو عالم مصطفیٰ ہوں گے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کسی کا کون ہوگا ہوں گے جب اپنے بھی بیگانے
جو کام آئیں گے محشر میں وہ محبوبِ خدا ہوں گے

مئے اُلفت کے شیدائی پیاسے رہ نہیں سکتے
قسیمِ حوضِ کوثر شافعِ روزِ جزا ہوں گے

زمانہ بھر کی بگڑی بات بن جائے گی دم بھر میں
جنابِ رحمتِ کونین جب پیشِ خدا ہوں گے

یہ خورشیدِ قیامت رُخ کریگا اس طرف کیونکر
کہ میرے سامنے وہ صاحبِ زُلفِ دوتا ہوں گے

ہر اک مرسل کے لب پر نفسی نفسی ہوگا محشر میں
پڑے سجدے میں اُمت کے لئے خیر الوریٰ ہوں گے

ہمارا پیار کیا کیا رنگ لائے گا قیامت میں
جنہیں محبوب ہیں ہم وہ حبیبِ کبریا ہوں گے

یہاں جو آج گیسوئے محمدؐ کے ہیں سودائی
خدا جانے وہاں کل مول اُن کے کیا سے کیا ہوں گے

محبّ اور نا محبّ میں فرق یہ ہوگا سرِ محشر
یہ پیشِ مصطفیٰؐ ہوں گے وہ پیشِ کبریا ہوں گے

اُسی کی نیکیوں کا پلہ اونچا ہوگا محشر میں
کہ جس جانب ہمارے شافعِ روزِ جزا ہوں گے

اندھیری قبر بھی محمودؔ کی ہو جائے گی روشن
قدم رنجہ گھڑی بھر کو جو وہ بدر الدجیٰ ہوں گے

مدینے کی وہ بستی ہے مدینے کی وہ بستی ہے

جہاں اے دل تجلیٔ خدا ہر دم برستی ہے
مدینے کی وہ بستی ہے مدینے کی وہ بستی ہے

سیہ کاروں کو بھی جس نے چھپایا اپنی کملی میں
محمدؐ کی وہ ہستی ہے محمدؐ کی وہ ہستی ہے

شریعت کی طریقت کی حقیقت کی محبت کی
وہ کیفیت ہے کہ جس کے واسطے دنیا ترستی ہے

خدا کے دیکھنے والے رسول اللہؐ کو دیکھیں
نبیؐ کا جاننا پہچاننا ہی حق پرستی ہے

نگاہِ مردِ مومن دیکھتی ہے اُن بہاروں کو
کہ جن کے دیکھنے کو نرگسِ جنت ترستی ہے

کھلی ہے صاحبِ شق القمر کی چاندنی اس میں
مرے ٹوٹے ہوئے دل کی بڑی پُر نور بستی ہے

پڑی ہے جن کے قدموں میں زمانے کی شہنشاہی
غلامانِ محمدؐ کی بھی کیا سر تاج ہستی ہے

ملا کر ایک کر دوں گا میں حُسن و عشق کی کڑیاں
وہی کچھ کاٹ بھی کرتی ہے جو تلوار کستی ہے

بھرا بازار ہے کونین کا اور ایک دل اپنا
مگر اس کی نظر میں معرفت کی جنس سستی ہے

شرابِ معرفت کے دور صبح و شام چلتے ہیں
مہ و خورشید کے ساغر ہیں دل کی مہ پرستی ہے

اُٹھایا جس نے بیڑا ہم گنہگاروں کی بخشش کا
ہمارے شافعِ اعظم کی وہ محمودؔ ہستی ہے

بڑی پیاری مدینے کی زمیں معلوم ہوتی ہے

تصور کی گھڑی کتنی حسیں معلوم ہوتی ہے
جدائی میں تری صورت قریں معلوم ہوتی ہے

محبت کی بھی حد کوئی کہیں معلوم ہوتی ہے
نہیں معلوم ہوتی ہے نہیں معلوم ہوتی ہے

ہمیں صدر شکِ فردوسِ بریں معلوم ہوتی ہے
بڑی سر سبز طیبہ کی زمیں معلوم ہوتی ہے

چہک کر بلبلیں پھولوں کو سینے سے لگاتی ہیں
بسی اِن میں شمیمِ شاہِ دیں معلوم ہوتی ہے

بہشتیں آبسی ہیں کوچے کوچے میں مدینے کے
تجلیٔ الٰہی بھی یہیں معلوم ہوتی ہے

خلیلؑ اللہ کے حصے میں مکے کی زمیں آئی
مرے حصے میں طیبہ کی زمیں معلوم ہوتی ہے

ہمارے واسطے صدر احتِ فردوس اے رضواں
جہاں سرکار ہوتے ہیں وہیں معلوم ہوتی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کہیں رضواں بھی جنّت سے یہیں کچھ کرنہ آجائے — مدینے کی کشش خُلدِ بریں معلوم ہوتی ہے
ہمارے رحمتہ للعالمین کیا آئے دنیا میں — کہ رحمت سے بھری ساری زمیں معلوم ہوتی ہے
اُسی دل پر خدا کو بھی بہت ہی پیار آتا ہے — بھری جس دل میں حبِّ شاہِ دیں معلوم ہوتی ہے
ازل سے تاابد دل سے مرے باہر نہ نکلے گی — کسی کی یاد بھی پردہ نشیں معلوم ہوتی ہے
زرا کعبے کی نظروں سے کوئی دیکھے مدینے کو — یہاں کی ہر ادا کتنی حسیں معلوم ہوتی ہے
الٰہی اتنی وسعت دے اسے دل میں چھپالوں میں — بڑی پیاری مدینے کی زمیں معلوم ہوتی ہے
تجلّی بھی تجلّی گاہ بھی اے طالبِ کعبہ — جہاں سر رکھدیا ہم نے وہیں معلوم ہوتی ہے
الٰہی میری آنکھیں ڈھونڈتی ہیں جب تری صورت — شبیہِ مصطفیٰؐ دل میں مکیں معلوم ہوتی ہے

یہ نعتِ پاک ہے محمودؔ جیتے جی نہ چھوٹے گی
نکل کر دل سے پھر دل کے قریں معلوم ہوتی ہے

نظر روضۂ مصطفیٰؐ ڈھونڈتی ہے

نہ لعل و گہر کیمیا ڈھونڈھتی ہے — مری چشمِ تر جانے کیا ڈھونڈھتی ہے
مری آنکھ ہر پھر کے کیا ڈھونڈھتی ہے — ترا جلوۂ دل ربا ڈھونڈھتی ہے
ہوائیں مدینے کی چلتی ہیں دل میں — نظر روضۂ مصطفیٰؐ ڈھونڈھتی ہے
بزرگی یہ اُس رحمتِ حق نے بخشی — ہمیں رحمتِ کبریا ڈھونڈھتی ہے
گنہگار کی آنکھ محشر میں ہر سو — تمہیں کو شفیع الوریٰ ڈھونڈھتی ہے

خطا وار ہوں بھیجو اپنی عطا کو! — تمہاری عطا کو خطا ڈھونڈھتی ہے
حیاتِ ابد ملنے والی ہے مجھ کو — مری زندگی کو قضا ڈھونڈھتی ہے
مری روح سر گرم پرواز ہوکر — مدینے کی ٹھنڈی ہوا ڈھونڈھتی ہے
رُکے سنگِ اسود پہ میری نظر کیا — یہ سنگِ درِ مصطفیٰؐ ڈھونڈھتی ہے
قسم ہے خدا کی مشیت بھی ہر دم — محمدؐ تمہاری رضا ڈھونڈھتی ہے

لکھے جاؤ محمودؔ نعتِ نبیؐ تم!
سیاہی قلم کی ضیا ڈھونڈھتی ہے

مری ہر دعا وہ اثر ڈھونڈھتی ہے

نہ شہرت و شوکت نہ زر ڈھونڈھتی ہے — نظر آپؐ کی اک نظر ڈھونڈھتی ہے
جہاں ڈھونڈھتی ہے جدھر ڈھونڈھتی ہے — نظر تم کو خیر البشر ڈھونڈھتی ہے
حضوری میں جو سر بہ سجدہ تھی اکثر — جبیں پھر وہی سنگِ در ڈھونڈھتی ہے
جو تھا سینۂ یارِ غارِ نبیؐ میں! — نظر پھر وہ سوزِ جگر ڈھونڈھتی ہے
دُرِ اشک جس نے تصدق کئے تھے — اُسی چشمِ تر کو نظر ڈھونڈھتی ہے
مری روح کی بے قراری نہ پوچھو — مدینے کو آٹھوں پہر ڈھونڈھتی ہے
بُلانے کا جس سے اشارہ ہوا تھا — نظر ہاں وہی پھر نظر ڈھونڈھتی ہے
چلی آئے خود کھنچ کے قدموں میں جنت — مری ہر دعا وہ اثر ڈھونڈھتی ہے
نظر کعبۂ دِل کی محمودؔ ہر دم — مدینے کے دیوار و در ڈھونڈھتی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

پایا ہے خدا کو بھی اقرارِ محمدؐ سے

روشن ہیں مری آنکھیں دیدارِ محمدؐ سے ۔ دل میرا چمک اُٹھا انوارِ محمدؐ سے
ایمان کی تکمیلیں ہوتیں نہ کبھی اے دل ۔ پایا ہے خدا کو بھی اقرارِ محمدؐ سے
واللہ چمک اُٹھا رُخ صبحِ سعادت کا ۔ رخسارِ محمدؐ سے انوارِ محمدؐ سے
اس باغ میں جو کچھ ہے جنت میں کہاں رضواں ۔ پھر کیوں میں چلا آؤں گلزارِ محمدؐ سے
دنیا بھی چمک اُٹھی عقبیٰ بھی بنی اے دل ۔ رفتارِ محمدؐ سے گفتارِ محمدؐ سے
مدت سے جو مخفی تھا قدرت کے خزانے میں ۔ وہ حُسن ہوا ظاہر رخسارِ محمدؐ سے
جینا بھی یہیں اچھا مرنا بھی یہیں اچھا ۔ کیوں آ کے کوئی جائے دربارِ محمدؐ سے
ایک ایک صنم خانہ بنتا ہے خدا خانہ ۔ توحید کا گھر چمکا انوارِ محمدؐ سے
کونین کی نعمت سے بھر لیتے ہیں ہم جھولی ۔ ملتا نہیں کیا اے دل سرکارِ محمدؐ سے
دیدارِ الٰہی کے سب لُطف اُٹھاتا ہوں ۔ دیدارِ محمدؐ سے دیدارِ محمدؐ سے
سائل ہو کہ داتا ہو کافر ہو کہ مومن ہو ۔ خالی نہ پھرا کوئی دربارِ محمدؐ سے
ایک ایک کلی کھل کر پڑھتی ہے ترا کلمہ ۔ آتی ہیں ہوائیں جب گلزارِ محمدؐ سے

محمودؔ ایازی کا رُتبہ مرے ہاتھ آیا
دربارِ محمدؐ سے سرکارِ محمدؐ سے

عیدِ معراج النبیؐ کی کیا مبارک شام ہے

عاشقِ سرکار ہوں آٹھوں پہر یہ کام ہے ۔ یا محمدؐ یا محمدؐ کا زباں پر نام ہے
روز و شب گیسو و رُخ کا ہے تصور موجزن ۔ اللہ اللہ کس قدر پُر کیف صبح و شام ہے
اُن کی آمد کی خبر ہر سانس دیتی ہے مجھے ۔ دل مرا بے چین ہے تو روح کو آرام ہے
پہلے میں طالب تھا اُن کا اب وہ طالب ہیں مرے ۔ میری ہستی کا عجب آغاز ہے انجام ہے
عنبری زُلفوں سے اُٹھتی ہیں گھٹائیں جھوم کر ۔ عیدِ معراج النبیؐ کی کیا مبارک شام ہے
آنکھیں تلووں سے ملیں روح الامیں معراج میں ۔ اللہ اللہ کس قدر سرکار کا اکرام ہے
خاص طالب سے کوئی جاتا ہے ملنے کے لئے ۔ شش جہت میں ہر طرف اِک خاص لُطفِ عام ہے
کھل اُٹھی معراج کی شب مٹ گئیں سب ظلمتیں ۔ فرش سے تا عرش روشن نیرِ اسلام ہے
ہوتی ہے معراج ہر مومن کو دن میں پانچ بار ۔ یہ طفیلِ صاحبِ معراج کیا انعام ہے
آج بھی اللہ اکبر کی صدائیں ہیں بلند ۔ یہ رسولِ پاکؐ کا محمودؔ فیض عام ہے
میں نہ اُٹھوں گا اُٹھائے حشر بھی اُٹھ کر اگر ۔ سایۂ دیوارِ طیبہ میں بڑا آرام ہے
عرشِ اعظم پر بھی روشن ہو رہا ہے اُس کا نام ۔ عشق میں محبوبؐ کے محمودؔ جو بدنام ہے

ہر بات ہے حضورؐ کی قرآں لئے ہوئے

بزمِ نبیؐ ہے جلوۂ عرفاں لئے ہوئے ۔ سامانِ مغفرت ہیں ثنا خواں لئے ہوئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

اِترا رہا ہے خُلد کو رضواں لئے ہوئے
دل باغ باغ ہے ترا ارماں لئے ہوئے

آنکھیں مری ہیں جلوۂ عرفاں لئے ہوئے
دل ہے محبتِ شہہِ ذیشاں لئے ہوئے

نورِ ازل ہے حُسن کے ساماں لئے ہوئے
مٹی کا ایک دل بھی ہے انساں لئے ہوئے

عاصی ہوں پھر بھی آیا ہوں اس شان سے کریم
تجھ پر ترے حبیبؐ پر ایماں لئے ہوئے

مجھ کو اُٹھا نہ شورِ قیامت ذرا ٹھہر!
آنکھوں میں ہوں میں صورتِ جاناں لئے ہوئے

شانِ سکندری بھی ہے محوِ رُخِ جمال
آئینے آئے دیدۂ حیراں لئے ہوئے

کِھل کِھل کے دے رہی ہے سبق لَا اِلٰہَ کا
طیبہ کی ہر کلی ہے دبستاں لئے ہوئے

اے عاصیو وہ رحمتِ کونین آگئے
تپتی ہوئی زمیں پہ گلستاں لئے ہوئے

دیوانۂ نبیؐ ہے یہ خورشیدِ حشر بھی
آیا ہے تار تار گریباں لئے ہوئے

عشقِ رسولِؐ پاک کے قربان جایئے
کیا دولتِ خدا ہے یہ انساں لئے ہوئے

آنکھوں کو دیکھ لو مری اے منکر و نکیر
میں ہوں کسی کی دید کا ارماں لئے ہوئے

دیوانۂ رسولؐ کی اللہ رے بہار
دورِ خزاں میں ہے یہ گلستاں لئے ہوئے

یہ آبلے جو پاؤں میں ہیں بے سبب نہیں
سوکھی زباں ہے خارِ بیاباں لئے ہوئے

کہنا جو آپ کا ہے وہ کہنا خدا کا ہے
ہر بات ہے حضورؐ کی قرآں لئے ہوئے

صدقہ ہے یہ جنابِ رسالت مآبؐ کا
نامِ خدا ہے دل میں مسلماں لئے ہوئے

حُلّے بہشت کے مجھے سرکار سے ملیں
آیا ہوں در پہ جیب و گریباں لئے ہوئے

اس کے لئے نہ چھوڑوں گا میں اپنا بوریہ
دنیا کھڑی ہے تختِ سلیماں لئے ہوئے

ریشِ سیاہ میں ہے یوں چہرہ رسولؐ کا
ہو جیسے کوئی رحل پہ قُرآں لئے ہوئے

یوں تو ہزار تارے کِھلے اور چھپ گئے
میرا قمر ہے جلوۂ یزداں لئے ہوئے

ہر دم بنا رہا ہوں کھڑا لاکھ لاکھ طور
آنکھوں میں اپنی منظرِ فاراں لئے ہوئے

اُلجھن مِٹا رہے ہیں گنہگار کی حضورؐ
شانوں پہ اپنی زُلف پریشاں لئے ہوئے

صدقہ ہے یہ حضورؐ کے حُسنِ ملیح کا
ایک ایک زخمِ دل ہے نمکداں لئے ہوئے

وہ آرہی ہے دیکھ لو اُمت حبیب کی
دامن میں اپنے خلد کے ساماں لئے ہوئے

مٹی کے چند ذرّوں کی اللہ رے یہ شان
محمودؔ ہیں یہ صورتِ یزداں لئے ہوئے

خطا پر بھی ہر دم عطا ہو رہی ہے

نظر آپ کی مجھ پہ کیا ہو رہی ہے
مرے دردِ دل کی دوا ہو رہی ہے

درود آپ پر بھیجیں سب اہلِ محفل
کہ نعتِ حبیبؐ خدا ہو رہی ہے

نظارہ ہے بزمِ نبیؐ میں نبیؐ کا
منوّر یہاں کی فضا ہو رہی ہے

ہمیں آپ قدموں میں اپنے بلا لیں
یہی آپؐ سے التجا ہو رہی ہے

رسولؐ خدا کی کریمی نہ پوچھو
بدوں پر بھی ہر دم عطا ہر رہی ہے

جھکا جارہا ہوں درِ مصطفٰےؐ پر
قضا عمر بھر کی ادا ہو رہی ہے

مرے دل میں وہ جلوہ گر ہو رہے ہیں
مرے آئینے کی جلا ہر رہی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

اِدھر بھی اشارہ ہو چشمِ کرم کا
یہی دل سے پیہم صدا ہو رہی ہے

مریضِ محبّت کی حالت نہ پوچھو
مرض بڑھ رہا ہے شفا ہو رہی ہے

تصدّق محمدؐ پہ محمودؔ ہر دم
فنا ہو رہی ہے بقا ہو رہی ہے

ہر طرف مدحِ رسولِؐ دوسرا ہوتی ہے

آپؐ کے ذکر سے اس دل کی جلا ہوتی ہے
آپؐ کی دید سے نرگس کو شفا ہوتی ہے

میری جاں ایسے مسیحا پہ فنا ہوتی ہے
کیا فنا ہے کہ فنا میں بھی بقا ہوتی ہے

یہ صفت اُن کو محمدؐ سے عطا ہوتی ہے
پوچھو عثمانؓ سے کیا چیز حیا ہوتی ہے

شبِ معراج دکھادیتی ہے وحدت تیری
فرش سے تا بہ فلک ایک ضیا ہوتی ہے

آپ کی ذات ہے سر سبزیٔ عالم کا سبب
سرخ رو آپؐ کے قدموں میں حنا ہوتی ہے

سوکھے پتے کی طرح اُڑتا ہے دل عارف کا
تیز جب وادیٔ عرفاں کی ہوا ہوتی ہے

جتنا چھیڑوگے اسے اور بھڑک اُٹھے گی
کہیں یہ دل کی لگی دل سے جدا ہوتی ہے

لبِ کونین پہ ہے ذکرِ حبیبِ دو جہاں
ہر طرف مدحِ رسولِؐ دوسرا ہوتی ہے

سایہ ہیں یہ قدِ بے سایہ کے چاروں اصحاب
ان کے سائے میں حقیقت کی ضیا ہوتی ہے

عین بتخانے میں پڑتی ہے بنا کعبے کی
دل مں توحید تری جلوہ نما ہوتی ہے

قل ھواللہ احد پڑھتی ہے کونین کی سانس
کسی رخ کی چلے بس ایک ہوا ہوتی ہے

سر میرا آپؐ کے قدموں پہ جھکا ہے محمودؔ
زندگی بھر کی قضا آج ادا ہوتی ہے

درِ احمدؐ کی غلامی نے بنایا محمودؔ
کیا غلاموں پہ یہ محمودؔ عطا ہوتی ہے

جب تک نہ مدینے کا گُلزار نظر آئے

حلقے میں رسولوں کے سرکار نظر آئے
جھرمٹ میں صحابہ کے بس چار نظر آئے

دنیا کی ہر اک شے سے بیزار نظر آئے
دیوانے محمدؐ کے ہشیار نظر آئے

سرکار کے متوالے بیدار نظر آئے
توحید و رسالت سے سرشار نظر آئے

اک بار جو حضرت کے رخسار نظر آئے
اب دل کی یہ حسرت ہے سو بار نظر آئے

شمشیرِ محبت نے وہ آنکھ نئی بخشی!
جو زخم لگا دل پر سرکار نظر آئے

ساقی کی نگاہوں کا ادنیٰ یہ کرشمہ ہے
جو پیشِ نظر آئے سرشار نظر آئے

جنت میں نہ جائیں گے جنت میں نہ جائیں گے
جب تک نہ مدینے کا گلزار نظر آئے

سب عابد و زاہد تو جنت کو ہوئے رُخصت
لپٹے ترے دامن سے ناچار نظر آئے

دل بن گیا مے خانہ آنکھیں ہوئیں پیمانہ
کعبے سے مدینے تک مے خوار نظر آئے

کونین کی ہر زینت کھنچ آئی نگاہوں میں
جس دم کہ تصور میں سرکار نظر آئے

رضواں تری جنت سے بڑھکر مری آنکھوں کو
گُلزارِ مدینہ کے سب خار نظر آئے

دیوانے کا رشتہ ہے اس گنبدِ خضریٰ سے
جس گل پہ نظر ڈالی سرکار نظر آئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

شاداب دلِ مسلم ہو جائے الٰہی پھر
یارب تری رحمت کی بوچھار نظر آئے

پھر بازوئے حیدر کی قوت ہو عطا یارب
قبضے میں مجاہد کے تلوار نظر آئے

خیبر شکن اب آؤ اسلام کی نصرت کو
نرغہ کئے ہر جانب کفار نظر آئے

اُکھڑی ہوئی سانسوں سے آوازِ مدد آئی
فوراً ہی سرِ بالیں سرکار نظر آئے

اُس جانِ مسیحا کی آنکھوں میں زہے قسمت
ہم جب بھی نظر آئے بیمار نظر آئے

آئینۂ عالم میں جس سمت نظر ڈالی
سرکار نظر آئے سرکار نظر آئے

اُس رحمتِ عالم کا اعجاز ہے یہ محمودؔ
تسبیح کے رشتے میں زنار نظر آئے

کتنی مضبوط محبت کی بنا ہوتی ہے

آپ کی یاد بھی اک موج ادا ہوتی ہے
بحرِ ہستی میں قیامت سی بپا ہوتی ہے

کملی سلطانِ دو عالم کی جو وا ہوتی ہے
روح خورشیدِ قیامت کی فنا ہوتی ہے

بے قراری دلِ عاشق کی دوا ہوتی ہے
جتنی بے چینی ہو اتنی ہی شفا ہوتی ہے

مرضِ عشقِ محمدؐ ہے مسیحا میرا
درد بڑھتا ہے تو راحت بھی سوا ہوتی ہے

قابَ قوسین کے نزدیک جھکادیتی ہے سر
اوج پر کتنی مری آہ رسا ہوتی ہے

اس قدر ہے مری دم ساز محبت ان کی
ایک ساعت بھی نہیں دل سے جدا ہوتی ہے

لاکھوں خورشید لگا لیتے ہیں سینے سے اسے
ذرۂ خاک پہ جب تیری عطا ہوتی ہے

نقش کونین کے مٹتے نظر آتے ہیں مجھے
سامنے جب تری تصویرِ وفا ہوتی ہے

اُن کے ابرو کے اشارے پہ جبینیں خم ہیں
ہر قضا تیغ کے سائے میں ادا ہوتی ہے

کفر کے دل میں جگہ پاتا ہے نورِ ایماں
عین بتخانے میں کعبہ کی بنا ہوتی ہے

کانٹے کانٹے پہ نظر آتے ہیں جنت کے چمن
جب بیابانوں میں طیبہ کی ہوا ہوتی ہے

کیوں نہ اپنالوں تجھے دونوں سے پیچھا چھوٹے
نہ فنا ہوتی ہے اپنی نہ بقا ہوتی ہے

چاندنی کھلتی ہے فردوس کے گلزاروں میں
جب پڑی دوش پہ وہ زُلفِ دوتا ہوتی ہے

تجھ کو ہر پہلو سے اے گنبدِ خضریٰ دیکھا
روح پرور تری ایک ایک ادا ہوتی ہے

مکہ ہل جائے مدینے کو نہ جنبش ہوگی
کتنی مضبوط محبت کی بنا ہوتی ہے

اور بھی جوشِ جنوں بڑھتا ہے دیوانوں کا
جب بہاروں پہ مدینے کی فضا ہوتی ہے

گرم کردیتی ہے پہلو میں دلوں کو محمودؔ
ٹھنڈی ٹھنڈی جو مدینہ کی ہوا ہوتی ہے

آنکھوں میں مدینہ بس جائے دل گنبدِ خضریٰ ہو جائے

اللہ کا پیارا ہو جائے مخلوق کا پیارا ہو جائے
واللہ خدائی اس کی ہو جو دل سے تمہارا ہو جائے

گر بزمِ تصور میں اُن کا اک بار نظارا ہو جائے
آنکھوں میں مدینہ بس جائے دل گنبدِ خضریٰ ہو جائے

اتنا تو کرم ہو جلووں کا دل محوِ تماشا ہو جائے
جس سمت نگاہیں اُٹھ جائیں دیدار تمہارا ہو جائے

یہ قطرۂ دل یہ خونِ جگر صہبائے مدینہ ہو جائے
ایک ایک نظر ان آنکھوں کی مخمورِ نظارا ہو جائے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

دنیا بھی ہو اس کے قدموں میں عقبیٰ بھی ہو اس کے قدموں میں — اے ماہِ عرب اے فخرِ عجم جو آپ کے در کا ہو جائے
بیداری کی لہریں پھر اُمڈیں تقدیرِ اُمم پھر جاگ اُٹھے — گر آپ کی چشمِ رحمت کا اک بار اشارا ہو جائے
بس رحمتِ کُل کی اُلفت سے لاریبَ خدا بھی ملتا ہے — کہدے یہ موحد سے کوئی محبوبؐ خدا کا ہو جائے
اتنی تو محبت بڑھ جائے اتنا تو اثر ہو اُلفت میں — وہ دل میں ہمارے آجائیں دل عرشِ معلّٰی ہو جائے
انمول محبت ہے اُن کی انمول محبت ہے اُن کی — رضواں تری جنت کے بدلے کس طرح یہ سودا ہو جائے
قدموں میں سمٹ کر آجائے منزل کی طنابیں کھنچ جائیں — گر اُن کے بُلانے کا مجھ کو ادنیٰ سا اشارا ہو جائے
لے دے کے یہی اک حسرت ہے لے دے کے یہی اک حسرت ہے — سرکار بُلالیں قدموں میں پوری یہ تمنا ہو جائے
تو نے جو مجھے آنکھیں دی ہیں اتنی تو انھیں بینائی دے — میں دیکھ لوں اُن کو ایک نظر دنیا سے کنارا ہو جائے

محمودؔ دعا محمود سے ہے محمود ہماری عقبیٰ ہو
محمود کے ہم سب ہو جائیں محمود ہمارا ہو جائے

ایسی دولت نہ ہم لُٹائیں گے

برق پر برق وہ گرائیں گے — ناز پر ناز ہم اُٹھائیں گے
خاک میں وہ ہمیں ملائیں گے — خاک کو آسماں بنائیں گے
دل بھی اُن کا ہے جان بھی اُن کی ہے — کس کو آخر وہ آزمائیں گے
ہم نہ چھوڑیں گے تا ابد تم کو — لاکھ روٹھو گے ہم منائیں گے
آپ چمکیں گے میرے ہی دل میں — ایسی ظلمت کہیں نہ پائیں گے

حُسن کو کس لئے کریں رُسوا — ایسی دولت نہ ہم لُٹائیں گے
سات پردوں میں چھپنے والے کو — سات پردوں میں ہم چھپائیں گے
عشق کے راز کھل نہیں سکتے — تم سنو گے نہ ہم سنائیں گے
کل سرِ حشر بھی اُٹھا کے نقاب — سامنے آپ کیا نہ آئیں گے
دیکھ کر میں بھی تم کو ہنس دوں گا — میرے آنسو بھی مسکرائیں گے
آنکھوں آنکھوں میں چھپ کے بیٹھے ہو — آئینہ ہم تمہیں بنائیں گے
روٹھ جائیں گے زندگی سے ہم — گر نہ اس دل میں تجھ کو پائیں گے
تیرے ہی در کی لے کے مٹھی خاک — ایک دل اور ہم بنائیں گے
میری ہر سانس میں مرے ہمدم — آپ جائیں گے آپ آئیں گے
کوئی بھی جب نہ کام آئے گا — آپ ہی میرے کام آئیں گے
بخدا ہے مرا یقیں محکم — آپ بگڑی میری بنائیں گے
آپ تشریف دل میں لائیں تو — آنکھیں قدموں میں ہم بچھائیں گے
یہ نکیرین بھی تماشا ہیں — اُن کی صورت مجھے دکھائیں گے
ان کی صورت تو ہے مرے دل میں — ساتھ آئے ہیں ساتھ جائیں گے
لاکھ دوزخ کی آگ اے مالک — تو لگائے گا وہ بجھائیں گے
میرے جرم و خطا کو ہر ساعت — تو لکھائے گا یہ مٹائیں گے
حشر میں عاصیوں کو اے محمودؔ — اپنی کملی میں وہ چھپائیں گے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

خاک چھانیں ہوسِ زر میں دفینے والے

مئے دیدار تری میرے مدینے والے / آنکھوں آنکھوں میں پئے جاتے ہیں پینے والے
خاک چھانیں ہوسِ زر میں دفینے والے / میں غنی ہوں تری دولت سے مدینے والے
ناخدا اپنا خدا اپنا سمندر اپنا / نعتیں پڑھتے چلے جاتے ہیں سفینے والے
شیشہ جھک جھک کے یہ کہتا رہا پیمانے سے / خوب جی بھر کے پئے جام مرے پینے والے
ایک دل ہے جسے میں نذر کئے دیتا ہوں / کچھ نہیں اور مرے پاس مدینے والے
سنتِ حکمِ الٰہی سے نہ منہ موڑ اپنا / موت کا حق بھی ادا کر مرے جینے والے
اُنکا ہر تیرِ نظر حُسنِ جگر بنتا ہے / اس لئے سینہ سپر رہتے ہیں سینے والے
ہم سے مجبوروں کا کونین میں ہے بیڑا پار / دونوں ساحل کے ہیں مختار مدینے والے
خطِ پیمانہ دکھاتا ہے ہمیں اے ساقی / ایسی مئے اور پئیں ناپ کے پینے والے
نگہِ لُطف محمدؐ ہے بڑے کام کی چیز / زخم دل سیتے ہیں اس تار سے سینے والے
بڑھ گئی اگلے صحیفوں کی بھی زینت جس سے / آپ پر اُترا وہ قرآن مدینے والے
غیر کے سامنے کیوں دامنِ دل پھیلاؤں! / میرے سرکار ہیں رحمت کے خزینے والے
وہ ادب پیش کیا آپ نے اُمی لقبی / جھک گئے سارے زمانے کے قرینے والے
کیفیت بار ہے مرشد کی نظر شام و سحر / ڈٹ کے بے جام و سبو پیتے ہیں پینے والے
دل بھی قرآن پڑھے آنکھیں بھی قرآن پڑھیں / تیری صورت ہو تصور میں مدینے والے

حشر تک موت کھڑی پڑھتی رہے صلِّ علیٰ / میری بالیں پہ جو آجائیں مدینے والے
دائمی زیست کی جانب جب اُٹھاتے ہیں قدم / موت کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں جینے والے
میرے اُمی لقبی نے جو دکھایا قرآن / تھام کر رہ گئے دل سارے سفینے والے
کون کہہ سکتا ہے کیا حشر ہمارا ہوتا / اپنی قسمت میں نہ ہوتے جو مدینے والے
جو جھکا آپ کے قدموں میں ہوا مالا مال / خاک میں مل گئے دنیا کے دفینے والے
کیا نظر آگیا کیا دیکھ لیا شیشے میں / کس لئے مرتا ہے تو اے مرے جینے والے
دار پر دیکھ کے منصور کو بولی یہ قضا / اس طرح مر کے جیا کرتے ہیں جینے والے
حد سے بڑھنے نہیں دیتے ہیں قدم دیوانے / چڑھتے ہیں زینہ بہ زینہ ترے زینے والے
جس نے چمکا دیا کونین کو اپنی ضو سے / وہ مدینے کا نگینہ ہے نگینے والے
عرش کے سائے میں سب عابد و زاہد ہوں گے / ہمکو کملی میں جگہ دیں گے مدینے والے
نسل در نسل مہکتی رہی اولاد تمام / نور کا عطر ہے کیا خوب مدینے والے
کشتیٔ نوح کو جب پار لگایا تو نے / غرق ہو جائیں گے کیا تیرے سفینے والے
شاعرِ خشک مجھے داد نہیں دیتے نہ دیں / منہ مرا سی نہیں سکتے ہیں یہ سینے والے
کچھ بگڑتا نہیں محسود کا لیکن محمودؔ / اپنی ہی آگ میں خود جلتے ہیں کینے والے

پار لگ جائیں گے اُلفت کے سفینے والے

ڈوب کر تیرے تصور میں مدینے والے / عرش پر جاکر اُبھرتے ہیں سفینے والے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہاں زرا کردیں اشارا جو مدینے والے — پار لگ جائیں دو عالم کے سفینے والے
دل میں اللہ کا اور لب پہ محمدؐ کا نام — دو ہی کھیوے میں ہوئے پار سفینے والے
دیکھ کر اُمتِ عاصی کو کہا رحمت نے — ہیں یہ سب میرے محمدؐ کے سفینے والے
ناخدائے دو جہاں کا جو کرم ہوجائے — نکلیں کونین کے طوفاں سے سفینے والے
آخر آخر تری رحمت کو ترس آہی گیا — ڈوبتے ڈوبتے اُبھرے تو سفینے والے
ایک اک حرف سے روشن ہے تجلیِ خدا — تیرا قرآن پڑھیں کیوں نہ سفینے والے
دامنِ پنجتنِ پاک ہے جب ہاتھوں میں — پار لگ جائیں گے اُلفت کے سفینے والے
آپ کا نام لیا اور اُٹھایا لنگر — گزرے گردابِ دوعالم سے سفینے والے
بحرِ محشر نہ دکھا جوش تو اتنا ہم کو — آگئے دیکھ وہ رحمت کے سفینے والے
کبھی خطرے میں نہیں لاتے یہ طوفانوں کو — موج میں رہتے ہیں اُلفت کے سفینے والے

علم سینہ جو ملا ہم کو محمدؐ سے ملا
یوں تو محمودؔ بہت آئے سفینے والے

درِ رسولؐ کا مجھ کو ایاز رہنے دے

درِ رسولؐ پہ بندہ نواز رہنے دے — مری جبیں کو تو وقفِ نیاز رہنے دے
یہ اہتمامِ صد انداز و ناز رہنے دے — اسی طرح سے ہر اک سوز و ساز رہنے دے
فرشتہ بن گیا تو آدمی سے اے زاہد — خدا کے سامنے ایسی نماز رہنے دے

اسی میں عینِ حقیقت کا سوز ہے پنہاں — الٰہی شعلۂ عشقِ مجاز رہنے دے
ترے حبیبؐ کی اُلفت نے دی ہے اس کو جلا — اس آئینے کو یوں ہی شیشہ ساز رہنے دے
میں کھنچ رہا ہوں دیارِ حبیب کی جانب — کشش کو اپنی تو راہِ حجاز رہنے دے
اس آئینے میں نظر آرہی ہے صورتِ دل — نگاہِ ناز کو تو یوں ہی باز رہنے دے
شرابِ حُسن سے اے محتسب نہ روک ہمیں — خدا کے واسطے کچھ تو جواز رہنے دے
تری نگاہ کی گردش سے ہم نکل نہ سکیں — اسی بھنور میں ہمارا جہاز رہنے دے

تری جناب میں بس ہے یہی دعا محمودؔ
درِ رسولؐ کا مجھ کو ایاز رہنے دے

ہے جیتی جاگتی اِک انجمن زمیں کے تلے

ہیں محوِ خواب حسینؓ و حسنؓ زمیں کے تلے — عرب کے چاند ہیں جلوہ فگن زمیں کے تلے
تو ایک خلد پر اترا رہا ہے اے رضواں — کھلے ہوئے ہیں ہزاروں چمن زمیں کے تلے
لحد میں اپنی جو تنہائی سے میں گھبرایا — ہوئے انیس مرے پنجتن زمیں کے تلے
ہوائے خلد چلی آرہی ہے جھونکوں سے — پڑا ہوں چین سے تانے کفن زمیں کے تلے
سکوں میں پا گیا منھ موڑتے ہی دنیا سے — رہا نہ کوئی بھی رنج و محن زمیں کے تلے
اُٹھا رہا ہے تو اُٹھ اُٹھ کے شورِ محشر کیوں — ابھی ہوئے نہیں میلے کفن زمیں کے تلے
خدا کے بندے ہیں قرآن کی تلاوت میں — ہے جیتی جاگتی اِک انجمن زمیں کے تلے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

وہ سامنے ہوں مرے میں ہوں سامنے انکے　　الٰہی یوں ہی رہے دل مگن زمیں کے تلے
رسولِ پاک کے قدموں سے جگمگا اُٹھی　　مری نگاہ کی اک اک کرن زمیں کے تلے
ہزار ہاتھ ہیں رحمت کے اک مرا تن ہے　　مرا کفن ہے شکن در شکن زمیں کے تلے
بنے گی قبر جو سائے میں سبز گنبد کے　　تو سر سے آئے گا چرخ کہن زمیں کے تلے
سمک سے اوجِ فلک تک ہے چاندنی پھیلی　　خدا کا چاند ہے جلوہ فگن زمیں کے تلے
ہمارے ساتھ ہیں اعمال نیک کے زیور　　بنے گی قبر ہماری دُلھن زمیں کے تلے
ترِ زمیں بھی مدینے کی جستجو نہ گئی　　ہمارا جسم رہا گامزن زمیں کے تلے
جنھیں تھی بار زمانے میں پھول کی پتی　　دبے پڑے ہیں وہ نازک بدن زمیں کے تلے

ادب سے آؤ یہاں فاتحہ پڑھو محمودؔ
سکوت و یاس کی ہے انجمن زمیں کے تلے

راز تیرے نہ آشکار ہوئے

تیری قدرت کے رازدار ہوئے　　مفت میں ہم گنہگار ہوئے
تیری نظروں کے ہم پہ وار ہوئے　　تیری اُلفت کے ہم شکار ہوئے
نہ تو ہم گُل ہوئے نہ خار ہوئے　　اک نئے رنگ کی بہار ہوئے
پھول تھے باغِ قدس کے تیرے　　دوشِ دنیا پہ آکے بار ہوئے
عشق کی داستاں نہ ختم ہوئی　　سب ورق دل کے داغ دار ہوئے

بھید سارے جہان کے کھولے　　راز تیرے نہ آشکار ہوئے
تیری رحمت نے ہاتھوں ہاتھ لیا　　جب گنہگار شرمسار ہوئے
سر پہ ہیں مصطفیٰؐ کی نعلینیں　　شکر ہے ہم بھی تاج دار ہوئے
تیری رحمت نے بھر دیا دامن　　بیٹھے بیٹھے جو اشک بار ہوئے
جن سے چھوٹا حضورؐ کا دامن　　دو جہاں میں ذلیل و خوار ہوئے
چار ہی حرف ہیں محمدؐ کے　　کیا محمدؐ کے چار یار ہوئے

اُن کی آمد سنی جو اے محمودؔ
ہمہ تن چشمِ انتظار ہوئے

ذکرِ حبیبؐ کم نہیں وصلِ حبیبؐ سے

بس التجا جو ہے تو یہی ہے مجیبؐ سے　　ناخوش ترا حبیبؐ نہ ہو مجھ غریب سے
وہ دن بھی دور ہو نہ ہمارے نصیب سے　　روضہ رسولِؐ پاک کا دیکھیں قریب سے
معراج میں غرض تھی یہ وصلِ حبیبؐ سے　　میں اُس کو اور وہ مجھے دیکھے قریب سے
چوما قدم حضورؐ کا کتنے قریب سے　　عرشِ علیٰ کو فخر ملا کیا نصیب سے
ستّر ہزار پردے سب اک بار اُٹھ گئے　　ممکن نہ تھا حجاب حبیبؐ لبیب سے
جاؤں گا میں کہیں نہ مدینے کو چھوڑ کر　　بہتر ہے کیا بہشت دیارِ حبیبؐ سے
دنیا کے ہر مرض سے ہمیں مل گئی نجات　　نسخہ لکھا کے لائے تم ایسے طبیب سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

سینے میں حُسن و عشق کی ہیں نعمتیں بھری	کیا کیا ملا نہ ہم کو محبّ و حبیب سے
کرتا رہوں میں شکر کے سجدے تمام عمر	ہاتھ آئے گر زمینِ مدینہ نصیب سے
اے دل تو بے قرار ہے ہجرِ نبیؐ میں کیوں	ذکرِ حبیبؐ کم نہیں وصلِ حبیبؐ سے
نعتِ نبیؐ میں اب تو چلانے لگا قلم
محمودؔ کم نہیں تو کسی خوش نصیب سے

کیا دیارِ نبیؐ کی عظمت ہے

دل مرا اور تری محبت ہے	اللہ اللہ کیا یہ دولت ہے
کیا مدینے کی شان و شوکت ہے	ذرہ ذرہ یہاں کا رحمت ہے
آ مدینے کی سیر کر رضواں	اسی جنت سے تیری جنت ہے
عرش والے جھکے ہیں اس جانب	کیا دیارِ نبیؐ کی عظمت ہے
تیرے لاکھوں فرشتے گھیرے ہیں	اور مٹی کی ایک تربت ہے
ایک پردے میں ایک پیشِ نظر	یہ بھی صورت ہے وہ بھی صورت ہے
تو ہی آنکھوں میں اور تو ہی دل میں	تیری جلوت ہے تیری خلوت ہے
ایک ہی حُسن کے ہیں سب جلوے	عین کثرت ہی تری وحدت ہے
آپ میرے ہیں آپ کا ہوں میں	اللہ اللہ کیا یہ نسبت ہے
نہیں درکار دولتِ دارین	بس مجھے آپؐ کی ضرورت ہے

اہلِ دل کے سوا ہے کس کو خبر	جو مرے دل کی آج حالت ہے
اس پہ روشن ہے شمعِ عرفانی	تودۂ خاک کی یہ عظمت ہے
تیرے جلوے ہیں میری آنکھوں میں	آئینہ دل میں تیری صورت ہے
طور لرزاں کلیم ہیں خاموش	دیکھ کیا دل کی آج حالت ہے
آنکھیں دنیا سے پھیرتا ہوں میں	سارے جھگڑوں سے آج فرصت ہے
میری تیری بھی ایک صورت ہو	کوئی ایسی بھی اور صورت ہے
اس لگاوٹ کو میں سمجھتا ہوں	مجھ کو تیرے نبیؐ سے نسبت ہے
ان کو کعبہ کہوں کہ بت خانہ	میری آنکھوں میں ان کی صورت ہے
شاعرانہ نہیں کلام مرا	حمدِ باری ہے نعت حضرت ہے
بس ادب کا مقام ہے محمودؔ
یہ درِ دولتِ رسالت ہے

یہ تیری عنایت ہے کہ رُخ تیرا اِدھر ہے

کیا خوب یہ آئینہ مرے پیشِ نظر ہے	دیدار کی جو شکل اِدھر ہے وہ اُدھر ہے
پیارے کا جو پیارا ہے اسے کس کا ضرر ہے	اُمت ترے محبوبؐ کی بے خوف و خطر ہے
آئینۂ توحید یہ ہستئ بشر ہے	واقف دو جہاں سے ہے جسے اپنی خبر ہے
معلوم نہیں کون اِدھر کون اُدھر ہے	تو ہی نظر آتا ہے جدھر اپنی نظر ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہر پھیرے میں لاتی ہے خبر کون ومکاں کی
اس واسطے ہر سانس میری زیر و زبر ہے

جو یاد سے خالی ہے تری حُسنِ دو عالم
دل میں نہ وہ دل ہے نہ جگر میں وہ جگر ہے

کھنچکر تو چلا آتا ہے ہر تارِ نظر میں
اللہ رے کیا دیکھنے والوں کی نظر ہے

پھل میری محبت کا ہے گُلزارِ مدینہ
زاہد تری جنت تو ریاضت کا ثمر ہے

آنکھوں سے لگاتے ہیں یہ طیبہ کی زمیں کو
صد شکر کہ دیوانوں کو اتنی تو خبر ہے

رگ رگ میں لہو بن کے تمہیں دوڑ رہے ہو
ہر موجِ نفس میں بھی تمہارا ہی گزر ہے

بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں ہم شوقِ وفا میں
معلوم نہیں آج کدھر اپنا سفر ہے

دیدار کے قابل تو نہ تھیں میری نگاہیں
یہ تیری عنایت ہے کہ رُخ تیرا ادھر ہے

واللہ بڑائی ہے تری شان کے شایاں
جو دیکھتے ہیں تجھ کو بڑی اُن کی نظر ہے

کونین کی آنکھوں کا بناجاتا ہوں تارا
محمؔود ترے حال پہ؟ یہ کس کی نظر ہے

نگاہِ شافعِ محشر جدھر ہے

خدا کا گھر مرے پیشِ نظر ہے
مگر دل کی نظر جانے کدھر ہے

عجب حُسنِ ملیحی کا اثر ہے
نمکداں آج ہر داغِ جگر ہے

قسم ہے رحمتِ حق بھی اُدھر ہے
نگاہِ شافعِ محشر جدھر ہے

تری صورت ہے اور میری نظر ہے
شگفتہ آج ہر داغِ جگر ہے

دلِ انساں تجھے بھی کچھ خبر ہے
خدا کی یاد میں ہر بحر و بر ہے

بتِ کافر کدھر تیری نظر ہے
ترے پہلو میں پتھر کا جگر ہے

چلو طیبہ میں دیکھو شانِ کعبہ
وہاں کعبے کا کعبہ جلوہ گر ہے

ہلا کر رکھدیا عرشِ بریں کو
دلِ پُر درد میں بھی کیا اثر ہے

سنبھل کر آفتابِ روزِ محشر
نگاہِ صاحبِ شق القمر ہے

گنہگاروں کو ڈھونڈھے تیری رحمت
یہ فیضِ سیدِ خیر البشر ہے

نہ لگنے پائے اس کو ٹھیس ہر گز
دلِ مومن کسی کی رہ گزر ہے

ہمیں کرتا ہے رُخصت سوئے طیبہ
بڑا محمؔود کعبے کا جگر ہے

مرے نبیؐ کا مدینہ بھی کیا مدینہ ہے

یہ کون جانے کہ جینے کا کیا قرینہ ہے
نبیؐ کے عشق میں مر مر کے مجھ کو جینا ہے

نبیؐ کے نور سے معمور میرا سینہ ہے
مرے جگر میں نہاں عرش کا نگینہ ہے

یہ سینہ کیا ہے کہ وحدت کا اک خزینہ ہے
اسی میں عرش ہے کعبہ ہے اور مدینہ ہے

دلِ حزیں مرا اُلفت میں اُن کی ڈوب گیا
غریقِ بحرِ محبت مرا سفینا ہے

مزا تو آئے گا پینے کا حوضِ کوثر پر
رسولؐ پاک کے ہاتھوں سے جاکے پینا ہے

کیا ہے جس نے معطر ہر ایک گلشن کو
وہ میرے سرورِ کونین کا پسینا ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ملک ادب سے یہاں سر جھکائے آتے ہیں — مدینہ کیا ہے کہ عرشِ بریں کا زینہ ہے
بہارِ خلد تصدق ہے سبز گنبد پر — مرے نبیؐ کا مدینہ بھی کیا مدینہ ہے
زبانِ دل سے درود و سلام کیوں نہ پڑھیں — رسولِ پاکؐ کی آمد کا یہ مہینا ہے

جہاں پہ رحمتِ حق روز و شب برستی ہے
مرے رسول کا محمود وہ مدینہ ہے

محمدؐ کی صورت میں حق جلوہ گر ہے

درِ مصطفیٰؐ پہ جھکائے جو سر ہے — مقدر اُسی کا بڑے اوج پر ہے
عجب آئینہ میرے پیشِ نظر ہے — جو صورت اِدھر ہے وہ صورت اُدھر ہے
دو عالم میں یہ شانِ خیر البشر ہے — ابھی فرش پر اور ابھی عرش پر ہے
نگاہِ حقیقت سے دیکھے تو کوئی — محمدؐ کی صورت میں حق جلوہ گر ہے
تمہیں جس نے دیکھا تمہیں جس نے چاہا — ہماری نظر میں وہ اہلِ نظر ہے
دکھائے گی ہم کو یہی حق کا جلوہ — محبت نبیؐ کی بڑی کارگر ہے
دو عالم کے ہر وار لیں گے اسی پر — نبیؐ کی محبت ہماری سپر ہے
فلک سے سمک تک شجر سے حجر تک — سلام آپ پر آپ کی آل پر ہے
اسی سمت اللہ کی رحمتیں ہیں — ہمارے نبیؐ کی شفاعت جدھر ہے
رسولوںؐ میں یوں جلوہ گر ہیں محمدؐ — کہ جس طرح تاروں میں روشن قمر ہے

بسا ہے نگاہوں میں جلوہ کسی کا — کہ ڈوبی ہوئی نور میں ہر نظر ہے
نگاہیں جھکی جا رہی ہیں ادب سے — تصور میں یہ کون پیشِ نظر ہے
کوئی داد دے یا نہ دے یا الٰہی — مجھے ذکرِ محبوب محبوب تر ہے

کوئی دل میں دیکھے کوئی آئینے میں
کہ محمود یہ اپنی اپنی نظر ہے

رسولِ پاکؐ کی صورت مثالِ بے مثالی ہے

سواری گلشنِ دنیا میں کس کی آنے والی ہے — کھلے جاتے ہیں گل اور وجد میں ایک ایک ڈالی ہے
لُٹا دے دو جہاں ہم لوٹ لیں سرکارِ عالی ہے — ترے دامن میں دولت ہے ہمارا ہاتھ خالی ہے
رسولِ پاک کی صورت مثالِ بے مثالی ہے — خدا نے خاص اپنے نور کے سانچے میں ڈھالی ہے
مرا ہر اُستخوانِ سینہ نورِ لا یزالی ہے — یہ سینہ کیا ہے گویا روضۂ انور کی جالی ہے
خطا بھی ہے عطا بھی ہے کہیں دوزخ کہیں جنت — کہیں شانِ جمالی ہے کہیں رعبِ جلالی ہے
دلِ پُر جوش کے کوزے میں گم کتنے سمندر ہیں — اسی میں موجزن بحرِ جلالی و جمالی ہے
نبیؐ کی خاکِ پا سے چشمِ اعمیٰ ہو گئیں روشن — شرف پاتا ہے ہر ذرہ یہ اچھی پائمالی ہے
خدا نے میری ہر مشکل کو آساں کر دیا فوراً — زباں سے یا محمدؐ کی صدا جس دم نکالی ہے
یہ دنیا کس لئے پیاری نہ ہو اے صانعِ مطلق — نگاہیں جس طرف اُٹھتی ہیں تیری خوش جمالی ہے
عیاں ہے ذرے ذرے سے انھیں کے نور کا جلوہ — جمالِ مصطفیٰؐ سے کون شے دنیا میں خالی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جو دیکھا شیشۂ دل کو تو یہ جوہر کھلے مجھ پر — کہ اس آئینۂ قدرت میں نورِ ذوالجلالی ہے
نبی کی شان میں محمودؔ نعتِ پاک پڑھتا ہوں
یہی تعریف ارفع ہے یہی دربارِ عالی ہے

شافعِ حشر کا ابھی حشر میں انتظار ہے

آتش و آب و خاک ہے باد ہے یا بہار ہے — ہجرِ رسولؐ پاک میں جو ہے وہ بے قرار ہے
سینے میں جو لئے ہوئے اُلفتِ چار یار ہے — اس پہ رسول مہرباں اس سے خدا کو پیار ہے
دل بھی وہ دل کہ جس پہ تھا دارومدارِ زندگی — وہ بھی تو آپ کا ہے اب آپ کو اختیار ہے
صرف اسی لئے مری آنکھیں کھلی ہیں بعدِ مرگ — اُن کی نگاہِ ناز کا پھر مجھے انتظار ہے
حق سے ملا جو آپ کو آپ نے دیدیا انھیں — رونقِ معرفت سے پُر سینۂ یارِ غار ہے
مرأتِ کبریا نما مصحفِ رُخ ہے آپؐ کا — جلوہ رسولؐ پاک کا جلوۂ کردگار ہے
کرتے ہیں جبرئیلؑ عرض تلووں سے مَل کے اپنی آنکھ — چلیئے کہ لامکاں میں آج آپؐ کا انتظار ہے
رُسل کے خدا سے آئے ہیں راحتیں ساتھ لائے ہیں — روح کو بھی سکون ہے قلب کو بھی قرار ہے
بخششِ کردگار میں دیر ہے صرف اس لئے — شافعِ حشر کا ابھی حشر میں انتظار ہے
رونقِ فرش بھی یہی، زینتِ عرش بھی یہی
محمودؔ انھیں کے حُسن کی چاروں طرف بہار ہے

دھوپ ڈھلتی ہے رات آنی ہے

یہ جہاں اک جہانِ فانی ہے — چند ساعت کی زندگانی ہے
ہاں بُڑھاپا ہے یا جوانی ہے — آپ کے عشق کی کہانی ہے
چین پائے نہ دل محبت میں — ہاں یہی عیش و کامرانی ہے
جو مٹا آپؐ کی محبت میں — زندگی اُس کی جاودانی ہے
کس کو اپنا کہوں میں دنیا میں — جو بھی شے ہے وہ آنی جانی ہے
نفسِ چند کا بھروسہ کیا — سانس آتی ہے زندگانی ہے
آہ کے ساتھ ختم ہونا ہے — دو ہی حرفوں کی یہ کہانی ہے
عمر کم ہورہی ہے شام و سحر — دھوپ ڈھلتی ہے رات آنی ہے
دیکھ کر غرق شرمِ عصیاں میں — آگ دوزخ کی پانی پانی ہے
خواہشِ نفس چھوڑدے محمودؔ
گر ہوائے بہشت کھانی ہے

مدینہ بسانے کو جی چاہتا ہے

نگاہیں ملانے کو جی چاہتا ہے — یہی تیر کھانے کو جی چاہتا ہے
چراغِ محبت کیا جس نے روشن — اُدھر لو لگانے کو جی چاہتا ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

پُر ارمان دل اُن پہ قربان کر دوں | بھرا گھر لٹانے کو جی چاہتا ہے
خطا کار بندے کی ہستی تو دیکھو | خدا کے منانے کو جی چاہتا ہے
یہ دریائے رحمت یہ اُلفت کی لہریں | مرا ڈوب جانے کو جی چاہتا ہے
فنا ہو کے شاید بقا ہو گی حاصل | جو ہستی مٹانے کو جی چاہتا ہے
مرا اب تو دنیا میں لگتا نہیں دل | مدینہ بسانے کو جی چاہتا ہے
مدینے کا گلشن نہ چھوٹے الٰہی | یہیں چہچہانے کو جی چاہتا ہے
الٰہی میرے دل کو دے اور وسعت | محبت بڑھانے کو جی چاہتا ہے
مجھے اپنی رحمت سے سرمہ بنادے | نظر میں سمانے کو جی چاہتا ہے
تجھے آتشِ عشقِ احمدؐ میں اے دل | ہمیشہ جلانے کو جی چاہتا ہے
گرا جارہا ہوں مٹا جارہا ہوں | مگر غم اُٹھانے کو جی چاہتا ہے
جو ہجرِ نبیؐ میں ٹپکتے ہیں آنسو | وہ موتی لٹانے کو جی چاہتا ہے
جہاں نقشِ پائے نبیؐ دیکھتا ہوں | وہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے
ادھر دل پہ گرتی ہے برق مسلسل | اُدھر مسکرانے کو جی چاہتا ہے
محبت سے دیتے ہیں ساغر پہ ساغر | جب اُن کا پلانے کو جی چاہتا ہے

سما جاؤ محمود نظروں میں اُن کی
اگر جگمگانے کو جی چاہتا ہے

تمہیں نے اُمتِ عاصی خدا سے بخشوائی ہے

محمدؐ مصطفیٰ کی ذات نورِ کبریائی ہے | محمدؐ مصطفیٰ کے نور سے روشن خدائی ہے
بہارِ گلشنِ طیبہ نگاہوں میں سمائی ہے | گھٹا زلفِ محمدؐ کی ہمارے دل پہ چھائی ہے
بلندی اُس کے شایاں ہے بلندی اُس نے پائی ہے | کہ جس نے خدمتِ سرکار میں گردن جھکائی ہے
زمانہ چین سے رہنے نہیں دیتا زمانے میں | شہنشاہِ دو عالم کی دُہائی ہے دُہائی ہے
الٰہی اُن کی اُلفت میں مجھے بیدار رہنے دے | مری سوئی ہوئی قسمت محمدؐ نے جگائی ہے
تمہیں ہو رحمتِ عالم تمہیں ہو شافعِ اعظم | تمہیں نے اُمتِ عاصی خدا سے بخشوائی ہے
نہ اُٹھیں گے اُٹھائے حشر بھی سو بار اگر اُٹھ کر | تمہارے روضۂ اقدس پہ وہ دھونی رمائی ہے
دکھایا راستہ حق کا ہمارے پیرِ کامل نے | اسے کہتے ہیں رہبر یہ مکمل رہنمائی ہے

بہر صورت محمدؐ مصطفیٰ کی مدح لکھتا ہوں
محمدؐ کی ثنا محمود حمدِ کبریائی ہے

محمدؐ مصطفیٰ سے جتنی اُلفت ہوتی جاتی ہے

منور اس طرح صبحِ ولادت ہوتی جاتی ہے | بلندی پر زمانہ بھر کی قسمت ہوتی جاتی ہے
نبیؐ کے مصحفِ رُخ کی زیارت ہوتی جاتی ہے | تلاوت کرتا جاتا ہوں عبادت ہوتی جاتی ہے
محمدؐ مصطفیٰ سے جتنی اُلفت ہوتی جاتی ہے | خدائے پاک سے اُتنی ہی قربت ہوتی جاتی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہر اک شے سے نمایاں اُن کی صورت ہوتی جاتی ہے
نظر جس سمت کرتا ہوں زیارت ہوتی جاتی ہے

فنا کے بعد بھی دل کو مسرت ہوتی جاتی ہے
نبیؐ کے نور سے معمور تربت ہوتی جاتی ہے

زباں سے ذکرِ محبوبِ خدا ہم کرتے جاتے ہیں
میسر میوۂ اُلفت کی لذت ہوتی جاتی ہے

نگاہیں بچھتی جاتی ہیں وہ دل میں آتے جاتے ہیں
مرے ظلمت کدے کی خوب زینت ہوتی جاتی ہے

جسے کچھ بھی محبت ہے جنابِ سرورِ دیں سے
اُسے نعتِ نبیؐ سن کر مسرت ہوتی جاتی ہے

ارادہ محفلِ اقدس میں جب آنے کا کرتا ہوں
نقاحت پر بھی پیدا دل میں قوت ہوتی جاتی ہے

فنا فی الشیخ ہوتے ہی ہمارے دل نے کیا دیکھا
کسی سے عالمِ جلوت میں خلوت ہوتی جاتی ہے

خدا کے پاس محبوبِؐ خدا تشریف رکھتے ہیں
عیاں دو صورتوں سے ایک صورت ہوتی جاتی ہے

گنہگارانِ اُلفت کے قدم محمودؔ کیا آئے
خدا کے فضل سے دوزخ بھی جنت ہوتی جاتی ہے

نہیں معلوم اے محمودؔ اس کے بعد کیا ہوگا
ابھی تو محفلِ آقا میں شرکت ہوتی جاتی ہے

جمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے

نہ لیلیٰ نہ شیریں نہ حور و پری ہے
ترا حُسن ہے تیری جلوہ گری ہے

خدا ہی خدا بس نظر آرہا ہے
نگاہوں میں یہ کس کی جلوہ گری ہے

جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں
جمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے

سکندر کا آئینہ کیا اس کو پہنچے
ترے حُسن سے دل کی جلوہ گری ہے

یہی دل ہے کعبہ یہی دل مدینہ
اسی میں دو عالم کی جلوہ گری ہے

یہ بت اور دیں ہم کو نورِ ہدایت
یہ سب تیری قدرت کی جلوہ گری ہے

زمیں کی طرف آسماں کیوں ہے مائل
زمیں تجھ پہ کس کی یہ جلوہ گری ہے

تری نعت محمودؔ کیوں کر نہ چمکے
تری نعت میں اُن کی جلوہ گری ہے

آئینہ دیکھ کے حیران ہوا جاتا ہے

دل جگر آپ پہ قربان ہوا جاتا ہے
مغفرت کا مری سامان ہوا جاتا ہے

جھکتی جاتی ہے جبیں آپؐ کے قدموں پہ مری
آج پورا مرا ارمان ہوا جاتا ہے

دل کی آنکھوں کو دکھادیجئے جلوہ اپنا
طالبِ دید پریشان ہوا جاتا ہے

کس کو جبریلِ امیں آئے بُلانے کے لئے
کون اللہ کا مہمان ہوا جاتا ہے

اللہ اللہ چہ جمالِ رُخِ عالی نسبی
آئینہ دیکھ کے حیران ہوا جاتا ہے

اس کو بھی دامنِ رحمت میں چھپالو شاہا
اک گنہگار پشیمان ہوا جاتا ہے

تیرے محبوبؐ کا دربار بھی ہے کیا دربار
جس کو دیکھو وہی دربان ہوا جاتا ہے

آج میں کوچۂ جاناں میں کھنچا جاتا ہوں
کام دشوار تھا آسان ہوا جاتا ہے

بڑھتا جاتا ہوں میں کعبے سے مدینے کی طرف
اور پختہ مرا ایمان ہوا جاتا ہے

بخدا ہے یہ خدائے دو جہاں کا احساں
طبع محمودؔ کا دیوان ہوا جاتا ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

عرش کے سائے میں ہوں گے عاشقانِ مصطفیٰ

ہے عیاں معراج سے کیا عزّ و شانِ مصطفیٰ — لامکاں میں بھی نظر آیا مکانِ مصطفیٰ
آئیں گے نعتیں سناتے مدح خوانِ مصطفیٰ — جائیں گے خلدِ بریں میں عاشقانِ مصطفیٰ
سر جھکاتے ہیں یہاں بھی عاشقانِ مصطفیٰ — آستانِ حق ہے گویا آستانِ مصطفیٰ
یا الٰہی گنبدِ خضریٰ وہاں بھی ساتھ ہو — حشر میں ہو میرے سر پر سائبانِ مصطفیٰ
رہزنِ اسلام اک دن خاک میں مل جائیں گے — تا ابد چلتا رہے گا کاروانِ مصطفیٰ
بے ادب گستاخ حسرت سے تکیں گے حشر میں — عرش کے سائے میں ہوں گے عاشقانِ مصطفیٰ
آنکھوں آنکھوں میں سمائے روئے تابانِ رسولؐ — دل کی رگ رگ میں رہے روح و روانِ مصطفیٰ
آپؐ کا فرمان ہی اللہ کا فرمان ہے — ہے زبانِ کبریا بیشک زبانِ مصطفیٰ
چھوڑ کر جاؤں کہاں میں عتبۂ سلطانِ دیں — دونوں عالم کی بنا ہے آستانِ مصطفیٰ
ایسے مہماں کے لئے آنکھیں بچھائیں کیوں نہ ہم — جب خدائے پاک خود ہے میزبانِ مصطفیٰ
ہر کلی اسلام کی کھلتی رہے گی روز و شب — پھولتا پھلتا رہے گا گلستانِ مصطفیٰ
سامنے بیٹھا ہوا میرے کوئی کہتا رہے — عمر بھر سنتا رہوں میں داستانِ مصطفیٰ

سر فرشتے روز آ آکر جھکاتے ہیں یہاں
کیوں نہ ہو محمود افضل آستانِ مصطفیٰ

دیکھا کئے وہ ہم کو محبت کی نظر سے

دیکھے کوئی کعبے کو مدینے کی نظر سے — توقیرِ حرم بڑھتی ہے سرکار کے گھر سے
حضرت کو جو دیکھے گا محبت کی نظر سے — محفوظ رہے گا بخدا نارِ سقر سے
یہ جنس نہیں ملتی کہیں لعل و گہر سے — کیوں حُسن کا سودا نہ کروں خونِ جگر سے
رخصت جو ہوئے سرورِ کونین کے در سے — دیکھا کئے وہ ہم کو محبت کی نظر سے
جس کام سے گھبرا گئی مخلوقِ سماوی — اللہ نے وہ کام لیا ایک بشر سے
کچھ اس کے سوا اور تمنا نہیں اپنی — جنت بھی اگر پاؤں تو سرکار کے در سے
جب ہم نے مصیبت میں لیا نامِ محمدؐ — آئی ہوئی ہر ایک بلا ٹل گئی سر سے
بھر دیتے ہیں کونین کی دولت سے وہ دامن — خالی نہیں پھرتا کوئی سرکار کے در سے
سر سبز یہ اسلام رہے کیوں نہ ابد تک — شبیر نے سینچا ہے اسے خون جگر سے
اعجازِ محمدؐ ہوا عالم میں نمایاں — مردے بھی جئے آپ کی ٹھوکر کے اثر سے
ایک ایک ادا پردۂ محمل سے عیاں ہے — چھپ سکتا نہیں حُسن محبت کی نظر سے
تا حشر اس اُمید پہ بیٹھا ہی رہوں گا — آخر تو وہ گزریں گے اسی راہ گزر سے

کیا دولتِ محمود ملی میری نظر کو
کعبہ بھی نظر آگیا سرکار کے در سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

مرا بھی دامنِ دل بھر دے اپنی شانِ رحمت سے

زیارت سیدِ عالم کی کیا کم ہے تلاوت سے
منور ہے مرا دل مصحفِ رُخ کی زیارت سے

محمدؐ مصطفیٰ کہتا ہوا اُٹھوں گا تربت سے
بآسانی گزر جاؤں گا میدانِ قیامت سے

بھرا ہے تو نے دامن سیکڑوں کا دستِ قدرت سے
مرا بھی دامنِ دل بھر دے اپنی شانِ رحمت سے

رفاقت سے عنایت سے مروت سے محبت سے
سنوارا ہر طرح اسلام کو سرور نے شفقت سے

جسے ہو شوق دیدارِ خدا وہ دیکھ لے ان کو
عیاں ہے شانِ وحدت رحمتِ عالم کی صورت سے

چمک کر ذرے ذرے میں مہک کر غنچہ و گل میں
دکھایا اپنی وحدت کا تماشا سب کو کثرت سے

بھلا ایسے نبیؐ پر کیوں نہ ہم قربان ہو جائیں
مٹایا کفر دنیا کا نکالا ہم کو ظلمت سے

بڑھی اسلام کی عظمت مٹی سب کفر کی ظلمت
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت سے

یہاں کی ہر کلی سے پھوٹتا ہے رنگ وحدت کا
مجھے بڑھکر ہے گلزارِ مدینہ باغِ جنت سے

یہی ہے التجا اپنی یہی ہے آرزو اپنی
اگر بخشے خدا ہم کو تو حضرتؐ کی شفاعت سے

محمدؐ مصطفیٰ کو اس لئے اللہ نے بھیجا
مری صورت مری مخلوق دیکھے کوئی صورت سے

نہ کیوں ہر وقت میں ڈوبا رہوں مدحِ محمدؐ میں
خدا ہوتا ہے خوش محمودؔ جب حضرت کی مدحت سے

ثنا تمہارے لئے مدح خواں تمہارے لئے

چمن تمہارے لئے گلستاں تمہارے لئے
مکاں تمہارے لئے لامکاں تمہارے لئے

زباں تمہارے لئے ہے بیاں تمہارے لئے
ثنا تمہارے لئے مدح خواں تمہارے لئے

قسم خدا کی، ہیں دونوں جہاں تمہارے لئے
چنیں تمہارے لئے ہے چناں تمہارے لئے

سُنائی ہاتفِ حق نے اذاں تمہارے لئے
پڑے ہیں سجدے میں کروبیاں تمہارے لئے

تمہیں تو باعثِ تکوینِ ہر دو عالم ہو
زمیں تمہارے لئے ہے زماں تمہارے لئے

تمہارے ملنے سے مل جائے گا خدا بھی ہمیں
خدا کا نام ہے وردِ زباں تمہارے لئے

خدا کے واسطے اب تو اُٹھاؤ رُخ سے نقاب
سیاہ پوش ہیں یہ پتلیاں تمہارے لئے

جمال حضرتِ باری کا دیکھتے ہو تمہیں
نہاں ہمارے لئے ہے عیاں تمہارے لئے

قسم خدا کی خدائے جمیل کا دیدار
یہاں تمہارے لئے ہے وہاں تمہارے لئے

تمہارے حُسن پہ مائل ہے روزِ اول سے
جھکا ہے سوئے زمیں آسماں تمہارے لئے

تمہاری ذات کا صدقہ ہے رحمتِ عالم
خدا بھی خلق پہ ہے مہرباں تمہارے لئے

میں دیکھتے ہی تمہیں گور میں یہ کہہ دوں گا
رسولِؐ پاک میں آیا یہاں تمہارے لئے

تمہیں سُنو گے مرے دردِ دل کا افسانہ
سنوار لایا ہوں اک داستاں تمہارے لئے

کششِ جہاں سے سرِ حشر کھینچ لائی ہے
کہاں سے چل کے میں آیا کہاں تمہارے لئے

بہشت و کوثر و تسنیم کی تلاش نہیں
رواں ہے طائرِ روحِ رواں تمہارے لئے

تمہارے صدقے میں ہم سانس لے رہے ہیں یہاں
ہماری جان ہے اے جانِ جاں تمہارے لئے

بڑی حسین یہ نعتیں تمہاری لکھتا ہے
مرے قلم کو ملی ہے زباں تمہارے لئے

تمہارا دامنِ رحمت پناہِ حق ہے مرا
زمانے بھر کے ہیں امن و اماں تمہارے لئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

قدم جب آئیں تمہارے تو دل نہ ملنے پائے — کہاں سے لاؤں میں تاب و تواں تمہارے لئے

تمہاری جلوہ نمائی کے رنگ کیا کہنا — ہزار جلوے ہیں جلوہ کُناں تمہارے لئے

خدا کے واسطے محمود کو دکھادو جمال

کہ اُس کے دل میں ہیں بیتابیاں تمہارے لئے

پھول جنت کے ملے ہمکو اسی گلزار سے

رنگِ ایماں لائے باغِ احمدِ مختار سے — پھول وحدت کے ملے ہمکو اسی گُلزار سے

آپؐ مجھ کو مل گئے واللہ سب کچھ مل گیا — ہو گیا دیدارِ حق بس آپؐ کے دیدار سے

نور سے معمور کعبہ جس کے دم سے ہو گیا — دل کی دنیا بھی چمک اُٹھی اسی انوار سے

عاصیوں پر بھی سدا رہتی ہے چشمِ التفات — کون خالی ہاتھ پلٹا آپ کی سرکار سے

عرصۂ محشر کی ساری تشنگی ہو جائے دور — جام اک مل جائے دستِ احمدِ مختار سے

کس طرح دیکھے اُٹھا کر یہ نظر تیری طرف — سر اُٹھا سکتا نہیں عاصی گنہ کے بار سے

چار یارِ مصطفیٰ کی ہے حکومت چار سو — دولتِ کونین ملتی ہے ہمیں ان چار سے

آپ کے جلووں نے ہمکو محوِ حیرت کر دیا — دیکھ کر بھی رہ گئے محروم ہم دیدار سے

غنچۂ دل کھل اُٹھا آنکھوں میں رنگت آگئی

آئی جب بادِ صبا محمود کوئے یار سے

اسی چلمن میں ہیں سرکار مدینے والے

لب پہ ہو بس یہی تکرار مدینے والے — میرے آقا مرے سرکار مدینے والے

حشر میں اُمتِ عاصی کی شفاعت کے لئے — آئیں گے آئیں گے سرکار مدینے والے

دلِ مضطر کی نہیں کوئی بھی سُننے والا — اس کی سُن لیجئے سرکار مدینے والے

کہہ رہا ہوں میں شبِ ہجر کہانی اپنی — سُن رہے ہیں مرے سرکار مدینے والے

دلِ صد چاک سے چھنتی ہیں مسلسل کرنیں — اسی چلمن میں ہیں سرکار مدینے والے

اپنے دل پر نہیں دنیا کی حکومت محمود

ہم غلاموں کے ہیں سردار مدینے والے

تجھے دیکھا کریں منزل بہ منزل دیکھنے والے

ذرا ہمت تو دیکھیں قوتِ دل دیکھنے والے — چلے ہیں سر کے بل طیبہ کی منزل دیکھنے والے

محبت اُن کی رہبر ہے عقیدت خضر ہے اُن کی — نہ پوچھیں گے پتہ منزل کا منزل دیکھنے والے

مدینہ کی وہ منزل ہے کہ اس منزل کا کیا کہنا — اِسی منزل سے دیکھیں اور منزل دیکھنے والے

انھیں کیا خُلد سے مطلب غرض کیا ان کو جنت سے — نہ جائیں گے کہیں طیبہ کی منزل دیکھنے والے

فرائض اِس میں ہوں گے سُنتیں اُس میں ادا ہوں گی — مدینہ دیکھ لیں مکّے کی منزل دیکھنے والے

دکھا دو راستہ وحدانیت کا یا رسولؐ اللہ — بھٹکتے پھر رہے ہیں راہِ منزل دیکھنے والے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

یہی دل کی تمنّا ہے، یہی آنکھوں کی حسرت ہے
تجھے دیکھا کریں منزل بہ منزل دیکھنے والے

غبارِ راہ اُٹھ اُٹھ کر پتہ منزل کا دیتا ہے
کہاں ہیں آئیں اے محمودؔ! منزل دیکھنے والے

تجھے دیکھا کیئے اندازِ محمل دیکھنے والے

دل و جاں سے ہوئے ہیں تیرے مائل دیکھنے والے
اِدھر بھی اک نظر اے رنگِ محفل دیکھنے والے

جہاں بھی ہوں وہیں سے دیکھ لیں گے آپکا جلوہ
بڑے باریک بیں ہیں حسنِ محمل دیکھنے والے

مکان و لامکاں کی سیر بیٹھے بیٹھے کرتے ہیں
محمدؐ مصطفےٰ کو دل میں اے دل دیکھنے والے

خدا اس میں خدا کا نور اُس گھر میں چمکتا ہے
مدینے جائیں کعبے کا مقابل دیکھنے والے

ترے حُسنِ حقیقی کا نہ پردہ کھول دیں آخر
محمدؐ مصطفےٰ کا حسنِ کامل دیکھنے والے

ترے دریائے اُلفت نے کچھ ایسا دل بڑھایا ہے
بھنور سے کھیلتے پھرتے ہیں ساحل دیکھنے والے

مریضِ دردِ دل کو کب شفا غیروں سے ہوتی ہے
تو ہی آکر مرا دل دیکھ اے دل دیکھنے والے

کبھی لیلیٰ کی فرقت میں جو ٹھنڈی سانس بھرتے ہیں
اُلٹ دیتے ہیں پردہ حُسنِ محمل دیکھنے والے

جُدا ہوتے ہی میرے دِل کا عالم اور ہوتا ہے
الگ دیکھیں گے کیونکر تمکو شامل دیکھنے والے

چُھپے کتنا ہی تو پردوں میں لیلائے جہاں لیکن
تجھے دیکھا کئے اندازِ محمل دیکھنے والے

کبھی رُخ بھی نہیں کرتے کِسی کی بزمِ رنگیں کا
شہِ کونین کی محمودؔ محفل دیکھنے والے

مجھ کو بس ہے تری سرکار مدینے والے

دل کو اُلفت کا ہے آزار مدینے والے
بہت اچھا ہے یہ بیمار مدینے والے

یوں تو اللہ کا دربار ہے دربار بڑا
مجھ کو بس ہے تری سرکار مدینے والے

جنسِ عصیاں میں سرِ حشر لئے آیا ہوں
کون ہے اسکا خریدار مدینے والے

عرش پہ سایہ تو ہے فرش پہ ذاتِ اقدس
دونوں عالم کے ہیں مختار مدینے والے

فرش سے عرش تک آنکھیں ہی نظر آتی ہیں
اُف ترے طالبِ دیدار مدینے والے

بخدا ہو تمہیں محبوبؐ خدا، نورِ خدا
دل بھی کرتا ہے یہ اقرار مدینے والے

لاکھ بار آیئے اب دل کی تمنا یہ ہے
آگئے آپؐ جو اک بار مدینے والے

نزع کا وقت ہے کھلتی ہیں مری بند آنکھیں
اب دکھادیجئے دیدار مدینے والے

دیکھ کر چاندنی کعبے کی جئیے جاتے ہیں
زُلفِ پُرنور کے بیمار مدینے والے

خوابِ غفلت میں پڑے سوتے ہیں اُمت کے جواں
کیجئے کیجئے بیدار مدینے والے

جب پڑی کوئی مصیبت تو پکارا تم کو
ہو تمہیں میرے مددگار مدینے والے

کیوں نہ آزاد ہوں دنیا کی ہر اک اُلجھن سے
تیری زُلفوں کے گرفتار مدینے والے

ملک الموت درود آکے پڑھیں بالیں پر
نزع میں ہو ترا دیدار مدینے والے

نعت کے کیف سے محمودؔ کو فرصت نہ ملے
وہ اسی میں رہے سرشار مدینے والے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جہاں دیکھیں وہیں شمعِ محمدؐ کا اُجالا ہے

محمدؐ مصطفٰی سا کون ایسا حُسن والا ہے — خدائی جس پہ مفتوں ہے فدا باری تعالےٰ ہے
خدا کے بعد جس کا مرتبہ اعلیٰ سے اعلیٰ ہے — اُسی نورِ مجسم کا دو عالم میں اُجالا ہے
جہاں میں کون ایسا بت شکن اب آنیوالا ہے — کہ جس کے نور کی عظمت سے سجدے میں شوالا ہے
تمامی مرسلوں میں کون ایسی شان والا ہے — کہ جس کے زیرِ فرماں سارے نبیوں کا رسالا ہے
محمدؐ کی شفاعت کا بھروسا کیوں نہ ہو اے دل — کہ محشر میں سیہ کاروں کا حامی کملی والا ہے
محبت سرورِ کونین کی کرتا ہے جو دل سے — اُسی کی ساری دنیا ہے اُسی کا عرش والا ہے
مئے توحید سے بھر دیجئے اے ساقئ کوثر — پیاسا ہوں پیاسا ہوں مرا خالی پیالا ہے
خدا کی یاد سے معمور ہوگی دل کی بستی اب — جو پہلے بت کدہ تھا اب وہ کعبہ ہونیوالا ہے
جہانِ دل پہ اس محبوبؐ نے آکر کیا قبضہ — کہ جس کی دید کو خود عرش والا آنیوالا ہے
زمیں میں آسماں میں چاند میں تاروں کی محفل میں — جہاں دیکھا وہیں حُسنِ محمدؐ کا اُجالا ہے
خدا کا گھر اسی دل میں نبیؐ کا گھر اسی دل میں — یہیں وہ شاہِ طیبہ ہے یہیں وہ عرش والا ہے
غمِ عصیاں کریں کس واسطے محمودؔ دنیا میں — شفیعِ روزِ محشر جب ہمارا شاہ والا ہے

میں نے گر چاہا تو کیا اس میں مری تقصیر ہے

دل میں رکھ لینے کے قابل یار کی تصویر ہے — میں نے گر چاہا تو کیا اس میں مری تقصیر ہے

جس نے چاہا آپ کو اُس کی بھی کیا تقدیر ہے — جس کو چاہا آپؐ نے اُس کی بھی کیا توقیر ہے
یوں تو دنیا میں سبھی تقدیر لے کر آئے ہیں — آپؐ کی چوکھٹ سے جو ٹکرائے وہ تقدیر ہے
اپنی آنکھوں سے لگائیں کیوں نہ اُلفت کے مریض — خاکِ پائے مصطفٰیؐ اکسیر ہے اکسیر ہے
چاند دو ٹکڑے ہوا سورج پلٹ کر آگیا — اللہ اللہ کیا رسولؐ اللہ کی تسخیر ہے
یہ تو میں کیوں کر کہوں تنہا رہوں گا گور میں! — جبکہ میرے شیشہ دل میں تری تصویر ہے
ہر کڑی کا لامکاں تک سلسلہ قایم رہا — آپؐ کی زنجیرِ در ہی عرش کی زنجیر ہے
ہر دو عالم ہیں ہمہ تن گوش سننے کے لئے — مرحبا صلِّ علیٰ کیا آپ کی تقریر ہے
غیر کی تصویر پر میں کس لئے ڈالوں نظر — جبکہ میرے دل میں میرے پیر کی تصویر ہے
کس طرح ہم آئیں تیرے سامنے اے ذوالجلال — بارِ عصیاں سر پہ ہے اور شرم دامن گیر ہے

دولتِ دنیا و دیں محمودؔ ملتی ہے یہیں
آستانِ مصطفٰیؐ کونین کی جاگیر ہے

مدینے کی طرف میرا سفر ہے

الٰہی کون دل میں جلوہ گر ہے — کہ بارش نور کی آٹھوں پہر ہے
زمینِ دل پہ اُلفت کا شجر ہے — مری ہر آہ کتنی بارور ہے
جبیں میری تمہارا سنگِ در ہے — مقدر آج کتنے اوج پر ہے
کرم کی اہلِ عصیاں پر نظر ہے — ترا دریائے رحمت جوش پر ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

خیالِ حور و غلماں تو کدھر ہے
خلائق پر مقدم ہر بشر ہے

جلائے آپ کی اُمت کو دوزخ
جہنم میں کہاں ایسا اثر ہے

کرو وردِ زباں نامِ محمدؐ
یہی ہر اک مصیبت کی سپر ہے

شفیعِ کُل مجھے بھی ساتھ لے لو
بہت وادئ عصیاں پُر خطر ہے

فرشتے چن رہے ہیں خارِ صحرا
مدینے کی طرف میرا سفر ہے

وہ خود سُن لیتے ہیں پیغام میرا
کوئی قاصد نہ کوئی نامہ بر ہے

رسول اللہؐ کی اُمت میں ہم ہیں
ہمیں کب نارِ دوزخ کا خطر ہے

ہمارا رُخ تو کعبے کی طرف ہے
خدا جانے رُخِ کعبہ کدھر ہے

زہے محمودؔ انگشتِ محمدؐ
کہ اک جنبش میں دو ٹکڑے قمر ہے

نہ قابو میں دل ہے نہ بس میں جگر ہے

محبت کا اُن کی کچھ ایسا اثر ہے
نہ قابو میں دل ہے نہ بس میں جگر ہے

دمِ نزعِ بیمار کو کیا خطر ہے
وہ یٰسین لقب سامنے جلوہ گر ہے

رسولِ دو عالم کی اک اک ادا پر
جو دل ہے تصدق تو قرباں جگر ہے

فرشتے بچھاتے ہیں رستے میں آنکھیں
مدینے کی جانب ہمارا سفر ہے

حبیبِ خدا سے محبت ہے جس کو
وہی حق کی نظروں میں محبوب تر ہے

جہاں تک نظر کام کرتی ہے اپنی
تو ہی جلوہ گر ہے تو ہی جلوہ گر ہے

تصور میں نقشہ کھنچا ہے نبیؐ کا
منور ہر اک آج داغِ جگر ہے

خدا کی قسم میرا ایمان تم ہو
تمہیں سے مرے دل میں حق جلوہ گر ہے

مری نعت سن کر کہا اہلِ دل نے
یہ کس کی توجہ کا محمودؔ اثر ہے

تو وہ سلطان ہے سلطان مدینے والے

جس نے مانا ترا فرمان مدینے والے
اُس کا روشن ہوا ایمان مدینے والے

جب لیا ہاتھ میں قرآن مدینے والے
کھل گئے سب ترے احسان مدینے والے

مال و دولت کی حقیقت تو کوئی چیز نہیں
تم پہ قربان مری جان مدینے والے

آپ پر مر کے بھی مرتا نہیں مرنے والا
اُس کی ہے بس یہی پہچان مدینے والے

راز افشا نہ کروں گا میں احد احمد کا
میں نہ باندھوں گا یہ بہتان مدینے والے

آرزو بس یہی میں لے کے یہاں آیا ہوں
مجھ پہ ہو بارشِ عرفان مدینے والے

بخدا ڈوب نہیں سکتی ہماری کشتی
ہم سبھوں کے ہیں نگہبان مدینے والے

دل میں آنکھوں میں تصور میں تمہیں کو دیکھوں
بس یہی ہے مرا ارمان مدینے والے

بادشاہانِ جہاں جس کی غلامی میں رہیں
تو وہ سلطان ہے سلطان مدینے والے

میرے ماں باپ مرے بچے میرا مال و زر
سب کے سب آپ پر قربان مدینے والے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

رُخِ انور کی زیارت ہو مری آنکھوں کو نکلے جس وقت مری جان مدینے والے

جس نے محمود کیا اگلے صحیفوں کو رد
تم پہ اُترا ہے وہ قرآن مدینے والے

وہ صبح کا عالم کیا کہیئے، وہ شام کا منظر کیا کہیئے

وہ زُلفِ معنبر کیا کہیئے، وہ شام کا منظر کیا کہیئے
وہ صبح کا عالم کیا کہیئے، وہ روئے منور کیا کہیئے

آرام گہہِ محبوبِ خدا، ہے کتنی منور کیا کہیئے
وہ خاک کا بستر کیا کہیئے، وہ نور کی چادر کیا کہیئے

معراج میں حق سے جا کے ملے، اسلام کے سرور کیا کہیئے
وہ رُتبۂ عالی کیا کہیئے، وہ اوج مقدر کیا کہیئے

بخشے گا اگر معبود ہمیں تو اُن کے کرم سے بخشے گا
وہ رحمتِ کُل وہ فخرِ رُسل وہ شافعِ محشر کیا کہیئے

اک جام عطا ہو مجھ کو بھی، اک جام عطا ہو مجھ کو بھی
میں روزِ ازل سے پیاسا ہوں اے ساقیٔ کوثر کیا کہیئے

جانیں بھی انھوں نے اپنی دیں بھوکے بھی رہے پیاسے بھی رہے
جو ساتھ ازل سے لائے تھے ٹھوکر میں سمندر کیا کہیئے

یہ حُسنِ احد سبحان اللہ، یہ حُسنِ محمدؐ صلِّ علی
وہ اپنی جگہ پر یکتا ہے یہ اپنی جگہ پر کیا کہیئے

جو ظلمتِ دل کافور کرے محمود جو دل پُر نور کرے
وہ راحتِ ایماں کیا کہیئے، وہ نورِ منور کیا کہیئے

ابرِ رحمت مغفرت کے پھول برسانے لگے

ایک ہی منزل پہ حُسن و عشق ٹکرانے لگے
جانے کیوں وہ ہم سے اور ہم اُن سے شرمانے لگے

اللہ اللہ دوش پر گیسو جو لہرانے لگے
اور بھی دیوانے اُن سے دل کو اُلجھانے لگے

سامنا کرنے سے اُن کا ہم جو گھبرانے لگے
خود تصور میں ہمیں وہ آ کے سمجھانے لگے

ہجر میں باغِ مدینہ کی ہوا کھانے لگے
آتشِ عشقِ نبیؐ ہم اور بھڑکانے لگے

ہم گناہوں سے سرِ محشر جو شرمانے لگے
ابرِ رحمت مغفرت کے پھول برسانے لگے

ساقیٔ کوثر کے ہاتھوں سے ملی کیا ایک گھونٹ
ایک اک مدہوش اپنے ہوش میں آنے لگے

عشق کی بے تابیوں نے حُسن کو تڑپا دیا
حُسن کے جلوے ہمارے دل کو گرمانے لگے

اول اول ہاتھ آیا تھا انھیں سوزِ وقار
آخر آخر شمع کے قدموں سے پروانے لگے

ہو گیا تیار اے محمود قرآنِ حکیم
صاحبِ لوح و قلم جب نعت فرمانے لگے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہوتی ہے جہاں پر ہر دم پیہم بارشِ رحمت کیا کہیئے

دربارِ رسولِ اکرم کی یہ رفعت و عظمت کیا کہیئے
ہوتی ہے جہاں پر ہر دم پیہم بارشِ رحمت کیا کہیئے

اُس روضے کی زینت کیا کہیئے اُس روضہ کی شوکت کیا کہیئے
جس روضے کی سرسبزی پہ فدا ہے گلشنِ جنت کیا کہیئے

وہ خدمتِ عالی کیا کہیئے، اور وہ شبِ ہجرت کیا کہیئے
صدیق اُٹھائیں دوش پہ اپنے بارِ نبوت کیا کہیئے

جو ہجر میں ہر دم روتی ہیں اُن آنکھوں کی رنگت کیا کہیئے
جو دیکھتی رہتی ہیں تم کو اُن آنکھوں کی طلعت کیا کہیئے

سرکار کی رحمت کیا کہیئے، سرکار کی شفقت کیا کہیئے
دربار میں حاضر ہونے کی دیتے ہیں اجازت کیا کہیئے

صدیقؓ کی قسمت کیا کہیئے، فاروقؓ کی قسمت کیا کہیئے
چھوٹی نہ کسی عالم میں بھی سرکار کی صحبت کیا کہیئے

ہر زخمِ جگر کو ملتی ہے اُس حُسنِ ملیحی کی لذت
کرتے ہیں عطا سرکار ہمیں وہ خوانِ محبت کیا کہیئے

کاندھے پہ وہ کملی اور کاکُل جب جھوم کے لہرا جاتے ہیں

ان کی ہی محبت کا پانی بھرتی ہے طبیعت کیا کہیئے

شمس و قمر ہیں روشن جس سے مہکے ہوئے ہیں گلشن جس سے
پُر نور وہ صورت کیا کہیئے وہ زُلفوں کی نکہت کیا کہیئے

طیبہ کی گلیاں طیبہ کے گلشن طیبہ کے منظر کیسے بھولوں
ہوتی تھی جس سے دل کو مسرت آنکھوں کو فرحت کیا کہیئے

محمودؔ نبیؐ کی نعتیں اور محمودؔ لکھے سبحان اللہ
قرآن کی اک اک سورت میں ہے آپ کی مدحت کیا کہیئے

یہ رسولؐ اللہ کی آواز ہے

تو ہی میرا ہمدم و دم ساز ہے — بس یہی ہر سانس کی آواز ہے
بات اپنے دل کی تجھ سے کب چھپی — تو ہی میرا محرم و ہم راز ہے
حُبِّ احمد دل سے تم کرتے رہو — بس یہی اللہ کی آواز ہے
سب سمجھ لیں گے وہ خود تم چپ رہو — خامشی ہی انکشافِ راز ہے
کام جو اچھے ہیں وہ کرتے رہو — یہ رسولؐ اللہ کی آواز ہے
شمعِ احمد کے جو پروانے بنے — اللہ اللہ اُن کی کیا پرواز ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

میرا نالہ سُن کے وہ کہنے لگے — یہ تو پہچانی ہوئی آواز ہے
سامنے رہ کر نظر آتے نہیں — آپ کے جلوے میں یہ کیا راز ہے
عرشِ اعظم کو ہلا دیتی ہے جو — وہ دلِ پُر درد کی آواز ہے
عاشقوں کو ناز کرنا چاہیئے — عشق ہی سے حُسن بھی ممتاز ہے
یا الٰہی جو کہوں ہوجائے وہ — بولتا ہوں میں تری آواز ہے
گرم ہیں اُن کی ہماری صحبتیں — صبح کے دامن میں سوز و ساز ہے
دیدۂ دل جس نے روشن کردیا — آپ ہی کی وہ نگاہِ ناز ہے
اک جہاں محمودؔ کہتا ہے جسے — تو ہی تو وہ عاشقِ جانباز ہے

جتنا ملتا ہے مقدر کا لکھا ملتا ہے

ہجرِ محبوب میں کچھ طرفہ مزا ملتا ہے — مجھ کو اس درد میں بھی لطف سوا ملتا ہے
جستجو لاکھ کرے کوئی تو کیا ملتا ہے — بس وسیلے سے محمدؐ کے خدا ملتا ہے
بخت سے جب درِ محبوبؐ خدا ملتا ہے — مجھ کو دربارِ الٰہی کا مزا ملتا ہے
لاکھ مارا کرے سر کوئی تو کیا ملتا ہے — جتنا ملتا ہے مقدر کا لکھا ملتا ہے
دامنِ رحمتِ کُل چھوڑ کے ہم جائیں کہاں — آپؐ کے دامنِ رحمت میں خدا ملتا ہے
موت آئے تو مدینے میں ہی آئے اپنی — یہاں مرنے میں بھی جینے کا مزا ملتا ہے
کھولدیتے ہیں اشاروں میں مقدر کی گرہ — آپؐ سا کوئی کہاں عقدہ کشا ملتا ہے

جب بکھرتی ہے کبھی زُلف رُخِ روشن پر — نور کے ابر میں اک چاند چھپا ملتا ہے
جب کھُلی چشمِ بصیرت تو یہ اسرار کھلے — آپ کے ملنے سے واللہ خدا ملتا ہے
فخر سے آپؐ کے دربار میں پڑھتا ہے درود
آج محمودؔ کو اُلفت کا صلہ ملتا ہے

آپؐ کے ذکر سے دن رات رہے کام مجھے

لاکھ پِسا کرے یہ گردشِ ایام مجھے — آپؐ کے ذکر سے دن رات رہے کام مجھے
تیرے ہی دوست سے اُلفت ہے الٰہی مجھ کو — جانے کیوں کہتے ہیں سب عاشقِ بدنام مجھے
دیتا ہے عشقِ حقیقی کی خبر عشقِ مجاز — نظر آتا ہے اس آغاز میں انجام مجھے
سات پھولوں کی بہشتوں سے نہ دل بہلے گا — دیجئے ہو عشق محمدؐ کا یہ انعام مجھے
جس کے ہر گھونٹ میں آتے ہیں نظر کون ومکاں — اللہ اللہ عطا کردیا وہ جام مجھے
باغِ طیبہ سے بلانے کے لئے آئی نسیم — صبح دم ملتا ہے کیا خوب یہ پیغام مجھے
واسطے جن کے ہے محمودؔ مقامِ محمود
اُن کے قدموں میں نظر آگیا وہ بام مجھے

ہم بھی گنہگار کی صورت بنائیں گے

جس جا نبیؐ کے نقشِ قدم دیکھ پائیں گے — مسجد بنائیں گے وہیں کعبہ بنائیں گے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

آنکھوں سے اپنی اشک کے دریا بہائیں گے — رحمت کو تیری جوش میں ہم اور لائیں گے
کملی میں عاصیوں کو وہ جس دم چھپائیں گے — ہم بھی گنہگار کی صورت بنائیں گے
جب تک رسولِ پاک نہ جلوہ دکھائیں گے — ہم بھی ریاضِ خُلد میں ہرگز نہ جائیں گے
جس دم حضور قبر میں جلوہ دکھائیں گے — میری لحد کو غیرتِ جنت بنائیں گے
جس دم نقابِ حُسن وہ اپنا اُٹھائیں گے — اک حشر اور حشر میں برپا کرائیں گے

محمودؔ آج کس کو وہ اپنا بنائیں گے
رحمت کا جوش دیکھیں تو کس کو دکھائیں گے

نبیؐ کا جلوہ دیکھیں حق کا جلوہ دیکھنے والے

ہوئے بے خود کچھ ایسے روئے زیبا دیکھنے والے — تماشا بن گئے خود ہی تماشا دیکھنے والے
مدینہ چل کے دیکھیں شانِ کعبہ دیکھنے والے — نبیؐ کا جلوہ دیکھیں حق کا جلوہ دیکھنے والے
نظر آجائے گا خود صاحبِ کعبہ مدینے میں — ذرا دیکھیں تو یہ کعبے کا کعبہ دیکھنے والے
نقاب اُٹھے نہ اُٹھے حشر کے دن دیکھ ہی لیں گے — بڑے باریک بیں ہیں اُن کا جلوہ دیکھنے والے
سرِ عرشِ بریں فرشِ زمیں سے کوئی جا پہنچا — ذرا دیکھیں تو اُلفت کا کرشمہ دیکھنے والے
جھکا جب آپؐ کے قدموں میں خود فرشِ بریں آکر — جھکائیں کیوں نہ سر نقشِ کفِ پا دیکھنے والے
رسولؐ اللہ کا دیدار، دیدارِ الٰہی ہے — خدا کو دیکھ لیں حضرت کا جلوہ دیکھنے والے
نہ کشتی کی ضرورت ہے، نہ ساحل کی ضرورت ہے — غریقِ بحرِ رحمت ہیں مدینہ دیکھنے والے

مجھے کعبہ بنا کے کردیا محروم نظارہ — تری آنکھوں کا طالب ہوں مدینہ دیکھنے والے
بنایا اس لئے ہر ذرے کو وحدت نے آئینہ — کہ ہر پہلو سے دیکھیں میرا جلوہ دیکھنے والے

چلا ہے اب تو محمودؔ حزیں بھی جانبِ طیبہ
ذرا یہ حوصلہ دیکھیں تو اس کا دیکھنے والے

وہ دل کیا جو نا آشنا ہو رہا ہے

یہ کیسا مرض ہے یہ کیا ہو رہا ہے — مسیحا بھی مجھ پر فدا ہو رہا ہے
مکمل ہوئی اب نمازِ محبت — کہ قدموں میں سجدہ ادا ہو رہا ہے
وہ آنکھیں ہی کیا جو نہ پہچانیں تجھ کو — وہ دل کیا جو نا آشنا ہو رہا ہے
مٹا کر خودی کو ذرا سُن تو غافل — کہ ہر شے سے ذکرِ خدا ہو رہا ہے
حیات اُس کا گھر ہے، بقا اُس کی منزل — تری راہ میں جو فنا ہو رہا ہے
اُسی کے لئے آئی معراج کی شب — کہ جس پر مرا دل فدا ہو رہا ہے
وہی تیرا بندہ ہے اے عشق پرور — جو بندہ ترے حُسن کا ہو رہا ہے
منور ہوا جارہا ہے دو عالم — یہ کون آج جلوہ نما ہو رہا ہے

مقدر تو محمودؔ کا کوئی دیکھے
خدا جانے یہ کیا سے کیا ہو رہا ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

اِنھیں تنکوں میں میرا آشیاں معلوم ہوتا ہے

بہارِ اِنس و جاں روح و رواں معلوم ہوتا ہے / کسی کا حُسن حُسنِ دو جہاں معلوم ہوتا ہے
الٰہی دل کی جانب کیوں جھکی جاتی ہیں یہ نظریں / ضرور اس میں کسی کا آستاں معلوم ہوتا ہے
تجلی سے تمہاری بجلیاں ہوتی ہیں جو پیدا / انھیں تنکوں میں میرا آشیاں معلوم ہوتا ہے
تمہارے ہجر میں روتی ہیں آنکھیں خون کے آنسو / مرا دامن بھی اب رشکِ جناں معلوم ہوتا ہے
الٰہی مجھ سے عاصی کی بس اتنی غرض ہے تجھ سے / ترا محبوبؐ مجھ پر مہرباں معلوم ہوتا ہے
یہ کس کے پائے اقدس نے بلندی اس قدر بخشی / زمیں کا ذرہ ذرہ آسماں معلوم ہوتا ہے
کسی کا حُسنِ کامل میری آنکھوں میں مرے دل میں / عیاں معلوم ہوتا ہے نہاں معلوم ہوتا ہے
تمہیں کو دیکھتا ہوں میں جہاں تک دیکھ سکتا ہوں / کہ ہر شے سے تمہارا ہی نشاں معلوم ہوتا ہے
اسی کے واسطے پیدا ہوئی تھیں بجلیاں شاید / سلگتا یہ مرا ہی آشیاں معلوم ہوتا ہے
الٰہی خیر ہو دابے نہیں دبتی لگی دل کی / کہ ہر گوشے سے اب اُٹھتا دھواں معلوم ہوتا ہے
کسی کے حُسن کے قصے پرانے لاکھ ہوں ہمدم / ابھی تو دل ہمارا نوجواں معلوم ہوتا ہے
مرا دل میرے ہی قابو سے باہر ہو رہا ہے کیوں / تمہارا ہی اشارا جانِ جاں معلوم ہوتا ہے
اگر ہٹ جائے دل دنیا سے بیڑا پار ہو جائے / یہی اس راہ میں سنگِ گراں معلوم ہوتا ہے
الٰہی ایسی دنیا سے لگائے کون دل اپنا / جہاں ہر پھول پامالِ خزاں معلوم ہوتا ہے
تری رحمت نے رنگ بدلا گنہگاروں کے چہرے کا / خزاں میں بھی بہاروں کا سماں معلوم ہوتا ہے

نہ پوچھ اے گنبدِ خضریٰ دلِ محمودؔ کا عالم
یہاں آکر خدا جانے کہاں معلوم ہوتا ہے

دامنِ رحمت نبیؐ کا اپنے سر پر دیکھتے

وَالْقَمَر وَالَّیْل کی تفسیر انور دیکھتے / عارضِ روشن کبھی زلفِ معنبر دیکھتے
دل کی حالت کیا سے کیا ہوتی چلی جاتی ہے آہ / میرے آقا میرے مولا میرے سرور دیکھتے
آپؐ کی اُلفت کی لہریں اُٹھ کے آجاتیں اگر / موجزن ہم دل کے قطرے میں سمندر دیکھتے
تشنۂ دیدار ہم تو ساقی کوثر کے ہیں / کس نظر سے موجِ کوثر جامِ کوثر دیکھتے
روئے انور ابروئے خمدار کے صدقے میں پھر / مسجدِ محبوبؐ کے محراب و منبر دیکھتے
منزلیں طے ہوتیں سجدے میں حریمِ پاک کی / کاش پھر سنگِ درِ محبوب پر سر دیکھتے
سر برہنہ آفتابِ حشر نکلا ہے کہ آج / دامنِ رحمت نبیؐ کا اپنے سر پر دیکھتے
تشنۂ دیدار پھر پیاسا نہ اُٹھتا حشر میں / اک نظر بھر کر جو تم ساقی کوثر دیکھتے
عاصیوں پر چشمِ رحمت کی تو کچھ حد ہی نہیں / میری جانب بھی شفیعِ روزِ محشر دیکھتے
گرم ہیں ٹھنڈی ہوائیں اُمتِ مرحوم پر / ہند کی جانب تو اے سلطان و سرور دیکھتے
ڈھونڈتے ہیں دامنِ رحمت کے گوشے ان کے ہاتھ / اپنی اُمت کی پریشانی تو آکر دیکھتے
سربلندی آپ کے قدموں میں گر کر مل گئی / یا الٰہی اور کیا اب اس سے بڑھکر دیکھتے
سینۂ محمودؔ میں کیا تھا محبت کے سوا / دل کے اندر دیکھتے یا دل کے باہر دیکھتے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

جس دم کہ تہِ خنجر عثمانِ غنیؓ آئے

مفسد ہوئے خاکستر عثمانِ غنیؓ آئے
لو دینے لگے پتھر عثمانِ غنیؓ آئے

موجوں نے کہا اُٹھ کر عثمانِ غنیؓ آئے
بے چین نہ ہو کوثر عثمانِ غنیؓ آئے

صد جور وجفا سہکر عثمانِ غنیؓ آئے
تھم جائے ذرا محشر عثمانِ غنیؓ آئے

قرآں نے لہو اُن کا دامن میں لیا اپنے
جس دم کہ تہِ خنجر عثمانِ غنیؓ آئے

دو پھول رسالت کے دامن میں کھلے آکر
دامادِ نبیؐ ہوکر عثمانِ غنیؓ آئے

ثابت قدمی ٹپکی ہر خون کے قطرے سے
جس دم کہ سرِ محشر عثمانِ غنیؓ آئے

تقدیریں چمک اُٹھیں ذروں نے ضیا پائی
کھل اُٹھے مہ و اختر عثمانِ غنیؓ آئے

جنت کا کھنچا نقشہ اس رنگِ شہادت سے
پھولوں نے کہا کِھل کر عثمانِ غنیؓ آئے

قربان کیا سب کچھ اسلام کی رونق پر
سخیوں میں سخی ہوکر عثمانِ غنیؓ آئے

بھر دیں گے ترا دامن ایمان کی دولت سے
گھبرا نہ دلِ مضطر عثمانِ غنیؓ آئے

آئینہ سکندر کا دُھندلا نظر آتا ہے
آئینۂ حق ہو کر عثمانِ غنیؓ آئے

قربان دو عالم ہے شرمیلی نگاہوں کے
دیندار و حیا پرور عثمانِ غنیؓ آئے

محمودؔ لقب اُن کا نورین ہوا اے دل
کس اوجِ مقدر پر عثمانِ غنیؓ آئے

عالمِ اسلام پر احسانِ ذوالنورینؓ ہے

مشعلِ توحیدِ حق عثمانِ ذوالنورینؓ ہے
آفتابِ دو جہاں فیضانِ ذوالنورینؓ ہے

وقفِ اُمت کے لئے سامانِ ذوالنورینؓ ہے
عالمِ اسلام پر احسانِ ذوالنورینؓ ہے

خون کے چھینٹوں سے تر دامانِ ذوالنورینؓ ہے
سامنے قرآن ہے اور عثمانِ ذوالنورینؓ ہے

جھک گئے قدموں میں تن من دھن سے وہ سرکار کی
کس قدر کتنا قوی ایمانِ ذوالنورینؓ ہے

دو جہاں کی پتلیوں کا نور ہے اُن کی حیا
دونوں عالم کی حیا قربان ذوالنورینؓ ہے

اس فضیلت کی دو عالم میں نہیں کوئی مثال
اللہ اللہ کیا لقب عثمانِ ذوالنورینؓ ہے

آئینہ ہیں آئینہ یہ طالب و مطلوب کے
مظہرِ عرفانِ حق عرفانِ ذوالنورینؓ ہے

مال و زر کی کیا حقیقت ہے رسولِ ہاشمی
آپؐ پر قربان یہ عثمانِ ذوالنورینؓ ہے

منھ چھپالے گا اسی دامن میں یہ محمودؔ بھی
چادرِ شرم و حیا دامانِ ذوالنورینؓ ہے

علی اللہ والا ہے رسول اللہ والا ہے

علی کا نام بھی نامِ خدا کیسا پیارا ہے
دو عالم میں جو کُل ناموں سے اعلیٰ اور بالا ہے

علی اللہ سے مشتق، محمدؐ سے علی مشتق
علی اللہ والا ہے رسول اللہ والا ہے

علی اُن کے برادر ہیں علی داماد ہیں اُن کے
کہ جن کے نور کا ہر دل میں ہر گھر میں اُجالا ہے

ہوئے کعبے میں پیدا اور شہادت پائی مسجد میں
اِدھر آغاز ارفع ہے اُدھر انجام اعلیٰ ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

کوئی ماہِ دل آرا ہے کوئی ہے عرش کا تارا — علی کا بچہ بچہ نور کے سانچے میں ڈھالا ہے
وہی فردوس کے در کھول دیگا حشر کے دن بھی — وہی زورِید وللٰہی جو خیبر ڈھانے والا ہے
مریضوں ناتوانوں بیکسوں کو اور ضعیفوں کو — ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ نے سنبھالا ہے
چراغِ معرفت روشن ہے جسکے قطرے قطرے سے — علی نے ساغرِ دل میں وہ کیفِ نور ڈھالا ہے
علی شیرِ خدا حیدر لقب محمودؔ ہے جس کا
اُسی کی بات اونچی ہے اُسی کا بول بالا ہے

مبارک ہو علی مرتضیٰ تشریف لاتے ہیں

حبیبِ حق محبِ مصطفیٰ تشریف لاتے ہیں — مبارک ہو علی مرتضیٰ تشریف لاتے ہیں
قرارِ قلبِ مضطر، روح پرور بازوئے سرور — خدا کے گھر میں نورِ باخدا تشریف لاتے ہیں
شفیقِ شافعِ محشر حبیبِ ساقیٔ کوثر — نوائے حق پناہِ اولیا تشریف لاتے ہیں
اسد اللہ علی حیدر جنابِ فاتحِ خیبر — علم بردار و شمشیرِ خدا تشریف لاتے ہیں
جہانِ دل کی علمِ معرفت سے ہوگی اب زینت — زہے قسمت درِ علمِ خدا تشریف لاتے ہیں
زمیں دشمن کے پیروں کے تلے سے نکلی جاتی ہے — سرِ میدان یوں شیرِ خدا تشریف لاتے ہیں
ہلادیں گے ہلادیں گے یہ ہر بازوئے باطل کو — کہ میداں میں اخی مصطفیٰ تشریف لاتے ہیں
بزرگی آپ کو اللہ نے محمودؔ کیا بخشی
حرم کی گود میں ظلِ خدا تشریف لاتے ہیں

سبز گنبد کے مکیں میری مدد فرمائیے

یا امام المرسلیں میری مدد فرمائیے — مومنوں کے دل نشیں میری مدد فرمائیے
سیّدِ للعالمیں میری مدد فرمائیے — یا رؤف الراحمیں میری مدد فرمائیے
آپؐ کا در چھوڑ کر جاؤں تو میں جاؤں کہاں — دفن ہوں مر کر یہیں میری مدد فرمائیے
یہ مری بد قسمتی ہے میں جو اتنا دور ہوں — آپؐ ہیں حق کے قریں میری مدد فرمائیے
سرخ روئی دین و دنیا میں مجھے حاصل رہے — سبز گنبد کے مکیں میری مدد فرمائیے
آپؐ محبوبِ خدا، حُسنِ خدا، نورِ ھدیٰ — رہبرِ دُنیا و دیں میری مدد فرمائیے
آپؐ نے جس کی سُنی اللہ نے اُس کی سُنی — رحمتہ للعالمیں میری مدد فرمائیے
آپؐ کے در کی غلامی چھوڑ کر یا شاہِ دیں — میں نہ جاؤں گا کہیں میری مدد فرمائیے
اے حسینوں کے حسیں ماہِ مبیں روشن جبیں — جلوۂ حق الیقیں میری مدد فرمائیے
موت کا پیغام ہے اور نزع کا ہنگام ہے — لُٹ نہ جاؤں میں کہیں میری مدد فرمائیے
پُرسشِ اعمال سے گھبرا رہا ہوں حشر میں — یا شفیع المذنبیں میری مدد فرمائیے
دشت میں صحرا میں وادی میں لحد میں حشر میں — میں جہاں پہنچوں وہاں میری مدد فرمائیے
یارِ غارِ مصطفیٰ صدیق اکبرؓ با صفا — اے امام المسلمیں میری مدد فرمائیے
حضرتِ فاروقِ اعظمؓ حشمتِ شاہِ اُمم — سطوتِ دینِ مبیں میری مدد فرمائیے
صاحبِ حلم و حیا عثمان دامادِ نبیؐ — نورِ قرآنِ مبیں میری مدد فرمائیے
لاَ فَتی اِلاَّ عَلِی لاَ سَیفَ اِلاَّ ذُوالفِقَار — یا امیر المومنیں میری مدد فرمائیے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

حشر کے دن بھی رہے خدمت میں حاضر یہ غلام   کہتے ہیں روح الامیں میری مدد فرمایئے
مشعلِ توحید کا پروانہ میرا دل رہے   کعبۂ دینِ متیں میری مدد فرمایئے
مجھ کو بھی ملجائے طیبہ میں کہیں دو گز زمیں   اے مدینے کے مکیں میری مدد فرمایئے

آشیانہ باغِ طیبہ میں بنے محمود کا
مالکِ خُلدِ بریں میری مدد فرمایئے

الٰہی دامنِ مقصود بھر دے

تمامی خوف سے بے خوف کردے   اور اپنا خوف یارب دل میں بھر دے
رہیں ثابت قدم تیری رضا میں   مسلماں کے دلوں میں وہ اثر دے
زمانے پر اُڑے پرچم ہمارا   الٰہی پھر ہمیں فتح و ظفر دے
پئیں جامِ شہادت ہو کے غازی   مسلمانوں کو تو ایسا جگر دے
سُنے تیرے سوا اب کون ان کی   الٰہی دامنِ مقصود بھر دے
مٹیں دینِ نبیؐ پر جان و دل سے   ہمیں ایثارِ صدیقؓ و عمرؓ دے
لُٹائیں دین پر ہم مثلِ عثمانؓ   الٰہی تو ہمیں جو مال و زر دے
ہلادیں کفر کی بنیادیں یکسر   شجاعت میں ہمیں حیدرؓ سا کردے
الٰہی زندگی تو کٹ رہی ہے   کٹے شوقِ شہادت میں وہ سر دے
بچالیجائے محمود اپنا ایمان   وہ اِلَّا اللہ کی اس کو سپر دے

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم

اسیرم گیسوئے مشکیں اسیرم   جمالِ دل ربا در چشم دارم
کجا ہستی مسیحائے دو عالم   طبیبِ دردِ دل جز تو ندارم

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

تمہارا ہی ہر اک لحظہ بھروں دم   تمہارا ہی پڑھوں کلمہ میں پیہم
خبر اب لیجئے شاہِ مکرم   سہوں کب تک تمہارے ہجر کا غم

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

تمہیں سب سے موخّر اور مقدم   تمہیں سب سے مکرم اور معظم
تمہیں ہر شے میں ہو نورِ مجسم   تمہیں قلب و جگر جانِ دو عالم

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

ہوا ہے جب سے آزارِ محبت   بہت اچھا ہے بیمارِ محبت
کرے کس دل سے اظہارِ محبت   گُلِ خنداں ہے ہر خارِ محبت

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

بُرا ہوں یا بھلا ہوں ہوں تمہارا مجھے جلوہ دکھادو تم خدارا
چمک جائے مقدر کا ستارا جو کہدو تم یہ ہے بندہ ہمارا

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

سرِ بالیں رسولؐ اللہ آنا مجھے بھی جلوۂ زیبا دکھانا
فریبِ دشمنِ دیں سے بچانا شرابِ معرفت مجھ کو پلانا

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

ازل سے ہوں گنہگارِ محبت بہت ہوں میں خطا وارِ محبت
مجھے بخشے نہ بخشے اُس کی رحمت یہی کہتا رہوں ہر دم بہ فرحت

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

شبِ فرقت ہے روتا جا رہا ہوں سیہ بختی کو دھوتا جارہا ہوں
عجب موتی پروتا جا رہا ہوں ترے جلوؤں میں کھوتا جارہا ہوں

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

گئے معراج میں جس دم پیمبرؐ بہت خوش ہوگیا وہ ربِ اکبر

کہا یہ قرب میں اپنے بُلا کر نہیں محبوب کوئی تجھ سے بڑھکر

توئی محبوب من محبوبِ اکرم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

گراتے ہو تو وہ بجلی گرادو محبت کے سوا سب کچھ جلادو
دوئی کا سلسلہ بھی اب مٹا دو نہ کیوں قطرے کو دریا سے ملادو

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

دکھادو اب دکھادو اپنی مورت نہیں محمودؔ میں اب تابِ فرقت
پلادو شربتِ عشق و محبت یہی ہے بس یہی ہے دل کی حسرت

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

زمانے میں کوئی کسی کا نہ ہوتا کبھی چین کی نیند کوئی نہ سوتا
تری یاد میں کون دن رات روتا کسی کی محبت میں دل کون کھوتا

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ راہِ شریعت نہ رازِ حقیقت نہ اظہارِ جلوت نہ اسرارِ خلوت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

نہ شمعِ ہدایت نہ پیرِ طریقت   نمازِ محبت نہ ایماں کی دولت

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

دو عالم میں انساں کے ڈنکے نہ بجتے   سرِ عرش یہ راج ہرگز نہ رچتے

نہ بجلی چمکتی نہ بادل گرجتے   نہ رحمت برستی نہ گلزار سجتے

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ غنچے چٹکتے نہ بُلبل چہکتے   نہ گل کھلکھلاتے نہ گُلشن مہکتے

رواں ہوتیں نہریں نہ سبزے لہکتے   نہ پھولوں پہ شبنم کے قطرے چمکتے

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ روئے منور نہ زُلفِ معنبر   نہ شام و سحر اور نہ پُر کیف منظر

نہ بو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ   نہ اصغر نہ اکبر نہ شبیر و شبر

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ شیخ و برہمن نہ مسجد نہ مندر   امام و مؤذن نہ محراب و منبر

نہ دارا سکندر نہ ہادی نہ رہبر   ولی و قلندر نہ پیر و پیمبر

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ جذبِ صداقت نہ شانِ عدالت   نہ ہوتی سخاوت نہ بڑھتی شجاعت

صدف میں نہ موتی نہ موتی میں طلعت   نظر میں مروت دلوں میں محبت

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ عالم نہ جاہل نہ حافظ نہ قاری   نہ حامد نہ زاہد نہ شاہد نہ قاضی

شہید اور غازی نہ کوئی نمازی   نہ عشقِ حقیقی نہ عشقِ مجازی

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ فرشِ زمیں اور نہ عرشِ معلیٰ   نہ وادیٔ سینا نہ برقِ تجلّی

نہ ہوتے مصلی نہ ہوتا مصلےٰ   نہ نظمِ ولایت نہ جوشِ تولّی

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ ساقی نہ ساغر نہ جام اور مینا   نہ مرنا نہ جینا نہ کوئی قرینا

نہ اوراقِ قرآں نہ کوئی سفینا   نہ بیت المقدس نہ مکہ مدینا

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ دنیا نہ عقبیٰ نہ ہستی نہ بستی   نہ شانِ امیری نہ طرزِ فقیری

بلندی و پستی نہ بحری و برّی   نہ لوح و قلم اور نہ یہ عرش و کرسی

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

تجلی سینا نہ انوار فاراں   نہ یہ باغِ رضواں نہ یہ حور و غلماں

نہ کرّو بیاں اور نہ یہ جن و انساں   نہ کوئی ادب داں نہ کوئی دبستاں

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

صنم کیسے اور یہ صنم خانے کیسے   یہ شمعِ محبت کے پروانے کیسے

یہ مے خانے کیسے یہ پیمانے کیسے   یہ فرزانے کیسے یہ دیوانے کیسے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ اُلفت نہ اُلفت کے پُر کیف پھندے   کبھی پاک ہوتے نہ یہ نفس گندے
نہ یہ مرغ و ماہی نہ پنچھی پرندے   نہ دنیا کے دھندے نہ بندی نہ بندے

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ عامل نہ کامل نہ قاتل نہ بسمل   نہ مجنوں نہ لیلیٰ نہ ناقہ نہ محمل
نہ موجیں نہ طوفاں نہ کشتی نہ ساحل   نہ یہ آب و آتش نہ یہ ذرّۂ گِل

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

اُترتا نہ ہرگز کلامِ الٰہی   نہ سُنتا کوئی بھی پیامِ الٰہی
نہ لیتا کبھی کوئی نامِ الٰہی   نہ ہوتا سلامِ نظامِ الٰہی

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ آدمؑ نہ آدمؑ کی اولاد ہوتی   نہ دنیا کی بستی یہ آباد ہوتی
خوشی بھی جہاں میں نہ ایجاد ہوتی   کبھی روحِ انساں نہ دل شاد ہوتی

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ پھولوں کی کلیاں نہ پھولوں کی چھڑیاں   نہ طُرّہ نہ بدّھی نہ سہرے کی لڑیاں
نہ دولھا دلھن اور نہ شادی کی گھڑیاں   یہاں سے وہاں تک نہ ملتیں یہ کڑیاں

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ ایرانی ہوتے نہ تورانی ہوتے   نہ ہندی نہ سندھی نہ افغانی ہوتے

نہ شامی نہ رومی نہ یونانی ہوتے   نہ چینی نہ مصری نہ جاپانی ہوتے

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ دشت و جبل اور نہ کوئی بیاباں   نسیمِ سحر اور نہ رنگِ گلستاں
نہ عابدؔ نہ عاجزؔ نہ فرحتؔ نہ شاداںؔ   ادیبؔ اور مظہرؔ نہ کوئی ثنا خواں

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ عبد السلام اور نہ نجمی نہ قیصر   نہ مقبول و امدادؔ و انصارؔ و اختر
جناب ضیاؔ صبرؔ و حافظؔ نہ اکبرؔ   بشیرؔ و نظیرؔ اور محمودؔ احقر

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

تمہیں وہ رحمۃ للعالمیں ہو

تمہیں ایسے حسینوں میں حسیں ہو   کہ شیدا جس کا رب العالمیں ہو
تمہیں وہ سرورِ دنیا و دیں ہو   جہاں دربان خود روح الامیں ہو

اُسی در پر جھکی میری جبیں ہو

تمہیں تو سبز گنبد کے مکیں ہو   تمہیں شادابیٔ خُلد بریں ہو
تمہیں تو رفعتِ عرشِ بریں ہو   تمہیں تو زینتِ دنیا و دیں ہو

جدھر دیکھا تمہیں تم ہو تمہیں ہو

تمہیں تو رونقِ ہر انس و جاں ہو   تمہیں آبادیٔ ہر دو جہاں ہو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

تمہیں تو مالکِ ہر این و آں ہو　　کہوں کیوں کر چنیں ہو اور چناں ہو

تمہیں جانو کہ کیا ہو کیا نہیں ہو

زمین و آسماں میں ذکر کس کا　　مکان و لامکاں میں ذکر کس کا

زبان و بے زباں میں ذکر کس کا　　مری روح و رواں میں ذکر کس کا

جہاں ڈالی نظر دیکھا تمہیں ہو

تمہیں ہر برگ و بر میں اور شجر میں　　تمہیں سے نور ہے شمس و قمر میں

تمہیں لہرارہے ہو بحر و بر میں　　تمہیں تڑپا رہے ہو ہر نظر میں

تمہیں پھر راحتِ قلبِ حزیں ہو

زرا دیکھے تو کوئی وسعتِ دل　　مکان و لامکاں کی ہے یہ منزل

یہی لیلائے عالم کی ہے محمل　　اسی میں ہے کسی کا حُسنِ کامل

تمہیں بے پردہ پھر پردہ نشیں ہو

تمہیں ہر بے خبر میں باخبر میں　　تمہیں ہر بے اثر میں با اثر میں

تمہیں شاخِ تمنا میں شجر میں　　تمہیں پھولوں میں ہر رنگِ ثمر میں

دو عالم کی بہاروں میں تمہیں ہو

رہیں آباد مے خانے تمہارے　　چلیں ہر وقت پیمانے تمہارے

پئیں ہر روز مستانے تمہارے　　رہیں سرشار دیوانے تمہارے

مئے توحید کے ساقی تمہیں ہو

تمہیں یعقوبؑ میں ایوبؑ میں ہو　　تمہیں مقبولؔ میں محبوبؔ میں ہو

تمہیں طالب تمہیں مطلوب میں ہو　　تمہیں سالک تمہیں مجذوب میں ہو

حواس و بے حواسوں میں تمہیں ہو

کہیں عابدؔ کے جسم و جاں میں پنہاں　　کہیں عاجزؔ کی آنکھوں میں ہو گریاں

کہیں شاداںؔ کے دل میں تم ہو فرحاں　　کہیں ہو بُلبُلوں میں زمزمہ خواں

تمامی مدح خوانوں میں تمہیں ہو

سحر بھی ہو تمہیں نورِ سحر بھی　　سفر بھی ہو تمہیں گرمِ سفر بھی

نظر بھی ہو تمہیں حُسنِ نظر بھی　　جگر بھی ہو تمہیں خونِ جگر بھی

رگوں میں دوڑتے پھرتے تمہیں ہو

صنم خانوں میں ہیں کاشانے جس کے　　مہ و خورشید ہیں دیوانے جس کے

زمین و آسماں نذرانے جس کے　　یہاں محفل میں ہیں پروانے جس کے

تمہیں وہ شمعِ شمس العارفیں ہو

ازل سے میں طلب گارِ نبیؐ ہوں　　بہت اچھا ہوں بیمارِ نبیؐ ہوں

ابد تک میں گرفتارِ نبیؐ ہوں　　دل و جاں سے خریدارِ نبیؐ ہوں

فدا اُن پر مری جانِ حزیں ہو

مروت اور محبت کس کے دم سے　　رسالت اور نبوت کس کے دم سے

صداقت اور عدالت کس کے دم سے　　سخاوت اور شجاعت کس کے دم سے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

تمہیں چاروں میں لاکھوں میں مکیں ہو

ہوئی طیبہ کو زینت کس کے دم سے　　بڑھی کعبے کی عظمت کس کے دم سے
مٹی دنیا کی ظلمت کس کے دم سے　　ہوئی عالم پہ رحمت کس کے دم سے
تمہیں وہ رحمۃ للعالمیں ہو۔

تمہیں معراج میں جانا مبارک　　گنہگاروں کو بخشانا مبارک
بہ عظمت لوٹ کر آنا مبارک　　ہزاروں نعمتیں لانا مبارک
تمہیں محبوبِ رب العالمیں ہو

گئے معراج میں جب میرے سرور　　یہی تھا رحمتِ عالم کے لب پر
بڑی ہے فکر مجھ کو رب اکبر　　خطا اُمت کی میرے درگزر کر
نہ غمگیں حشر میں اُمت کہیں ہو

کہا حق نے پریشاں ہو نہ پیارے　　تمہارے دوست ہیں میرے دُلارے
ہیں جتنے چاہنے والے تمہارے　　نہ جائیں گے جہنم کے کنارے
تمہیں تو بس شفیع المذنبیں ہو

سکندر تجھ کو آئینہ مبارک　　کلیم اللہ کو سینا مبارک
کسی کو چرخ کا زینا مبارک　　مدینے ہیں مجھے جینا مبارک
مرے حصے میں طیبہ کی زمیں ہو

کوئی سمجھے نہ سمجھے رفعتِ دل　　یہی محمود ہے محمود منزل

اسی کعبے میں پنہاں حق و باطل　　یہیں جلوہ نما ہے حُسنِ کامل
مکیں منزل بہ منزل بس تمہیں ہو

جمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے

کہیں سروری ہے کہیں رہبری ہے　　کہیں دل دہی ہے کہیں دلبری ہے
جدھر دیکھئے اُن کی جلوہ گری ہے

شجر میں حجر میں، گہر میں شرر میں　　قمر میں، نظر میں، دلوں میں جگر میں
جمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے

صداقت میں تم ہو عدالت میں تم ہو　　سخاوت میں تم ہو شجاعت میں تم ہو
تمہاری ہی چاروں میں جلوہ گری ہے

بیاں میں ثنا میں، دہاں میں زباں میں　　زمین و زماں میں مکیں میں مکاں میں
نبی مکرم کی جلوہ گری ہے

عنایت تمہیں سے ہدایت تمہیں سے　　رفاقت تمہیں سے شفاعت تمہیں سے
تمہارے ہی دم سے کرم گستری ہے

تمہارا ہی جلوہ ہے حُسنِ بُتاں میں　　تمہارا ہی شیدا کوئی لامکاں میں
تمہاری ہی ہر سمت عشوہ گری ہے

تمہیں آتے جاتے ہو میرے گماں میں　　تمہیں رستے بستے ہو ہر انس و جاں میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

تمہاری ہی رگ رگ میں جلوہ گری ہے

کسی کی لچک میں کسی کی لہک میں — کسی کی مہک میں کسی کی چمک میں

جدھر دیکھیے ایک جلوہ گری ہے

کہیں نار میں ہیں کہیں نور میں ہیں — کہیں حور میں ہیں کہیں طور میں ہیں

ترے رنگِ وحدت کی صنعت گری ہے

تمہاری ہی رونق ہے کعبے کے اندر — تمہیں سے ہے چمکا خدائی کا اختر

تمہیں سے ہر اک شے کی بالاتری ہے

کہیں روئے تاباں کہیں زُلفِ پیچاں — کہیں شمعِ عرفاں کہیں حُسنِ قُرآں

محمدؐ کی ہر شے میں جلوہ گری ہے

تمہیں میزباں ہو تمہیں مہماں ہو — تمہیں مہرباں ہو تمہیں جانِ جاں ہو

تمہاری ہی روحوں میں لذت بھری ہے

تمہیں جستجو ہو تمہیں گفتگو ہو — تمہیں آرزو ہو تمہیں آبرو ہو

تمہاری ہی ہر دل میں اُلفت بھری ہے

ہر اک ابتدا میں ہر اک انتہا میں — ہر اک مقتدا میں ہر اک پیشوا میں

کمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے

تمہیں شمعِ محفل، تمہیں حُسنِ محمل — تمہیں خود مسافر، تمہیں خود ہی منزل

محمدؐ تمہاری ہی اک رہبری ہے

فضا میں ہوا میں، ادا میں صدا میں — دعا میں دوا میں فنا میں بقا میں

رسولِؐ دو عالم کی جاں پروری ہے

عیاں میں نہاں میں جہاں میں جناں میں — چنیں میں چناں میں ہر اک این و آں میں

جمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے

یہاں دیکھتا ہوں، وہاں دیکھتا ہوں — جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں

محمدؐ تمہاری ہی جلوہ گری ہے

تمہیں عشق کی جاں، تمہیں دل کے ارماں — تمہیں برق سینا تمہیں حُسن فاراں

تمہاری ہی محمودؔ جلوہ گری ہے

سَلِّمُوْ صَلُّوْ عَلَیْکَ

تاجِ وحدت کے نگیں ہو — نورِ وحدت بالیقیں ہو

رحمتہ للعالمیں ہو — سَلِّمُوْ صَلُّوْ عَلَیْکَ

یا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ یا رَسُول سَلَامُ عَلَیْکَ — یا حَبِیْب سَلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰۃُ اللہ عَلَیْکَ

رونقِ دنیا و دیں ہو — کیا کہوں تم کیا نہیں ہو

میرے جو کچھ ہو تمہیں ہو — سَلِّمُوْ صَلُّوْ عَلَیْکَ

یا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ یا رَسُول سَلَامُ عَلَیْکَ — یا حَبِیْب سَلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰۃُ اللہ عَلَیْکَ

شافعِ روزِ جزا ہو — رحمتِ ربّ العلا ہو

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

دستگیرِ بے نوا ہو　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
آپ شمس العارفیں ہیں　　آپ ختم المرسلیں ہیں
آپ ہی دل میں مکیں ہیں　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
وقت نازک آپڑا ہے　　بھائی سے بھائی جدا ہے
آسرا بس آپ کا ہے　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
اُمتِ خیر الوریٰ پر　　رحمتیں نازل سدا کر
اور محمدؐ مصطفیٰ پر　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
مرتے دم گر آپ آتے　　شکل نورانی دکھاتے
میری آنکھوں میں سماتے　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
باعثِ ہر این و آں ہو　　اور مکینِ لامکاں ہو
روشنی دو جہاں ہو　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ

مسکرادو مسکرادو　　برقِ رحمت ہاں گرادو
عارضِ روشن دکھادو　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
روضۂ اقدس پہ آؤں　　زخمہائے دل دکھاؤں
اور ادب سے یہ سناؤں　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
نزع میں جلوہ دکھانا　　مرنے والے کو جلانا
بادۂ وحدت پلانا　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
منبعِ جودو سخا ہو　　معدنِ علم و حیا ہو
مظہرِ شانِ خدا ہو　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
چاریارِ مصطفیٰ پر　　اور سلام آلِ عبا پر
دو جہاں کے رہنما پر　　سلّمو صلّو علیکَ
یا نبی سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ　　یا حبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ
وہ بھی دن آئے کہ سرور　　ہم درِ اقدس پہ آکر
یہ پڑھیں بادیدۂ تر　　سلّمو صلّو علیکَ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

یا نبیِ سلام علیک یا رسول سلام علیک   یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

سیکڑوں ارمان لیکر آپڑا محمود در پر
رکھیے اس کی لاج سرور سلّمو صلّو علیک

یا نبیِ سلام علیک یا رسول سلام علیک   یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

باغِ عالم میں یارب یہ کون آگیا   کس کی آمد کا دنیا میں ڈنکا بجا
ہوگیا کون اندھیرے میں جلوہ نما   ہر طرف سے جو یہ آرہی ہے صدا

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

گلشنِ دہر میں آئے پیارے نبیؐ   پھیلی چاروں طرف اک عجب روشنی
کھل گئی بے نواؤں کے دل کی کلی   یہ نسیمِ سحر صبح دم بول اُٹھی

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

جب یہ نورِ خدا ریب دنیا ہوا   دونوں عالم دل وجاں سے شیدا ہوا
بھاگا شیطان مردود روتا ہوا   بُت کدوں میں عجب شور برپا ہوا

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

جھوم کر اُٹھی کعبے سے کالی گھٹا   خوب رحمت کا چھڑکاؤ ہونے لگا
بول بالا ہوا ہر طرف نور کا   ہاتفِ غیب سے آئی پیہم صدا

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

ہر طرف آمد آمد کی دھومیں مچیں   بُلبلیں خوشنوا نغمے گانے لگیں
ڈالیاں اُٹھ کے تعظیم کو جھک گئیں   کھل کے کلیاں چمن میں سبھی بول اُٹھیں

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

قصرِ نوشیرواں کے گرے کنگرے   رعبِ میلاد سے کفر کے ہوش اُڑے
یک بیک سارے بُت سرنگوں ہوگئے   بیکسوں اور یتیموں کے بھی دن پھرے

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

خوب بحرِ رسالت کی موجیں اُٹھیں   ڈوبتی کشتیاں بھی کنارے لگیں
ہر طرف سرورِ دیں کی فوجیں بڑھیں   دل ہلا کانپ اُٹھی کفر کی سرزمیں

مصطفیٰ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

چاند کے چار تارے چمکنے لگے   غنچے اک اک چمن کے چٹکنے لگے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

پھول باغِ نبیؐ کے مہکنے لگے — کفر کے دل میں کانٹے کھٹکنے لگے

مصطفٰےؐ مجتبٰےؐ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

مصحفِ رُخ پہ جس کے تجلّی نثار — جس کے رُخ کی قسم کھائے پروردگار

جس کے قدموں میں ہو جنتوں کی بہار — جس کی آمد پہ چہکے چمن میں ہزار

مصطفٰےؐ مجتبٰےؐ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا غیرتِ صد چمن — تم پہ شیدا ہوا جبکہ خود ذوالمِنن

کیوں نہ قرباں کریں تم پہ ہم جان وتن — کھل کے کہنے لگے سارے غنچہ دہن

مصطفٰےؐ مجتبٰےؐ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

ہے یہ محمود کی التجا صبح و شام — بھر دے بھر دے مرے ساقیا مرا جام

آؤ مل کر پڑھیں سب درود و سلام — تاکہ ہو جائیں خوش ہم سے خیر الانام

مصطفٰےؐ مجتبٰےؐ مرحبا مرحبا

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

سلامٌ علیکم رسولٌ کریمٌ — سلامٌ علیکم شفیعٌ عظیمٌ

سلامٌ علیکم بشیرٌ نذیرٌ — محمد حبیبٌ نبیٌ کریمٌ

ثنا جس کی اللہ خود کر رہا ہے — جو محبوبِ کُل اور حبیب خدا ہے

مُزمّل، مُدثّر وہی والضحیٰ ہے — کتابِ مبیں میں یہی تذکرہ ہے

سلامٌ علیکم رسولٌ کریمٌ

نہیں نور سے آپؐ کے کوئی خالی — ہر اک شے میں ہے آپؐ کی خوش جمالی

ہے اک اک ادا آپؐ کی لایزالی — ہے بعد از خدا آپؐ کی شانِ عالی

سلامٌ علیکم رسولٌ کریمٌ

لقب آپؐ کا مصطفٰےؐ مجتبٰےؐ ہے — لقب آپؐ کا سید الانبیاء ہے

دل و جان سے آپؐ کا جو ہوا ہے — اُسی کو خدا نے بھی اپنا کہا ہے

سلامٌ علیکم رسولٌ کریمٌ

نہ پوچھو عجب حشر کا ماجرا ہے — جسے دیکھئے آج تھرّا رہا ہے

اِدھر آپؐ کا دستِ رحمت اُٹھا ہے — اُدھر جوش پر بخششِ کبریا ہے

سلامٌ علیکم رسولٌ کریمٌ

حبیبِ خدا رحمتِ ہر دو عالم — سوا آپؐ کے اب نہیں کوئی ہمدم

شفیعِ معظم، رسولِ مکرم — ترحّم ترحّم ترحّم ترحّم

سلامٌ علیکم رسولٌ کریمٌ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

تمھیں نے مری ڈوبی کشتی ترائی   تمھیں نے مری دین و دنیا بنائی
تمھیں نے سدا راہ سیدھی دکھائی   تمھیں سے ہوئی ہے خدا تک رسائی

سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم

ابوبکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ   ہیں ماہِ رسالت کے یہ چار اختر
انھیں سے جبینِ دو عالم منور   یہی ہیں یہی زیبِ محراب و منبر

سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم

زباں پر جو حضرت کا نام آرہا ہے   مری مغفرت کا پیام آرہا ہے
پیام آرہا ہے کلام آرہا ہے   درود آرہا ہے سلام آرہا ہے

سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم

موخّر تمھیں ہو مقدم تمھیں ہو   رموزِ محبت کے محرم تمھیں ہو
خدا کے حبیبِ مکرم تمھیں ہو   رسولوں میں سب سے معظم تمھیں ہو

سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم

تمھیں ہو فقیروں امیروں کے سرور   تمھیں ہو غریبوں یتیموں کے یاور
تمھیں سے ہے گلزارِ وحدت معطر   تمھیں سے دلِ مومنیں ہے منور

سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم

تمھیں نے غلاموں کو دی بادشاہی   تمھیں نے گداؤں کی قسمت جگائی
تمھیں نے زمانے کی ظلمت مٹائی   تمھیں سے ہوئی حق کی جلوہ نمائی

سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم

یہی ہے یہی ایک حسرت ہماری   مدینے میں یارب ہو تربت ہماری
سرِ عرش چمکے محبت ہماری   لڑے آپؐ کے در سے قسمت ہماری

سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم

یہی جن و انس و ملک کی صدا ہے   یہی دل سے محمودؔ بھی کہہ رہا ہے
درود آپؐ پر یا حبیبِ خدا ہے   سلام آپ پر یا شفیعُ الوریٰ ہے
سلامٌ عَلَیکُم رَسولٌ کَرِیم   سلامٌ عَلَیکُم شَفیعٌ عَظِیم
سلامٌ عَلَیکُم بَشیرٌ نَذِیر   محمد حبیبٌ نبیٌ کریم

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کے دم سے ہو قائم جہاں کا نظام   جو کہ اللہ کا لے کے آئے پیام
بھیجے خالق بھی جس پر درود و سلام   جس کا جبریل ہو ایک ادنیٰ غلام

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کا کونین میں ہو بڑا اہتمام   جس کا خود خالقِ کُل کرے احترام
بُت کدہ جس کے دم سے ہو بیت الحرام   ہر نبی جس کو اپنا بنائے امام

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کا جاری ہو چاروں طرف فیضِ عام   بھیجیں جس پر شجر اور حجر بھی سلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

مغفرت کی دعا جو کرے صبح و شام   فکر اُمت میں ہر دم رہے جو مدام
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

کُل ستاروں میں ہو جیسے ماہِ تمام   ہیں اُسی طرح نبیوں میں خیرالانام
جس کے منھ سے سُنیں ہم خدا کا کلام   بادشاہوں سے افضل ہو جس کا غلام
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جب نکیرین آکر کریں گے کلام   پیش کردوں گا اپنے محمدؐ کا نام
اُن کے جھک جائیں گے سر بصد احترام   پھر پکار اُٹھوں گا ہو کے خود شاد کام
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس پہ پتھراؤ چاروں طرف سے کیا   راہ میں جس کے کانٹا بچھایا گیا
ظلم سہہ کر بھی جس نے نہ کی بددعا   دامنِ خُلق میں جس نے ہم کو لیا
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کا بستر کھجوروں کا اک بوریا   جس کے کپڑوں میں پیوند ہو جا بجا
جس نے فاقے پہ فاقہ برابر سہا   پیٹ جس نے کہ بھوکوں کا ہر دم بھرا
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

حُسن پر ہو مدینے میں جس کی بہار   ہجر میں جس کے کعبہ بھی ہو سوگوار
جو کہ اُمت کے غم میں ہو زار و نزار   جو شفاعت کرے آکے روزِ شمار
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس نے سجدے میں جامِ شہادت پیا   جس نے سر دے کے اسلام زندہ کیا
جس کا شاہد ہے ہر ذرۂ کربلا   جس نے قربان اُمت پہ سب کچھ کیا
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کو حق نے بنایا ہو اپنا حبیبؐ   جس کو حق نے بُلایا ہو اپنے قریب
جس کی آمد سے جاگ اُٹھے اپنے نصیب   جس کے دامن سے لپٹیں امیر و غریب
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

آج تک جس کا ثانی نہ پیدا ہوا   بعد اللہ کے جس کا ہو مرتبہ
جس کی رحمت کا ہر سمت دریا بہا   جس کا اقصائے عالم میں ڈنکا بجا
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

ہو لقب جس کا وَالشّمس اور وَالضُحیٰ   جس کی مدحت ہو قرآن میں جا بجا
جس کی نبیوں نے اقصا میں کی اقتدا   عرشِ اعظم پہ ہو نام جس کا لکھا
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کے باعث دو عالم سجایا گیا   جس کو کون و مکاں میں بُلایا گیا
جس کی اُمت کا رُتبہ بڑھایا گیا   جس کو جنت کا مالک بنایا گیا
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کا مژدہ مسیحا نے آکر دیا   کی خلیلِ خدا نے بھی جس کی دعا
جس کی آمد کا شہرہ تھا صبح و مسا   رحمتیں لے کے جو صبح دم آگیا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

ظلمتِ شرک میں نورِ وحدت کھلا　　سرنگوں ہوگئے جو بنے تھے خدا
بت ہوئے دیکھ کر جس کو حیرت زدہ　　رعب سے جس کے شق طاقِ کسریٰ ہوا

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

شش جہت سے صدا آئی صلِّ علیٰ　　جن و انس و ملک نے کہا مرحبا
جنتیں دوڑیں لے لے کے ٹھنڈی ہوا　　چین جس سے کہ ٹوٹے دلوں کو ملا

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کے دم سے ضلالت جہالت مٹی　　جس سے ایمان و عرفاں کی دولت ملی
جس سے انساں کی قدر و قیمت بڑھی　　جس نے دل میں خدا کی محبت بھری

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

نور سے جس کے سارا جہاں کھل اُٹھا　　جس کا معراج کی شب اُجالا ہوا
اللہ اللہ کیا اُس کا ہے مرتبہ　　جس پہ نازل ہوا ہو کلامِ خدا

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جسمِ اطہر کا جس کے نہ سایہ پڑا　　جس کے انگشت سے مہ دوپارہ ہوا
جس کے پنجوں سے پانی کا چشمہ بہا　　جس کی ہر بات میں ہو نیا معجزہ

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کے آبِ وضو کو ہر اک جاں نثار　　ٹوٹے پڑتے ہوں لینے کو پروانہ وار

گائے جس کا ترانہ چمن میں ہزار　　چومے جس کے قدم بڑھ کے فصلِ بہار

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جنتیں جس کے روضے کی لوٹیں بہار　　چاند سورج تصدق ہوں لیل و نہار
دیکھنے کو کوئی جس کے ہو بے قرار　　آئیں جبریل جس کے لئے بار بار

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کی شوکت سے آدمؑ کا رتبہ بڑھا　　کشتی نوحؑ کا جو ہوا ناخدا
نارِ نمرود کو جس نے گُلشن کیا　　صبر ایوبؑ میں جو گزر کر گیا

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کے قدموں کو عرشِ بریں نے لیا　　جس کا کونین میں سب نے کلمہ پڑھا
چاہتا ہو خدا خود بھی جس کی رضا　　جس کے القاب ہوں مصطفیٰ مجتبیٰ

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

کانٹے کانٹے کو جس نے بنایا گلاب　　ذرے ذرے کو جس نے کیا آفتاب
قطرہ قطرہ کہے جس کو رحمت مآب　　جس کے صدقے میں ٹل جائے سر سے عذاب

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس نے آغوشِ رحمت میں ہم کو لیا　　جس نے جنت کا ہم سب کو مژدہ دیا
جس کے ملنے سے ہم کو خدا مل گیا　　جس نے آکر غریبوں کا دُکھڑا سُنا

اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

ہے یہی بس دعا میری لیل و نہار — گیسو و رُخ کی دیکھوں میں ہر دم بہار
کیوں نہ ہو جاؤں میں اُس پہ دل سے نثار — کام آئے جو محمود روزِ شمار
اُس پہ بیحد درود اُس پہ لاکھوں سلام۔

دیگر

اے خدا اے ربِ اکبر — مشرکوں کا ہونگوں سر
ہم کو وہ قوت عطا کر — فتح پائیں کافروں پر
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ
ظالموں کو تو سزا دے — زعم باطل کا مٹادے
جلوۂ حق جگمگا دے — ہر دلِ مومن صدا دے
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ
اے حبیبِ حق تعالیٰ — مشرکوں کا منہ ہو کالا
منہدم ہو ہر شوالا — دین کا ہو بول بالا
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ
اے خدا اے ذاتِ واحد — بچہ بچہ ہو مجاہد
ہر دلِ مسلم ہو زاہد — ایک ہوں مسجود و ساجد
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ
آپؐ کے خادم بنیں ہم — دل سے خدمت میں جھکیں ہم

آپ کی نعتیں پڑھیں ہم — پھول جنت کے چنیں ہم
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ
شاد ہو اُمت تمہاری — اور بڑھے عظمت تمہاری
دیکھیں سب قدرت تمہاری — عام ہو رحمت تمہاری
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ
قبر میں جس دم کہ پہنچوں — آپ کا دیدار دیکھوں
آپ کے قدموں کو چوموں — پھول جنت کے لٹادوں
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ
کیا ایازی رنگ لائی — دولتِ محمود پائی
نعت حضرت کو سنائی — دل سے یہ آواز آئی
یا نبیِ سَلامُ عَلَیکَ یا رَسُول سَلامُ عَلَیکَ — یا حَبِیب سَلامُ عَلَیکَ صلوٰۃُ اللہ عَلَیکَ

زینت کعبۂ دل ہیں سب اولیاء

صحبتِ اولیاء دردِ دل کی دوا — قربتِ اولیاء زنگِ دل کی جلا
رحمتِ اولیاء رحمتِ مصطفےٰ — رحمتِ مصطفےٰ رحمتِ کبریا
ان کے سائے میں جو مردہ دل آگئے
زندگی پا گئے زندگی پا گئے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

فیض کا ان کے عالم نہ پوچھے کوئی   جو کہا اللہ اللہ ہوا بس وہی
ان کی نظروں سے ہوتے ہیں پیدا ولی   ان سے کھلتی ہے دل کی کلی در کلی

ان سے راہِ شریعت طریقت ملی
معرفت کی حقیقت کی دولت ملی

یہ وہ ہیں جن کو خود حق نے اپنا کہا   یہ وہ ہیں دید کو جن کی کعبہ بڑھا
یہ وہ ہیں ناز جن کا خدا نے سہا   یہ وہ ہیں جن کا قرآں میں ہے تذکرہ

ہیں یہی نائبِ انبیاء اصفیاء
ہیں یہی حق کے جلووں کے جلوہ نما

زینتِ کعبۂ دل ہیں سب اولیاء   ان کا جو ہوگیا وہ خدا کا ہوا
ان کی نظریں ہیں ظلمت کدے کی ضیا   ان کی صحبت ہے صد طاعتِ بے ریا

ان کی خدمت میں جو جان و دل سے جھکا
سر بلندی دو عالم کی وہ پا گیا

ان کا دربار دربارِ خیر الوریٰ   ان کا دیدار دیدارِ شمس الضحیٰ
ان کی بیعت ہی ہے بیعتِ مصطفیٰؐ   دستِ محبوبؐ ہیں یہ وہ دستِ خدا

واہ کیا سلسلے سے ملا سلسلہ
گویا ذرہ بھی خورشید سے جاملا

قبر میں زندہ ہیں اولیائے کرام   ہے مزاروں سے بھی فیض جاری مدام

اہلِ دل ان سے کرتے ہیں جاکر کلام   جھولیاں اپنی بھرتے ہیں ہر خاص و عام

ہیں یہ بے خوف ہر خوف سے باخدا
شان میں ان کی لا خوف حق نے کہا

رہ کے دنیا میں بھی حق سے واصل ہیں یہ   بزمِ وحدت میں ہر وقت شامل ہیں یہ
آسماں جس امانت سے گھبرا گیا   اُس امانت کے واللہ حامل ہیں یہ

ان پہ جو جان و دل سے فدا ہوگیا
وہ حبیبِ حبیبؐ خدا ہوگیا

ان کی صورت سے ہے جلوۂ حق عیاں   ان کے سینے ہیں توحید کے رازداں
ان کی مٹھی میں ہے دولتِ دو جہاں   ان کے قدموں میں ہیں بادشاہِ زماں

جو ولی سے ملا مصطفیٰؐ سے ملا
مصطفیٰ سے ملا جو خدا سے ملا

میرے مرشد کے رُخ پر ہے کیا چاندنی   چاند کی جس پہ ہے خود فدا چاندنی
چشمِ خورشید نے بھی نہ دیکھی کبھی   ایسی رحمت نما حق نما چاندنی

محفلِ نور پر بارشِ نور ہے
نور سے آج ہر سینہ معمور ہے

وارثِ انبیاء نائبِ یارِ غار   گلشن الف ثانی کی جانِ بہار
شاہ ابو الخیر کی آپ ہیں یادگار   آپ ہی سے چمکتے ہیں لیل و نہار

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

آپ پر رحمتِ حق رہے بے شمار
آپ پر ہو حبیبِ خدا کا پیار

سارے دنیا کے جھگڑے چھڑا دیجئے — میری ہستی کو آقا بنا دیجئے
اب زرا دستِ رحمت بڑھا دیجئے — جامِ توحید مجھ کو پلا دیجئے

اپنی نظروں کا صدقہ عطا کیجئے
طالبِ حق ہوں حق سے ملا دیجئے

نزع میں میری بالیں پہ آئیں حضورؐ — اپنا نورانی جلوہ دکھائیں حضورؐ
مکرِ شیطان سے آکر بچائیں حضورؐ — تشنہ کو جامِ وحدت پلائیں حضورؐ

ہے یہی آخری اِک تمنا حضورؐ
خاتمہ میرا بالخیر ہو یا حضورؐ

آپ محمود اور میں ایاز آپ کا — یہ غلام اور کچھ بھی نہیں مانگتا
بس یہی ایک لے دے کے ہے التجا — آپ کہہ دیجئے ہے یہ خادم میرا

پھر تو بگڑی مری ساری بن جائے گی
میرے گھر بھر کی قسمت چمک جائے گی

سہرا عزیزی سید اکبر حسین سلمہٗ

برادر خورد مصنف

جب کے باندھا گیا نوشاہ کے سر پر سہرا — بن گیا صلِّ علٰی نور کی چادر سہرا

کیوں نہ شکرانۂ حق دل سے بجا لاؤں میں — ربِّ اکبر نے دکھایا مجھے اکبر سہرا
اس کے ہر غنچے میں ہے نورِ نبیؐ کا جلوہ — کیوں نہ مقبولِ خدا ہو یہ منوّر سہرا
لعل و الماس و گُہر کی نظر آتی ہے جھلک — لُوٹ لایا چمنستان کے گوہر سہرا
یا الٰہی رہیں آباد عروس و نوشاہ — روز پھولے پھلے اک ایک کے سر پر سہرا
مہ و خورشید بھی قربان ہوئے جاتے ہیں — دیکھ کر چہرۂ انور پہ منوّر سہرا
ہر کلی گانے لگی نور کا نغمہ کِھل کر — سورۂ نور جو باندھا گیا پڑھ کر سہرا
جُھک کے قدموں میں بلندی ہوئی کیا اسکو نصیب — عجز کے ساتھ مرصّع ہے یہ اکبر سہرا
نور اُترا ہے محمدؐ کا ترے چہرے پر — سب کی نظروں میں سمایا ہے منوّر سہرا
یاالٰہی میرے ماں باپ کی روحیں خوش ہوں — باغِ فردوس میں مہکے یہ معطر سہرا

یا نبیؐ آپ کے صدقے میں دکھایا حق نے
کیوں نہ محمود کی نظروں میں ہو بہتر سہرا

سہرا عزیزی سیّد میاں سلّمہٗ؟

کشتیِ زہد و عبادت کا سہارا سہرا — بحرِ رحمت کا ہے لاریب کنارا سہرا
سُنّتِ سیّدِ عالم کی ہوئی اب تعمیل — سَرِ نوشاہ پہ چڑھ کر یہ پُکارا سہرا
ہر لڑی سہرے کی کہتی ہے پکڑ کر دامن — رحمتوں سے رہے سر سبز تمہارا سہرا
رُخِ نوشاہ پہ چھائی ہے مدینے کی بہار — گُلشنِ خُلد کی آنکھوں کا ہے تارا سہرا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

حسنی نور حسینی چمن آرائی ہے — رحمتِ حق سے ہے معمور یہ پیارا سہرا
آمنے سامنے جلوے ہیں دلھن دولھا کے — کس کو دیکھے کرے اب کس کا نظارا سہرا
ہر کلی سے ہے تجلی الٰہی کا ظہور — نور نے نور کے پھولوں سے سنوارا سہرا
نور اللہ کا اُترا ہے ترے چہرے پر — رحمتِ حق کو نہ ہو کس لئے پیارا سہرا
روح ماں باپ کی کہتی ہے بلائیں لے کر — یا خدا ہو یہ محبت کا سہارا سہرا
کیا خوشی ہے کہ خوشی سے بھی خوشی ہے پیدا — کس قدر روح فزا ہے یہ دل آرا سہرا
شاد و آباد پھلیں پھولیں عروس و نوشاہ — اور سہروں کا بھی یارب ہو سہارا سہرا

دولھا سید تو دلھن سیدہ ہے اے محمودؔ
کیا برابر کا خدا نے ہے اُتارا سہرا

سہرا عزیزی سید میاں سلمہٗ

اُتر کے عرش سے آیا ہے نور سہرے پر — خدا کی رحمتوں کا ہے ظہور سہرے پر
کلی کلی کی زباں پر ہے کلمۂ توحید — فریفتہ ہے دل و جاں سے حور سہرے پر
سمک سے تابہ فلک ایک ہے ضیا اس کی — چمک رہا ہے دو عالم کا نور سہرے پر
یہ دو دلوں کو ملا کر جو ایک کرتا ہے — بس آپ ہی کا کرم ہے حضور سہرے پر
کرن کرن پہ نظر ہے جنابِ موسیٰ کی — کئے ہے چھاؤں گھنی نخلِ طور سہرے پر
نصیب ہو تجھے سید سعادتِ دارین — برس رہا ہے سعادت کا نور سہرے پر

لڑی لڑی سے نمایاں ہے رنگ شادی کا — چمک رہا ہے محمدؐ کا نور سہرے پر
گلوں کی گود میں کھیلے بہار جنت کی — نگاہِ لطف ہو ربِ غفور سہرے پر
ثبوت عجز کا دیتا ہے جھک کے تابہ قدم — نہ آنے پائے گا رنگِ غرور سہرے پر
لڑی لڑی میں نظر آئے ٹوٹتے تارے — نگاہِ بد ہوئی گر گر کے چور سہرے پر

کوئی نگاہ سے محمودؔ کی ذرا دیکھے
یہ کس خوشی نے کیا ہے ظہور سہرے پر

لوری نور چشم راحتِ دل سید محمد حبیب الحسن سلمہٗ

آ تجھے اپنے کلیجے سے لگالوں پیارے — تجھ پہ قربان کروں چاند ستارے سارے
تیری نورانی سی صورت کو چھپالوں دل میں — آ تجھے آنکھوں میں رکھ لوں مرے دل کے پارے
تیری صورت کا نمونہ نہ ملا جب اس کو — چاند سورج تری ایڑی پہ فلک نے وارے
جس طرف چاہے جسے گیند سا لڑکا دے تو — تیرے ہاتھوں کے کھلونے ہیں چمکتے تارے
موہنی ہے تری صورت پہ کچھ ایسی بچے — دل نچھاور کرے ماں، باپ کلیجا وارے
اپنی صورت پہ تجھے خلق کیا خالق نے — چاند سورج بھی ترے حُسن کے آگے ہارے
چوس لے چوس لے جنت کے مزے جی بھر کے — انگلیوں سے تری کوثر کے ہیں جاری دھارے
اے حبیب الحسن اللہ تجھے خوش رکھے — تیرے جلوے ہوں مرے دل کے سہارے پیارے
جس طرف تیری نظر اُٹھے اُجالا ہو جائے — روشنیِ دو جہاں بن کے چمک مہ پارے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

سارے کنبے کے لئے باعثِ راحت ہو تو — تیرا ہر کام ہو ملت کا سہارا پیارے
رات دن تجھ کو خدا اپنی اماں میں رکھے — حوریں آ آ کے ہلا جائیں ترے گہوارے
روئے روشن ہو ترے باپ کی آنکھوں کا نور — ماں کا دل شاد کرے تیرا چمکنا پیارے
ہفت افلاک پہ تو چین سے جھولا جھولے — چاند سورج ہوں ترے واسطے دو گہوارے
آلِ ہاشم سے ہے نسبت تجھے پیارے بچے — تیری ایک ایک ادا جانِ ادا ہے پیارے

عمر خضری مرا اللہ کرے تجھ کو عطا
اور دیکھا کرے محمودؔ ترے نظارے

قطعہ

لہرائے زمانے میں اسلام کا پرچم پھر
ہو تیغ ہلالی کے سائے میں یہ عالم پھر
جس دور میں چمکی تھیں اخلاق کی شمشیریں
آجائے نظر یارب وہ دور معظم پھر

قطعہ

دلِ مسلم میں پھر روشن مہِ ایمان ہو جائے
مسلماں پھر فدائے عظمتِ قرآن ہو جائے
زبانِ خلق پر محمودؔ ہو نامِ رسولؐ اللہ
یہ پاکستان پاکستان ہو جائے

قطعہ

اُٹھو پھر شانِ اسلامی دکھادو
جھکا دو خود سروں کے سر جھکادو
سبق پھر دورِ ماضی کا پڑھادو
مجاہد بچے بچے کو بنادو

شہیدِ ملت

رُباعی

اے زندۂ جاوید شہیدِ ملت
بخشی گئی کونین میں تجھ کو عزت
ہر قطرۂ دل بول اُٹھا مقتل میں
مقبولِ دو عالم ہوئی تیری خدمت

قطعہ

دہر سے اس طرح منہ موڑا شہیدِ قوم نے
لَآ اِلٰہ پڑھ کے دم توڑا شہیدِ قوم نے
کر کے پاکستان حوالے قادرِ کونین کے
قوم کو نالہ کناں چھوڑا شہیدِ قوم نے

قطعہ

ظاہر ہوئی دنیا پہ لیاقت تیری
خورشیدِ درخشاں ہے فراست تیری
ممنون نہیں کون جہاں میں تیرا
چمکا گئی ملت کو سیاست تیری

قطعہ

نسیم صبح پریشاں پھرے نہ کیوں ہر سو
چمن چمن میں ہے محمودؔ ایک عالمِ ہو
شہیدِ قوم کے غم نے دلوں کو چور کیا
ٹپک رہے ہیں دو عالم کی آنکھ سے آنسو

قطعہ

اللہ کی رحمت میں جگہ پائیں لیاقت
فرمائیں حبیبؐ دو جہاں اُن کی شفاعت
کُھل جائے درِ ہشتِ جناں بس یہ دعا ہے
حورانِ بہشتی رہیں ہر دم پئے خدمت

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

رُباعی

پھر جوہرِ اسلام دکھاؤ اُٹھ کر
کشمیر کو خطروں سے بچاؤ اُٹھ کر
مظلوم کو ظالم سے چھڑانا ہے فرض
ہر جبر و تشدد کو مٹاؤ اُٹھ کر

رُباعی

کیوں اُن پہ نہ اللہ کی رحمت برسے
کرتے ہیں مجاہد کی مدد جو زر سے
محمودؔ لٹاتے ہیں جو راہِ حق میں
انعام وہ پاتے ہیں خدا کے گھر سے

قطعہ

اے خدا کردے عطا زورِ قلم
نعتِ احمد کررہا ہوں میں رقم
نامۂ محبوب پڑھنے کے لئے
قبر میں روشن رہے شمعِ حرم

قطعہ

حاصل وہی کرتے ہیں جہادِ اکبر
محمودؔ جو مٹتے ہیں رضائے حق پر
قرآن سے ثابت ہے نہیں مرتے وہ
جو راہِ الٰہی میں کٹاتے ہیں سر

قطعہ

کرو یادِ خدا محمودؔ ہر دم
اسی سے دور ہوجاتے ہیں سب غم
ملے گا چین دل کو ذکرِ حق سے
صدا دیتی ہے یہ ہر سانس پیہم

قطعہ

گل ہی کو نہیں خاروں کو بھی سینے سے لگایا جاتا ہے
جب رسم بڑھانی ہوتی ہے ہر ناز اُٹھایا جاتا ہے
پہلے تو محبت میں اے دل ہستی کو مٹایا جاتا ہے
پھر حُسن بلائیں لیتا ہے دیدار دکھایا جاتا ہے

قطعہ

نہ یہ مسجد میں ہوتی ہے نہ بتخانے میں ہوتی ہے
کسی کی یاد ہر دم دل کے کاشانے میں ہوتی ہے
نہ شیشے میں نہ ساغر میں نہ پیمانے میں ہوتی ہے
شرابِ معرفت مرشد کے میخانے میں ہوتی ہے

قطعہ

اللہ اللہ کیا کیا تو نے
حُسن اپنا دکھادیا تو نے
حُسن پر اپنے کرکے گرویدہ
ہم کو اپنا بنالیا تو نے

قطعہ

جسے طاعت پہ بھی شرمندگی ہے
اُسی کی بندگی بس بندگی ہے
فنا ہوجاؤں گا تیری بقا میں
فنا میں زندگی ہی زندگی ہے

قطعہ

تصویر بھی تو اور مصور بھی تو ہی ہے
پوشیدہ بھی تو خلق میں ظاہر بھی تو ہی ہے
جب غور سے دیکھا تو یہ ظاہر ہوا محمودؔ
اے جانِ جہاں اول و آخر بھی تو ہی ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

قطعہ

ایک دن موت سب کو آنی ہے
نام اسی کا جہانِ فانی ہے
موت سے کیوں ڈرے کوئی محمودؔ
موت ہی اصلِ زندگانی ہے

قطعہ

ہر شے کا ہے ظہور نبی کے ظہور سے
ہر شے سجی ہوئی ہے محمدؐ کے نور سے
معطی خدائے پاک ہے قاسم رسولِ پاک
ملتا نہیں ہے کیا ہمیں دستِ حضور سے

قطعہ

تماشا گاہِ قدرت ہے یہ دنیا
سراپا جائے عبرت ہے یہ دنیا
یہیں بنتی ہے جنت اور دوزخ
کہ عقبیٰ کی حقیقت ہے یہ دنیا

رُباعی

آئی جو ترے حُسن کی تصویر پسند
آنکھوں نے بنایا اُسے دل کا پیوند
کیا دولتِ محمودؔ سمائی دل میں
گویا کہ سمندر ہوا کوزے میں بند

رُباعی

قبر کا کونا بھی محمودؔ عجب کونا ہے
جہاں اک نیند قیامت کی ہمیں سونا ہے
جس کی جھولی میں نہیں توشۂ عقبیٰ کچھ بھی
آہ اُس کے لئے رونے سے بھی کیا ہوتا ہے

قطعہ

مزرعۂ آخرت ہے یہ دنیا
رونقِ عاقبت ہے یہ دنیا
کھول کر آنکھ دیکھ تو غافل
مرکز معرفت ہے یہ دنیا

قطعہ

کلمہ پڑھا کے مائلِ قرآں کردیا
مدت کے کافروں کو مسلمان کردیا
جرم و قصور ٹھہرے وسیلہ نجات کا
کیا خوب مغفرت کا یہ سامان کردیا

رُباعی

حُسنِ ازلی و ابدی کا آنا
مکی و مدنی و عربی کا آنا
محمودؔ نہ آئے گا کوئی ان کے بعد
لَارَیْبَ قیامت ہے نبیؐ کا آنا

قطعہ

الٰہی ہوئی ہے یہ مجھ سے خطا
خطا در خطا بہرِ خیر الوریٰ
مری فردِ عصیاں ہے محشر میں فرد
کہ طالب ہوں میں تیرے محبوبؐ کا

قطعہ

عجب میلا سا دنیا میں لگا ہے
کوئی ہنستا ہے کوئی رورہا ہے
بہت ہشیار اے محمودؔ رہنا
یہ غفلت کی نہیں عبرت کی جا ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

رُباعی

اللہ ترے فضل سے کعبہ دیکھا
اُٹھتے ہوئے ان آنکھوں کا پردہ دیکھا
کعبے میں مثالِ شیشۂ دل ہم نے
پوشیدہ ترے حُسن کا جلوہ دیکھا

رُباعی

آنکھوں نے مری گنبدِ خضریٰ دیکھا
دنیا ہی میں جنت کا نظارہ دیکھا
مدت کی تمنا ہوئی پوری محمودؔ
صد شکر کہ دربار نبیؐ کا دیکھا

قطعہ

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
یہی چاروں ہیں یارانِ پیمبر
شگفتہ پھول ہیں باغِ نبیؐ کے
انھیں پھولوں سے ہے گلشن معطر

قطعہ

مجھے جو لینا ہے لے کر رہوں گا در سے ترے
میں جاؤں کس لئے غیروں کے آستانے پر
کہیں نہ جائے گا مقسوم کا مرے لکھا
لگی ہے مہر ازل ہی سے دانے دانے پر

قطعہ

اُس جگہ پہنچے مرے رحمت مآبؐ
ہو سکا جس جا نہ کوئی باریاب
بس یہی معراج کی ہے انتہا
اُٹھ گئے مابین کے سارے حجاب

قطعہ

نعمتوں کا حق ادا کرتا رہے
دم بدم شکرِ خدا کرتا رہے
یاد سے اُس کی نہ غافل ہو کبھی
جان و دل اُس پر فدا کرتا رہے

قطعہ

کمر خم ہے میری زمیں پر نظر ہے
الٰہی مرا آخری گھر کدھر ہے
پڑا ہے مرا دل بڑے پیش و پس میں
کہاں جارہا ہوں کدھر کا سفر ہے

قطعہ

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے بات ہے ایمان کی
قدر کرنا چاہیئے انسان کو انسان کی
یہ وہ دولت ہے جسے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
رائیگاں جاتی نہیں نعمت کبھی احسان کی

قطعہ

جہاں میں پھر شبِ معراج آئی
ہر اک جانب گھٹا رحمت کی چھائی
زمیں سے عرش تک محمودؔ مجھ کو
نظر آتی ہے شانِ کبریائی

قطعہ

مدینے میں مری تقدیر لائی
بہارِ خلد آنکھوں میں سمائی
نظر قسمت سے آیا سبز گنبد
مقدر نے کہاں پائی رسائی

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

قطعہ

خلق میں یکتا جو پایا آپؐ کو
عرش پر حق نے بُلایا آپؐ کو
اپنی صورت دیکھنے کے واسطے
آئینہ کس کو بنایا آپؐ کو

قطعہ

زُلفِ انور کے تصور میں رہا کرتا ہوں
دور کونین کی اُلجھن کو کیا کرتا ہوں
سامنے رکھ کے محمدؐ کے رُخِ روشن کو
نور میں نور کا قرآن پڑھا کرتا ہوں

قطعہ

محمدؐ اور علیؓ فاطمہؓ حسینؓ و حسنؓ
یہی ہیں زینتِ گُلشن یہی ہیں حُسنِ چمن
یہ پانچ پھول بھی کیا پھول ہیں کہ اے محمؔود
انھیں سے بلبل و گلچیں کا ہے بھرا دامن

قطعہ

دنیا میں ہم رہیں تو خدا کے لئے رہیں
دنیا سے ہم اُٹھیں تو خدا کے لئے اُٹھیں
محمؔود بس یہی ہے فقط دل کی آرزو
جو کچھ کریں خدا کی رضا کے لئے کریں

رُباعی

ہستی ہستی ہے اگر کوئی تو تیری ہستی
ماسوا تیرے بلندی بھی ہے بیشک پستی
زندگی ہیچ ہے گر دل میں نہ ہو تو محمؔود
اک ترے دم ہی سے آباد ہے دل کی بستی

رُباعی

سمجھے تو کوئی کیا ہے مقامِ ہستی
ہے عرش پہ لکھا ہوا نامِ ہستی
محمؔود نہ سمجھوں گا موحد اُس کو
جو مان لے بالذّات قیامِ ہستی

رُباعی

فانی ہے یہ فانی ہے نظامِ ہستی
دن ڈھلتے ہی آپہنچے گی شامِ ہستی
جو کچھ بھی تجھے کرنا ہے کرلے محمؔود
لبریز ہوا جاتا ہے جامِ ہستی

قطعہ

منادی ہر سمت کر رہے ہیں چمک کے بجلی گرج کے بادل
مئے رسالت کے پینے والو چلو بھرو اپنی اپنی چھاگل
پیو پلاؤ خوشی مناؤ ملو گلے ایک ایک سے تم
لئے ہوئے ساتھ اپنے کوثر پھر آرہا ہے ربیع الاول

قطعہ

باقی سکت رہی نہ مسافر غریب میں
پہنچادے اے خدا تو دیارِ حبیب میں
یہ تجھ سے اور کچھ بھی نہیں مانگتا کریم
دو گز زمیں مدینے کی لکھ دے نصیب میں

رُباعی

ہستی سے الگ اپنی ہوا جاتا ہوں
میں بھی ترا دیوانہ بنا جاتا ہوں
جب سامنے آتی ہے نبیؐ کی صورت
تصویر کی مانند کھنچا جاتا ہوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

قطعہ

مرے دل میں جو آتے ہیں تو آئیں
مری اُجڑی ہوئی بستی بسائیں
مگر دل سے یہ دل کی آرزو ہے
جو آجائیں تو رہ جائیں نہ جائیں

قطعہ

انھیں دین و دنیا کا کچھ بھی نہیں غم
جو اللہ والوں کی خدمت میں ہیں خم
فنا ہو کے پاتے ہیں لطفِ بقا وہ
جو مرتے ہیں تم پر مرے غوث الاعظمؒ

قطعہ

فرزند علی اور جگر بند علی ہو
تم زینتِ گلزار حُسین و حسنی ہو
محبوبؐ الٰہی ہو لقب ہے محی الدّیں
تم رونقِ اسلام ہو ولیوں کے ولی ہو

قطعہ

دوسروں کی ہر بُرائی پر تو کرتا ہے نظر
اپنے عیبوں پر بھی اے غافل کبھی کچھ غور کر
آہ خود غرضی پہ تو پھولا ہے کس دن کے لئے
کیا تجھے انصاف کے دن کی نہیں کچھ بھی خبر

قطعہ

کیا نہیں تو نے سُنا فرمانِ عالی رسولؐ
بات کی ہر ضرب ہے تلوار سے بھی تیز تر
آہ سے مظلوم کی ہل جاتا ہے عرشِ عظیم
تیز گُفتاری و کج خلقی سے تو پرہیز کر

قطعہ

تجھ کو کیا اے بشر نہیں آتا
عیب اپنا نظر نہیں آتا
عیب جوئی سے تجھ کو اوروں کی
آہ کچھ بھی حذر نہیں آتا
شجرِ تمکنت پہ اے غافل
دیکھ کوئی ثمر نہیں آتا
کیا جلالِ الٰہی سے تجھ کو
کچھ بھی خوف و خطر نہیں آتا
دوسروں کے دلوں میں کرلے گھر
کیا تجھے یہ ہنر نہیں آتا
یوں تو دنیا میں ہیں بشر ہی بشر
کوئی اپنا نظر نہیں آتا
خونِ دل بھی شریک کر محمودؔ
آہ میں یوں اثر نہیں آتا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

قطعہ

مسلمانوں کی آنکھوں پر پڑا ہے پردہ غفلت کا
خزانہ لُٹ رہا ہے رات دن ایماں کی دولت کا

حیا باقی نہیں ہم میں وفا باقی نہیں ہم میں
نظر آتا ہے ہر جانب عجب منظر قیامت کا

مروت ہوگئی عنقا محبت ہوگئی عنقا
قرینہ بھی اُٹھا جاتا ہے دنیا سے شرافت کا

کہاں اب وہ صداقت ہے کہاں اب وہ عدالت ہے
زمانہ یاد آتا ہے صحابہؓ کی خلافت کا

مٹانے کے لئے تیار ہے انسان کو انسان
جدھر بھی دیکھئے ہے دور دورہ بربریت کا

غریب و بے کس و ناچار کا بس تو ہی حافظ ہے
سفینہ ہے بھنور میں آج کل حضرت کی اُمت کا

الٰہی دور آیا ہے یہ کیسا بزمِ عالم میں ؟
نظر آتا ہے مشکل تر بچانا اپنی عزت کا

ہوئے ہیں اپنی خود غرضی میں ہم مدہوش کچھ ایسے
کہ اپنے ہاتھ سے خوں کر رہے ہیں اپنی ملت کا

پنپ سکتی نہیں وہ قوم دنیا میں کبھی واعظ
نہ ہو احساس جس کو کچھ بھی اپنی قدر و قیمت کا

چلن ہی جب نہیں اچھے عمل ہی جب نہیں اچھے
وزارت کی شکایت کیا ہے، شکوہ کیا حکومت کا

مطابق تیری فطرت کے مطابق تیری عادت کے
حکومت سے نمایاں عکس ہوگا تیری حالت کا

تو ہی جب آب در غربال کا عامل ہے اے ناداں
تو پھر کیوں دربدر روتا ہے رونا اپنی قسمت کا

عنانِ خیر و شر تیرے ہی ہاتھوں میں ہے اے انساں
تو ہی ایندھن ہے دوزخ کا تو ہی وارث ہے جنت کا

کیا محمود نے محمودؔ تجھ کو سارے عالم میں
تجھے بھی اے بشر کچھ علم ہے اپنی حقیقت کا

قطعہ

اُٹھو ہاں اے مسلمانو! اُٹھو بیدار ہوجاؤ
مدد اسلام کی کرنے کو پھر تیار ہوجاؤ

بنائے ملتِ اسلام اگر مضبوط کرنا ہے
شریعت کے حقیقت کے علم بردار ہوجاؤ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

اشعارِ تکیہ

نوٹ : یہ مصنف کے برادرزادوں کے نام ہیں

آمد و رفتِ نفس پر نہیں میرا تکیہ ۔۔۔ دو گھڑی کے لئے دنیا پہ کروں کیا تکیہ

سنگِ اسود کو تو کعبے نے بنایا تکیہ ۔۔۔ میں نے اک خشتِ مدینہ کا لگایا تکیہ

بخدا آپ بنائیں گے ہماری بگڑی ۔۔۔ اس سے بڑھ کر نہیں اب کوئی ہمارا تکیہ

آگئی نیند مدینے کے تصور میں مجھے ۔۔۔ آ کے حوروں نے مرے سر سے لگایا تکیہ

یا رسولِ عربی یا شہِ عالی نسبی! ۔۔۔ آپ کے لُطف و کرم پہ ہے ہمارا تکیہ

نرگسِ خلد بحسرت مجھے تکتی ہے روز ۔۔۔ دیکھ کر میرا مدینے کی گلی میں تکیہ

شبِ معراج جو خالی نظر آیا تکیہ ۔۔۔ مہ و خورشید نے آنکھوں سے لگایا تکیہ

نسیم ۱ ؎ کے لئے باغِ نعیم ۲ ؎ ہے تکیہ ۔۔۔ کلیم ۳ ؎ کے لئے ذکرِ سلیم ۴ ؎ ہے تکیہ

وہ نہیں ڈھونڈھتا غیروں کا سہارا محمودؔ ۔۔۔ جس کا اللہ کی رحمت پہ ہے اے دل تکیہ

ترانۂ مجاہد

اسلام کے پرچم لہرائیں، اسلام کے پرچم لہرائیں ہر سمت مجاہد چھاجائیں، ہر سمت مجاہد چھاجائیں

اسلام کا پرچم لہراکر، اسلام کا پرچم لہراکر توحید کی بجلی چمکائیں، توحید کی بجلی چمکائیں

اب وقت نہیں یہ غفلت کا، اب وقت نہیں یہ غفلت کا بیدار مسلماں ہوجائیں، بیدار مسلماں ہوجائیں

اللہ کے لشکر والے پھر، اللہ کے لشکر والے پھر سب فوج میں بھرتی ہوجائیں، سب فوج میں بھرتی ہوجائیں

تکبیر کی آوازوں سے پھر، تکبیر کی آوازوں سے پھر ہر دشت و جبل کو تھرائیں، ہر دشت و جبل کو تھرائیں

پھر فتح و ظفر کے طیارے، پھر فتح و ظفر کے طیارے عالم کی فضا پر چھاجائیں، عالم کی فضا پر چھاجائیں

سب صیغمِ پاکستاں اُٹھ کر، سب صیغمِ پاکستاں اُٹھ کر ہر دشمنِ دیں کو کھاجائیں، ہر دشمنِ دیں کو کھاجائیں

اے طفلِ برہمن ہوش میں آ، اے طفلِ برہمن ہوش میں آ اب کتنا تجھے ہم سمجھائیں، اب کتنا تجھے ہم سمجھائیں

ہٹلر کا چلن لے ڈوبے گا، ہٹلر کا چلن لے ڈوبے گا گنگا کے پجاری شرمائیں، گنگا کے پجاری شرمائیں

فاروقؓ و علیؓ کی تلواریں، فاروقؓ و علیؓ کی تلواریں لے لے کے مجاہد بڑھ جائیں، لے لے کے مجاہد بڑھ جائیں

ظالم کو مٹاکر دنیا سے، ظالم کو مٹاکر دنیا سے پھر امن جہاں میں پھیلائیں، پھر امن جہاں میں پھیلائیں

محمودؔ کی فوجیں بڑھ جائیں پھر سوم کا مندر ڈھانے کو

پھر سوم کا مندر رڈھانے کو محمودؔ کی فوجیں بڑھ جائیں

قطعہ

ادائے فرض کرتا جارہا ہوں ۔۔۔ پیامِ حق سُناتا جارہا ہوں

سکوں کونین میں حاصل ہو جس سے ۔۔۔ وہ گُر تم کو بتاتا جارہا ہوں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

مناجاتِ ربانی بچوں کی زبانی؟

یا خدا پوری ہو ایک ایک تمنا میری
شاملِ حال ہو ہر آن حمایت تیری

تیرے دربار سے مل جائے وہ دولت مجھ کو
تیری سرکار سے مل جائے وہ عزت مجھ کو

زندگی ہو مری خورشید درخشاں کی طرح
رہوں سرسبز جہاں میں چمنستاں کی طرح

ظلمتِ دہر پہ چھاجائے اُجالا میرا
اور ہر رنگ میں ہو رنگ نرالا میرا

خود بھی بیدار ہوں دنیا کو بھی بیدار کروں
سارے خطروں سے مسافر کو بھی ہشیار کروں

علم کے نور سے عالم کو منور کردوں
علم کے پھولوں سے دنیا کو معطر کردوں

جو کڑی آئے تری راہ میں سہتا جاؤں
خاروخس کی طرح موجوں پہ نہ بہتا جاؤں

مرے ہر عزم سے ظاہر ہو نشانِ قدرت
میرے ہر کام سے بڑھ جائے وقارِ ملت

جس طرف رُخ کروں باطل کا صفایا کردوں
جہاں پہنچوں وہیں توحید کا چرچا کردوں

میری ہستی سے بڑھے تیرے چمن کی زینت
میری ہستی سے نکھر اُٹھے گلوں کی رنگت

سر کرادوں میں ہمالہ کی ہر اک چوٹی کو
معرفت بخشوں میں ہر ایک کھری کھوٹی کو

سخت سے سخت بھی منزل کو میں طے کر جاؤں
پرچم فتح و ظفر چار طرف لہراؤں

دام میں حرص و ہوا کے نہ کبھی میں آؤں
خادمِ قوم بنوں قوم کے کام آجاؤں

دشت و صحرا و جبل کی نہ ذرا فکر کروں
کامیابی کی اُمیدیں لئے بڑھتا ہی رہوں

بحرِ ذخار میں بجلی کی طرح پھاند پڑوں
مٹھیوں میں درِ شہوار لئے میں اُبھروں

میں جیوں بے کس و بے بس کا سہارا بن کر
چمکوں افلاک پہ کونین کا تارا بن کر

ناتوانوں کا ضعیفوں کا عصا بن جاؤں
نامرادوں کے دلوں کی میں دعا بن جاؤں

خدمتِ خلق میں جھکتا ہی رہوں میں ہردم
سر بلندی تری درگاہ سے پاؤں پیہم ؟

دولتِ علم سے دامن کو میں بھرتا جاؤں
علم کے ساتھ عمل سے بھی سنورتا جاؤں

کوئی خالی نہ پھرا تیرے درِ رحمت سے
میرا بھی دامنِ دل بھر دے یدِ قدرت سے

درِ محمود سے محمودؔ ہو توفیق عطا
لاَ اِلٰہ کی ہمہ وقت اُٹھے دل سے صدا

فتنۂ ارض و سما سے مجھے مل جائے اماں
عاقبت ہو مری محمودؔ خدائے دو جہاں

درود شریف

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ
وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِىْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ
وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ
مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ”

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

طبع اول

از مداحِ رسولِ تہامی خطیب اسلامی حضرت مولانا حکیم شاہ محمد یونس صاحب نظامی محمدی شکوری صدر انجمن جلوس عید میلاد النبیؐ کوئلہن ٹولہ الہٰ آباد۔ دامت برکاتہم

سید محمود حسن رضوی بظاہر ایک تاجر ہیں مگر وہ الہٰ آباد کے ایک ممتاز گھرانے کے چشم و چراغ ہیں، نسباً و حسباً سید ہیں۔ آپ کے والدِ ماجد سید الِ حسن نیازی نظامی مرحوم و مغفور معروف تاجر کتب ہی نہیں بلکہ مشہور میلاد خواں اور عاشقِ رسولِؐ انس و جاں بھی تھے آپ کی تعلیم حسب دستور اسلاف گھر ہی میں ہوی بعد ختم قرآن شریف اُردو فارسی کی درسی کتابیں آپ نے مولوی مقبول حسین خاں صاحب مقبولؔ دریا آبادی پرشین ٹیچر اگروال و دیالیہ انٹر میڈیٹ کالج الہٰ آباد سے پڑھیں اور پرانے انداز کے اُردو فارسی داں ہوگئے۔

بچپن ہی سے آپ کے والد مرحوم نے آپ کو اپنے ساتھ نعت خوانی و میلاد خوانی میں شریک کرکے نعت خوانی کا جذبہ اور چسکا پیدا کردیا اور وہ جذبۂ پاک رفتہ رفتہ شاعری کی منزل تک پہنچ گیا۔ اُس پر حضرت مقبولؔ کی صحبتِ علمی و توجہ خاص نے سونے پر سُہاگہ کا کام کیا اور محمودؔ کو مقبول بنادیا۔

شاعری کا جذبہ تو فطرت ہی کی طرف سے ہوتا ہے لیکن اُس کی دو صورتیں ہوتی ہیں ـــــ وہبی اور کسبی

وہبی شاعر۔ مخلص، راست گو، خوددار اور بے نیاز ہوتا ہے اور اُس کی شاعری کی بنیاد آمد سے اُٹھتی ہے جس میں جذب وکشش بدرجۂ اتم موجود ہوتا ہے۔

کسبی اور پیشہ ور شاعر خواہ کتنا ہی پڑھا لکھا کیوں نہ ہو ضمیر فروش، خوشامدی

کینہ پرور خود نما ہوتا ہے۔ اُس کی شاعری آمد کی معطر اور بہار آفریں وادیوں سے بھٹک کر آورد کے سنگ زاروں میں ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے اشعار بے جان اور بے روح ہوتے ہیں ایسے ہی شاعروں کے لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ (شاعران کی پیروی کرتے ہیں) لیکن ایک گروہ شعراء کا ایسا بھی ہے جس کی شاعری محمود ہے اور خود شاعرِ محمود ہوتا ہے۔ ایسے ہی شاعروں کے لئے الشعراء تلامیذ الرحمن (شعراء شاگرد خدا ہیں) کہا گیا ہے اصنافِ شاعری میں جہاں عشق و محبت فراق ووصال، مناظر قدرت پیغامِ انقلاب احساسِ ملت داخل ہیں وہاں مدح بھی شاعروں کی ایک صنف ہے۔

نشو نمائے حیات، وارداتِ قلبی، تربیت و ذہنی رجحانات ماحول و حالات جیسے ہوں ایسے ہی شعوری ارتقا، مصور جذبات و مظہر احساسات ہوں گے۔

اگر مداح بیجا خوشامد جاہِ فانی۔ جلب منفعت کا طالب ہے تو اُس کا مداح خواہ مستحق مدح ہو یا نہ ہو وہ ضمیر فروشی اور خونِ دیانت کر کے مدح کریگا اور مطعونِ عالم ہوگا اور مداحِ متدین راست گو۔ مخلص و بے نیاز ہوتا ہے تو اُس کا ممدوح بلند مرتبہ قابل مدح۔ ممتاز و مفتخر عالم اور مدح گو خود ممدوح عالم بن جاتا ہے۔

ایں سعادت بزوربازو نیست تانہ بخشد اخدائے بخشندہ

محمود صاحب نے مداحانِ رسولؐ کی آغوش میں آنکھ کھولی، نعت خوانی و میلاد خوانی، مدح خوانی کے پیارے نغموں میں پرورش پائی، اِس مبارک ماحول، میں ذہنی و شعوری ترقی ہوئی۔ خود معترف ہیں کہ یہ برکات والدین کی تربیت پاک اور بچپن کے ماحول پاکیزہ کا نتیجہ ہیں۔ عمر کے ساتھ جذبہ بڑھا۔ اکبر پور کے ماہانہ طرحی بزم نعت نے دبے ہوئے جذبات کو اُبھار دیا اور انجمن جلوس عید میلاد النبیؐ کوئلہن ٹولہ الہٰ آباد کے سالانہ مشاعرہ نعتیہ کی شرکت نے جذبۂ نعت کو اور

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

بڑھایا۔ نیز مرشد العلما شیخ العرفا حضرت مولانا الحاج شاہ عبد العزیز صاحب نقش بندی مجددی کھلنوی مدظلہٗ العالی کی بیعت اور بافیض صحبت ذکر و اذکار اور اوراد و اشغال کی کثرت نے اور بڑھا دیا بقول جوہر مرحوم ؂

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں   اب ہونے لگیں اُن سے خلوت میں ملاقاتیں

شمعِ حرم واردات قلبیہ ہے اس کو شاعری سے کیا تعلق۔ محمود صاحب خود مقر ہیں کہ

"من نہ دانم فاعلات" فاعلات"

خشک طبیعتوں کو جابجا اس میں فن کے نقائص اور بے عنوانیاں نظر آئیں گی۔ اہلِ ذوق دیکھیں گے اور جانیں گے کہ ایک وارفتہ عاشقِ رسولؐ عشقِ حقیقی کے اتھاہ سمندر ہیں خود بھی کس طرح غوطہ لگاتا ہے اور دوسروں کے دل بھی کس طرح ہلاتا ہے۔

محمود شاعر نہیں بلکہ ترجمانِ عقیدت ہیں جن کے قدم پامال رستے سے اِدھر اُدھر جا پڑتے ہیں لیکن یہ ایک راہ گم کردہ کی آوارگی نہیں ایک مستِ معرفت کی لغزشیں ہیں، نشۂ عقیدت میں چور کیف ولا میں سرشار جو پیتے ہیں پلاتے بھی ہیں۔

مجھے حضرت محمود کی شاعری پر نثری قصیدہ لکھنا مقصود نہیں بلکہ ناظرین کو ایک صحیح اور فطری شاعر کو پرکھنے کی دعوت دینا مقصود ہے تصنیف کو دیکھتے وقت ہمارا اولین فرض ہونا چاہیئے کہ ہم مصنف کے توجہ کی یکسوئی اُس کے اعتقاد کی پختگی، اُس کے ارادے کا استقلال، اُس کے ضمیر کا انبساط اور اس کے دلچسپی کے نقوش کی تلاش اُس کی تصنیف میں کریں، نعت گوئی آسان کام نہیں بڑے بڑے صاحبِ فن اس راہ میں ہمت ہار دیتے ہیں ؂

نظامیؔ حزیں آساں نہیں ہے نعت حضرتؐ کی   خدا کا کام ہے یہ اور حسانِ محمدؐ کا

میں اپنے معیارِ سخن فہمی و ذوق قلبی کی بنا پر صرف شمعِ حرم کو ہی نہیں بلکہ جناب محمود صاحب

کی دیگر تصنیفات و تالیفات "بارانِ رحمت" "نورانی محفل" "قندیل مدینہ" "ابرِ کرم" وغیرہ کو مکرر سہ کرر پڑھ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ موجودہ نعت گو شعراء کی صف میں فرد ہیں۔ اور اس نو عمری میں اُن کی سریع السیر ترقی تعجب خیز و باعثِ صدر شک ہے۔

مداحانِ مصطفیٰؐ علیہ التحیۃ والثنا کے رتبے کا کیا پوچھنا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو مداح و شاعر دربار سرکارِ احمدِ مختار روحی لہٗ الفدا تھے وہ مقبول و ممدوح تھے اُن کے لئے سرکار ابد قرار فداہ ابی و امی نے منبر رکھوایا اور اُس پر بیٹھ کر نعت پاک پڑھنے کی عزت بخشی۔

صاحبِ قصیدہ بردہ شریف کا صحتیاب ہونا اور حضور پُر نور صل اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا اپنے جمالِ پُر انوار سے ان کو مشرف فرمانا۔ روایت صحیح ہے۔ شہیدی علیہ الرحمتہ حضرت شہید الہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ ملا محسن کاکوری، حضرت عرشی جہاں پوری قدس سرہما کی مقبولیت و شہرت محتاجِ بیان نہیں۔ اہلِ دنیا کے مداح برسرِ دربار ذلیل و خوار ہوتے ہیں مگر مداحانِ شہنشاہِ کونین محبوبِؐ خدا صل اللہ علیہ وسلم دونوں جہان میں معزز و مفتخر و ممدوح ہوتے ہیں۔ زہے نصیب!

نعت گوئی ہی کا صلہ ہے کہ محمود صاحب مقبول و مشہور ہیں ہر محفل ذکرِ سرکار میں اُن کے کلام کی دھوم ہے۔ احسنت و مرحبا کا شور ہے۔ ماشاء اللہ و سبحان اللہ کا غل ہے۔

نقاد زمانہ شعرائے دنیا کے اعتراضات سے بے نیاز ہو کر نشۂ عقیدت و صہبائے محبت سے مست ہو کر جناب محمود نعت پاک کہتے ہیں اور بے خود ہو کر پڑھتے ہیں۔

فردوسیؔ کو اگر دربار غزنوی سے دولتِ دنیا ملتی ہے تو جناب محمود کو دربار دُربار حضرتِ احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ نبیؐ محمود صل اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے نور ایمان، دولتِ عرفان، عزت و شہرت۔ صحت و عافیت حاضری حرمین طیبین کی سعادت ملتی ہے۔

اسی سال محمود صاحب طوافِ بیت اللہ شریف اور جبیں سائی گنبدِ خضرا سے مشرف ہوئے ہیں۔

"شمعِ حرم" حجاز مقدس کے سفر کی آواز ہے جو مختلف مقام پر دل سے نکلی ہے دعا ہے

یارب ملے کلام کو رتبہ قبول کا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

بطور نمونۂ کلام چند اشعار جو میرے پسند ہیں درج ذیل ہیں

تڑپ جاتی ہے خود برقِ تجلی چشمِ فطرت میں — کچھ اس انداز سے وہ حُسن کا جلوہ دکھاتے ہیں

آپ کی یاد جو آئے تو رسولِ عربی — دل میں رہ جائے مرے دل کی تمنا ہو کر

محمدؐ جہاں میں جو آئے نہ ہوتے — خدا صرف ہوتا خدائی نہ ہوتی

شمس میں وہ قمر میں وہ برق میں وہ نظر میں وہ — کونسی بزم ہے جہاں نورِ محمدی نہیں

خیالوں میں تصور میں نظر میں — تمہیں تم بس تمہیں تم بس تمہیں ہو

آتشِ و آب و خاک ہے، باد ہے یا بہار ہے — ہجرِ رسولِ پاک میں جو ہے وہ بے قرار ہے

محمد نورِ ربانی، محمدؐ سرِ حقانی — محمد حسنِ وحدت، مظہرِ ذاتِ خدا آمد

وہاں شاعر کے حصے میں چناں آیا چنیں آئی — یہاں میرے نصیبے میں عقیدت کی زمیں آئی

آئینۂ توحید ہے رُخسار تمہارا — اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

مری آنکھوں سے ظاہر ہو رہا ہے — کسی کا طالب دیدار ہوں میں

جذبۂ اُلفت نے طے کیں منزلوں کی سختیاں — کوچۂ محبوب تک پہنچے بڑی مشکل سے ہم

قطعۂ تاریخ طبع در صنعتِ توشیح و مادّہ

اس قطعہ میں سال طبع دو مادہ سے ایک صنعت توشیح سے نکلتا ہے

از مداحِ رسولِ تہامی خطیب اسلامی حضرت مولانا حکیم محمد یونس صاحب نظامی محمدی شکوری

صدر انجمن جلوس عید میلاد النبیؐ کوٹھن ٹولہ۔ الہ آباد

وصف رسول نعتِ نبیؐ۔ شمعِ حرم — ظاہر ہے اس سے جذبۂ محمود برملا

سال طبع نظامی خوش فکر لکھ دے تو — تخئیل دل فریب ہے توضیح جاں فزا

۶۰

۴۰۰ ۶۶ ۱۳ ۶۶ ۱۳

۶۶ ھ ۱۳

تقریظ

طبع اول

از عالی جناب مداحِ نبیؐ سید عابد علی صاحب عابد ایم۔اے پروفیسر اسلامیہ کالج ۔الہ آباد

شمعِ حرم کے مصنف جناب حاجی سید محمد محمود حسن صاحب رضوی۔ نقشبندی۔ مجددی الہ آبادی کی نعتوں کے کئی مجموعے نورانی محفل بہارِ طیبہ وغیرہ ناموں کے ساتھ پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں اور ایک کتاب نثر میں "بارانِ رحمت" کے نام سے حضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ اور حضورؐ کے فضائل و معجزات اور اہلِ بیت کرام کے فضائل و مناقب اور خلفائے راشدین کے مختصر حالات وفضائل پر چھپ کے شائع ہو چکی ہے۔

یہ کتاب محمود میاں کی تازہ تصنیف ہے (حاجی صاحب موصوف کو اکثر احباب سید صاحب اور بعض لوگ حاجی صاحب سے مخاطب کرتے ہیں لیکن میں ان کو محمود میاں کہتا ہوں اور یہی مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے) اس کتاب کا سائز نہایت موزوں، لکھائی، چھپائی، دیدہ زیب اور ہر نظم اور ہر نعت کا ایک مناسب عنوان ہے غرضیکہ شمعِ حرم اپنی ظاہری زیبائش و آرائش اور باطنی حسن و جمال کے اعتبار سے واقعی منور قلب و نظر ہے لیکن اس کی روشنی شاعروں ادیبوں اور ناقدوں کی آنکھوں کو نظر نہیں آئے گی بلکہ صرف عاشقوں، نیاز مندوں اور سرکارِ ابد قرار کے سچے غلاموں کی چشم دل کو ضیا بخشے گی۔

محمود میاں شاعر نہیں ہیں اور نہ شاعر بننا پسند کرتے ہیں وہ تو صرف عاشقِ رسولؐ اور مداح حبیب ہیں شاعروں سے بچنے کی اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور شاعروں سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

بچانا مجھ کو یارب شاعری سے — کہ مداحِ شہِ ابرار ہوں میں

اور ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

یاالٰہی شاعری کی زد سے لے ہم کو بچا — اور اک مقبول سا کر دے ثناخوانِ رسولؐ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

معلوم ہوتا ہے کہ محمود میاں کی یہ دعا شرفِ مقبولیت حاصل کرچکی ہے کیوں نہ ہو محبوبؐ کے مداح اور رسول کے ثنا خواں ہیں اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ہر چند ان کے کلام میں ایک شاعر کو چند در چند خامیاں اور غلطیاں نظر آتی ہیں لیکن محمود میاں ہیں کہ اپنے جذبۂ عشق کی دھن میں کہتے چلے جاتے ہیں اور مقبولیت عامہ کے پھول ان پر نثار ہوتے جاتے ہیں۔

عشاق قدر کرتے ہیں کہ ان کا کلام شاعرانہ ریاکاری اور یاوہ گوئی سے منزہ ہے کسی فرضی معشوق کے وصل و ہجر کے رکیک اور متبزل مضامین نہیں ہیں بلکہ محبوب رب العالمین کی بارگاہ میں نیاز مندانہ عقیدت کا اظہار ہے۔ دُنیوی اربابِ جاہ و منصب کی جھوٹی مدح گستری کے عوض شہنشاہِ کونین کی ثنا خوانی ہے۔ اور چونکہ فرضی دعوئے محبت نہیں ہے بلکہ حقیقۃً سچا عشق ہے اس لئے ان کے پُر خلوص جذبات کا دلوں پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ کلام سادہ اور سلیس ہے لیکن موثر اور پُر کیف

عشق رسولؐ محمود میاں کو تو ورثہ میں ملا ہے۔ اولاد رسولؐ ہیں بھلا کیوں نہ اپنے جدِ اعلیٰ سے محبت ہوگی آپ کے والد ماجد مولوی سید آلِ حَسن صاحب مرحوم کے لئے کوئی مشغلہ ذکر محبوب سے بڑھ کر محبوب نہ تھا اور آپ کی والدہ ماجدہ پر تو یہ رنگ اور بھی زیادہ گہرا تھا۔ نہایت عبادت گزار، شب زندہ دار اور پاک و عفیفہ بی بی تھیں اللہ تعالیٰ ان کی آرام گاہوں کو انوارِ رحمت سے پُر کردے آمین ! ثم آمین۔

یہ انھیں کے خون اور دودھ کی برکت ہے کہ محمود میاں کے رگ و پے میں عشق رسولؐ سرایت کئے ہوئے ہے پھر خوش نصیبی اور سعادت مندی سے ابتدا ہی سے علما و مشائخین کی صحبتیں اختیار کیں جس کی بدولت ظاہر و باطن دونوں سنورے گئے۔ آخر جب مرشد کامل کے دستِ حق پرست پر بیعت کی تو اُنھوں نے عشق کی آگ خوب مشتعل کردی اور محمود میاں کو محمود بنادیا چنانچہ فرماتے ہیں۔

میں کیا تھا تم نے کیا سے مجھے کیا بنادیا ہے ابتدا بھی یاد مجھے انتہا کے ساتھ

شاید تین برس ہوئے ران میں درد پیدا ہوا، آماس ہوا پھوڑا بنا اور پھر ناسور ہوگیا۔ جوں جوں دوا کی مرضِ عشق بڑھتا گیا۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوئے اکثر بیشتر بخار بھی رہتا۔

لیکن محلہ اکبر پور اللہ آباد کی محفلِ مناعتہ میں شرکت ضرور ہوتی اور اُسی جذب و اثر اُسی جوش و جذبے کے ساتھ نعتِ پاک پڑھتے۔ اگر کوئی دوست ازراہِ ہمدردی کہتا کہ آپ کو ایسی حالت میں آنا مناسب نہ تھا۔ مبادا تکلیف بڑھ جائے تو فرماتے ۔

ارادہ محفلِ اقدس میں جب آنے کا کرتا ہوں نقاہت پر بھی میرے دل میں قوت ہوتی جاتی ہے

اسی حالت میں دیارِ حبیبؐ کی آرزو دل کو تڑپانے لگی مولائے کریم سے دُعائیں مانگتے ہیں کہ کسی صورت سے محبوبؐ کے قدموں تک پہنچادے سبز گنبد کی زیارت کرادے ۔

الٰہی وہ بھی دن آئے کہ ہم جا کر مدینے میں کسی صورت سے اک دن روضہ خیرالوری دیکھیں

تصور میں تخیل میں ہمہ وقت گنبدِ خضریٰ ہے مدینے کی لو لگی ہے۔ گو تصور میں دیدارِ حاصل ہے لیکن تمنا ہے کہ ان ظاہری آنکھوں کی قسمت بھی جاگے ۔

وہ دن خدا دکھائے مدینے کو جائیں ہم روضہ رسولِؐ پاک کا دیکھیں قریب سے

وطن سے جی اُکتا جاتا ہے ۔

مرا ہند سے اب تو گھبرا گیا دل مدینہ بسانے کو جی چاہتا ہے

جب دل کا اضطراب بہت بڑھنے لگتا ہے تو اُس کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اے دل تو بے قرار ہے ہجرِ نبیؐ میں کیوں ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیبؐ سے

کبھی یہ شوق جنون کی حد تک بڑھ جاتا ہے ۔

مجھ کو صحرائے مدینہ کا بنادے مجنوں خاک چھانا کروں طیبہ کے بیابانوں کی

آخر وہ دن آتا ہے کہ مریضِ عشق مسیحا کے کوچے کی طرف جاتا ہے حرمِ کعبہ میں پہنچتا ہے مانند پروانہ شمعِ حرم کے گرد طواف کرتا ہے فرائضِ حج ادا کرکے اب اُدھر کا رُخ کرنا ہے جہاں کی اصل نیت تھی بقول اعلیٰ حضرت بریلوی کے ۔

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے اصلی مراد حاضری اس پاک در کی ہے

اب کیا ہے روح پر وجد کا عالم طاری ہے ہر چیز پیاری نظر آتی ہے دل میں

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

معلوم نہیں کہاں سے طاقت آجاتی ہے۔ دیارِ محبوب میں عاشقِ صادق مجبور و معذور، والہانہ جذب شوق میں منزلیں طے کررہا ہے۔ آخر دیارِ محبوب میں پہنچتا ہے عجب عالم ہے مسرت کے آنسو بہہ رہے ہیں۔ سرزمین مدینہ میں قدم رکھتے وقت خیال آتا ہے۔ ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل زرا تو جاگ اُو پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے۔

غرض قیامِ مدینہ کے دن ایسے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ رخصت کی جانکاہ خبر سنائی دیتی ہے، محمود میاں یہ خبر سنکر مضطرب ہو جاتے ہیں بڑی حسرت کے ساتھ بارگاہِ رحمتہ للعالمین میں عرض کرتے ہیں کہ مولیٰ اتنی جلدی رخصت نہ فرمایئے۔

عرض شرفِ قبول پاتی ہے دو دن اور قیام کو مل جاتے ہیں۔

داستان لمبی ہوتی جاتی ہے قارئین کرام کو گراں گزرتا ہوگا مگر واللہ یہ افسانہ نہیں حقیقت حال ہے جس میں سر مو نہ مبالغہ ہے نہ ریا۔

غرض محمود میاں جب دربارِ محبوبؐ سے واپس ہوتے ہیں تو بھلے چنگے نہ درد نہ آماس تین چار برس کی تکلیف بھی بالکل غائب۔ ہندوستان آتے ہیں مگر ہر وقت دیارِ محبوبؐ آنکھوں کے سامنے ہے۔

ہر طرف جنت ہی جنت مجھ کو آتی ہے نظر   میری آنکھوں میں سمایا ہے گُلستانِ رسولؐ

اب چند اشعار بطور نمونہ کلام لکھ کر بہت جلد علیحدہ ہوتا ہوں۔

ہر اک شے سے نمایاں ان کی صورت ہوتی جاتی ہے   نظر جس سمت کرتا ہوں زیارت ہوتی جاتی ہے

نبیؐ کے نور سے معمور میرا سینہ ہے   مرے جگر میں نہاں عرش کا نگینہ ہے

یہ سینہ کیا ہے کہ وحدت کا اک خزینہ ہے   اسی میں عرش ہے کعبہ ہے اور مدینہ ہے

دلِ صد چاک سے چھنتی ہیں نرالی کرنیں؟   اسی چلمن میں ہیں سرکار مدینے والے

یہی تلاوتِ قرآں یہی عبادتِ حق   تمہارے مصحفِ رُخ کا جناب کیا کہنا

جو اب عرشِ اعظم بن گیا ہے   کہ جب سے تم مرے دل میں مکیں ہو

بُت پرستی کی طرف مائل ہوا جاتا ہے دل   اپنے آئینے میں تیرا روئے تاباں دیکھ کر

نتیجہ مل گیا آخر بتوں کو سر اُٹھانے کا   پڑے ہیں آج سجدے میں جو رہتے تھے خدا ہوکر

رہتے ہیں حضوری میں وہ اللہ کی ہر دم   حاصل ہے جنھیں قربتِ سلطانِ مدینہ

کیا نظر ڈالیں کسی پر روئے تاباں دیکھ کر   رد کئے سارے صحیفے ہم نے قرآں دیکھ کر

سجدہ اُس کا ہے رکوع اُسکا نماز اُسکی ہے   رہ گئی جس کی جبیں نقشِ کفِ پا ہوکر

حیاتِ جاوداں بنتی ہے میری آخری ہچکی   مری بالیں پہ وہ یٰسین لقب تشریف لاتے ہیں

نعت بہ رنگ توحید

تمہیں تو سبز گنبد کے مکیں ہو   تمہیں شادابیٔ خلدِ بریں ہو

تمہیں تو رفعتِ عرشِ بریں ہو   تمہیں تو زینتِ دنیا و دیں ہو

جدھر دیکھا تمہیں تم ہو تمہیں ہو

سحر بھی ہو تمہیں نورِ سحر بھی   سفر بھی ہو تمہیں گرمِ سفر بھی

نظر بھی ہو تمہیں حُسنِ نظر بھی   جگر بھی ہو تمہیں خونِ جگر بھی

رگوں میں دوڑتے پھرتے تمہیں ہو

سکندر تجھ کو آئینہ مبارک   کلیم اللہ کو سینا مبارک

کسی کو چرخ کا زینا مبارک   مدینے میں مجھے جینا مبارک

مرے حصے میں طیبہ کی زمیں ہو

لکھوں جتنا سوا اس سے کہیں ہو   خدا کے بعد جو کچھ ہو تمہیں ہو

بُرا ہوں یا بھلا ہوں ہوں تمہارا   مجھے جلوہ دکھا دیجئے خدارا

چمک جائے مقدر کا ستارا   جو کہدو تم یہ ہے بندہ ہمارا

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

غریبم یا رسولؐ اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز توجیہم

اے ربّ کریم، صدقہ دلِ عشاق کا ہمیں بھی اپنے محبوبؐ اور روضۂ محبوبؐ کی زیارت سے مشرف فرما۔ امین۔

احقر العباد سید عابد علی عابدؔ بریلوی۔

تقاریظ طبع دوم

از حضرت الحاج مفتی اعظم علامہ محمد عمر صاحب نعیمی دامت برکاتہم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلیٰ حَبِیبِہِ الکَرِیم

زائرِ حرمین شریفین سید شاہ محمود حُسین صاحب نقشبندی کا نعتیہ دیوان جستہ جستہ مقامات سے میں نے دیکھا اس میں محبت سیدِّ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دریا موج زن پایا۔ نعت پاک صاحب لولاک نبیؐ الحرمین امام القبلتین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خوشنما گلدستہ ہے جو مشام جان کو معطر اور نظر مومن کو منور کرتا ہے۔ نعت سرورِ کائنات بیشمار برکات کی مثمر ہے۔ مولا تعالیٰ صلہ نعت سے سرفراز فرمائے دنیا میں ثنا خوان رسول الثقلین رکھے اور قیامت کو نعت گویان سرکار کے ساتھ حشر فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

کتبہ العبد المقیم بذیل النبی الامی عمر النعیمی شعبان المعظم ۱۳۷۲ھ

از لسان الحسان الحاج علامہ ضیا القادری بدایونی دامت برکاتہم

جذبات عشق رسالت کا قد آدم آئینہ یا محبت و اخلاص کی زندہ تصویر جن ارباب تصرف کو دیکھنا ہو پہلے وہ خاک آستانہ تاجدار کائنات اور نگ نشین عرشِ تجلیات محبوب و دود نوشاہِ مقامِ محمود سید المرسلین خاتم النبین رحمتہ للعالمین حضور احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چشم مشتاق کا سرمہ بنالے پھر ہمارے ساتھ آئے اور حضرت الحاج سید

محمود حسین صاحب محمودؔ الہ آبادی کو دیکھئے آپ ایک پیکرِ خلوص ایک مجسمہ تواضع و انکسار ہیں آپ کے قلب میں مدنی چاند کے انوار ہیں آپ کی جبیں سجدہ گزار میں عظمت و تقدس کے آثار ہیں آپ اگر چہ مجملہ صف تجار ہیں تاہم مجاہدہ و تزکیہ نفس آپ کے مشاغل لیل و نہار ہیں نقشبندی سلسلہ کے ایک درویش کامل حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قبلہ دامت فیوضہم کی نظر کیمیا اثر نے آپ کو سونے سے کُندن بنادیا ہے آپ کی قلبی محبت و عقیدت کا جو بارگاہِ رسالت کے ساتھ ہے آپ کے کلام سے اظہار ہوتا ہے، آپ کی تصانیف میں بہترین کتابیں شائع ہو کر مقبولیت عامہ حاصل کرچکی ہیں نعت شریف کی طرف شروع ہی سے آپ کا رجحان طبع ہے کراچی کے دورِ قیام میں آپ کا ذوق شعر و ادب نہایت تیزی کے ساتھ قابل ترقی ہوا۔ آپ کا مجموعہ کلام منظر عام پر آرہا ہے جو عشاق دربار نبوی اور مذاق سلیم رکھنے والے حضرات کو دعوت مطالعہ دیکر اُن کے ایمانوں کو تازہ کرے گا۔ جن جذبات فداکاری کے ساتھ آپ شعر کہتے ہیں بالکل انھیں والہانہ تاثرات کے ساتھ آپ محافل میں شعر پڑھتے ہیں اور سامعین کو کیف اندوز فرماتے ہیں یہ فقیر نعت شریف کا سنِ شعوری سے دل دادہ ہے۔ ہر زبان سے لُطف سماعت حاصل کرنے کا متمنی رہتا ہے جس محفل میں محمود صاحب اپنا کلام سُناتے ہیں وہ محفل کیف وسرور کی محفل بن جاتی ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ کا یہ مبارک دیوان مسلمانوں میں شرف قبولیت حاصل کرے۔ آمین

قطعۂ تاریخ

کلامِ حضرت محمود وہ بحرِ فصاحت ہے — زمینِ شعر پر جس سے رواں تسنیم جنت ہے
ہے دیواں آپ کا شمع حرم قندیل نورانی — منور جس کی تابانی سے قلب اہلِ ملت ہے
ملا ہے بارک اللہ آپ کو دربارِ قدرت سے — وہ دل مستور جس میں عشق سلطانِ رسالت ہے
ہے ذوق نعت گوئی نعت خوانی آپ کا حصہ — خدا رکھے ثنائے مصطفےٰ جزو طبیعت ہے
الٰہی روشنی شمع حرم کی جابجا پھیلے — کہے دیواں کو دنیا مشعلِ رُشد و ہدایت ہے
مقام حمد سے محمودؔ پر جلووں کی بارش ہو — ستارے کہہ اُٹھیں دیواں یہ بخشش کی بشارت ہے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

فرشتے اے ضیاؔ کہتے ہیں اس دیوان روشن کا
چراغِ زندگی شمعِ حرم سالِ طباعت ہے

۱۹۵۳ء

شمعِ حرم انوارِ محمودؔ

از حضرت الحاج ناصر الاسلام مولانا سیّد محمد عبد السلام صاحب قادری باندوی دامت برکاتہم

گرامی قدر الحاج مولوی سید محمود حسن صاحب محمودؔ رضوی نقش بندی مجددی عزیزی کی ذات محتاج تعارف نہیں آپ الہ آباد کے ایک محترم خاندان کے چشم وچراغ ہیں۔

اک زمانہ سے آپ کے وجد آفرین نعتیہ کلام کی شہرت اطراف و جوانب میں ہے آپ کی تصنیفات مقبول و مشہور عام ہیں، آپ کے نعتیہ کلام کو میلاد خواں محفلوں میں پڑھتے ہیں۔ ہر شعر عشقِ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو سچے عاشق کے جذبات یقیناً کیف و اثر کے حامل ہوتے ہیں۔ آپ کے چند اشعار درج ذیل کرتا ہوں انتہائے جذبۂ محبت دیکھئے۔

سب اُلجھنوں سے عشق نے مجھ کو چھڑا دیا — زُلفِ رسولِ پاک کا شیدا بنا دیا
میں مدینے میں جو پہنچوں تو یہ آواز آئے — کون محمودؔ مرا طالبِ دیدار آیا
ہوا ذرّے ذرّے سے اک طور پیدا — جو فاراں پہ چمکا جمالِ محمدؐ
رہے سامنے میری آنکھوں کے ہر دم — یہ روضہ یہ جالی یہ کوئے محمدؐ
درودوں کی ڈالی سے دامن بھرا ہے — چلا جا رہا ہوں میں سوئے محمدؐ
زمانے بھر کے آزار والم سب بھول جاتا ہوں — مدینے کے نظارے مجھ کو جس دم یاد آتے ہیں
یہی ایمان ہے اپنا یہی ہے اعتقاد اپنا — وہ بخشے جائیں گے جو نعت میں اشعار پڑھتے ہیں

اب میں دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ انوار محمود و شمعِ حرم کی روشنی سے عالم کے دلوں کو منور فرمادے بچہ بچہ نعت محمود پڑھتا ہوا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار

نظر آئے۔ محمود کا یہ جذبۂ صادقہ منظور سرکار ہو اور دارین میں مقبولیت حاصل کرے نجات اُخروی کا ذریعہ ہو آمین۔

بجاہ سید المرسلین نبیؐ ان مختصر الفاظ کے بعد ایک قطعہ پر اس تقریظ کو ختم کرتا ہوں

قطعہ

حق نے محبوب کو بخشا وہ مقامِ محمود — کہ تہ حمد ضیا پاش ہے نامِ محمود
مدحتِ سرورِ کونین میں ماشاء اللہ — خوب ہے شمعِ حرم یعنی کلامِ محمود
طوطیِ باغِ مدینہ ہے ثنا خوانِ رسولؐ — کیوں نہ ہر صبح سعادت کی ہو شامِ محمود
بھر دیا کیف محبت نے نبیؐ کی اس میں — بن گئی ہوش ربا یہ مئے جامِ محمود
با مسمّٰی ہو یہ محمودؔ دعا دے یہ سلام — روضۂ پاک پہ پڑھ پڑھ کے سلامِ محمود

فقیر محمد عبد السلام القادری باندوی — ۵ مئی ۵۳ھ

انوارِ محمودؔ

از حضرت بہزادؔ لکھنوی

وہ مسلمان مسلمان ہی نہیں جسے عشقِ نبیؐ نہیں عشقِ نبیؐ لازمۂ اسلام ہے۔ حضرت صوفی سید محمود حسین صاحب محمودؔ نقش بندی الہ آبادی کا یہ کلام موسوم بہ انوار محمودؔ ان کے کیفیات قلب کا آئینہ دار ہے۔ بعض بعض مقامات پر انھوں نے مسائل تفکر اور مسائل تصوف بھی حل فرمائے ہیں۔

مجھے ان کا یہ مجموعۂ کلام دیکھکر بڑی مسرت ہوئی اور میری دلی تمنا یہ ہے کہ اللہ ان کے اس عشق میں اور ترقی دے۔ بہزاد لکھنوی۔ ریڈیو پاکستان کراچی۔ ۶ مئی ۵۴ء

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

انوار محمودؔ پر ایک نظر

از جناب سید راشد علی صاحب راشدؔ ارشادی بی۔اے 73/2 کلیٹن روڈ کراچی

انوار محمود شمع حرم نظر کے سامنے ہے، اللہ اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دبستان عشق رسولؐ کھلا ہوا ہے۔ اشعار کی بندش کہنہ مشق شاعر کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ مضامین ایمان کی پختگی کا روشن ثبوت ہیں۔ ہر مصرعہ جذبات صادقہ کا آئینہ دار ہے حقیقت میں عشقِ محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات کلام محمود کے ہر لفظ میں بدرجۂ اتم موجود ہیں اور کیوں نہ ہو جب خود شاعر درپاک پر حاضر ہو کر یہ کہے ؂

اے رحمتِ کُل اے فخرِ رُسل ایمان و یقین کامل ہے منھ مانگی مرادیں پاتے ہیں جو آپ کے در پر آتے ہیں

آمد آمدِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مستانہ وار حضرت محمودؔ پکارتے ہیں ؂

مظہرِ قدرت اوجِ رسالت عطر معطر آتے ہیں　　رحمتیں لے کر قاسمِ کوثر نازشِ داور آتے ہیں

محمود صاحب کا ہر شعر ایمان و عشق کی خوشبو میں ایسا بسا ہوا ہے کہ پڑھنے والے کو بے خود بنا دیتا ہے ہر شعر کے مطالب پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک اُمنڈتا دریا ہے جسے حضرت محمود نے کوزے میں بند کردیا ہے۔ انتہائے عقیدت دیوان محمود کا عنوان ہے عبد و معبود کے درمیان جو حجابات ہیں انھیں حضور سرور کائنات کے توسل سے کھول کر انوار محمود نے عام کردیا ہے ؂

شمع نبوت دافعِ ظلمت تاج رسالت معدن رحمت
بعد خدا کے سب سے افضل صلِ علیٰ سبحان اللہ

عقیدت مندی ہر شعر سے ٹپک رہی ہے بے اختیارانہ حضرت محمود نے فرمایا ہے ؂

وہاں شاعر کے حصے میں چناں آیا چنیں آئی
یہاں میرے نصیبے میں عقیدت کی زمیں آئی

کلام محمود میں ایک بڑی خوبی یہ پائی جاتی ہے کہ اس میں گل و بلبل سے محظوظ ہونے والے دبستان عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے متوالے اور بادۂ توحید کے سرشار سب کی تسکین و تسلی کا سامان موجود ہے۔ حضرت محمود کی یہ ایک روشن کوشش ہے کہ اشعار کی گرمی سے دین و ایمان کی اس شمع کو جواب

خاموش ہوتی چلی جارہی ہے پھر چمکا دیا جائے تاکہ مسلمانان عالم کی شیرازہ بندی ہو اور سب ایک مرکز محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جمع ہو کر شریعت و حقیقت و طریقت و معرفت سے متمتع ہوں، دست بدعا ہوں کہ مولائے کریم حضرت محمود کو اس مقصدِ عظیم میں کامیاب فرمائے اور نعت رسول کا گھر گھر چرچا ہو انھیں اس محبت و عقیدت کا اجر و امان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ میں عطا ہو۔ آمین　　راشد عفی عنہ

انوار محمود یا شمعِ حرم

از جناب مبارک علی خاں صاحب رضا از ڈھاکہ (شرقی پاکستان) بابو بازار نمبر ۵۷

حضرت محمود رضوی الٰہ آبادی کے نعتیہ کلام کا مجموعہ مکمل دیوان کی صورت میں ہمارے پیش نظر ہے نعت شریف اور وہ بھی عاشقِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان و قلم سے کیوں نہ قلوب کو متاثر کردے۔ حضرت محمود رضوی کا کلام عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا ہے ہر ہر شعر سے جذبات و شوق عقیدت نمایاں ہورہے ہیں کیوں نہ ہو اس سرکار کی نعت شریف ہے جس کے متعلق خود کو حضرت محمود نے لکھا ہے کہ ؂

خدا بھی شیفتہ اس کی خدائی بھی مفتوں　　تمہارے حُسن کا عالی جناب کیا کہنا

حضرت محمود کو اس عشق کی بدولت حق تعالےٰ نے بار بار زیارت روضۂ مبارکہ سے مشرف فرمایا اور اس کے مجموعہ ہائے نعت شریف کی روضہ مبارکہ پر کئی مرتبہ پیشی ہوئی حقیقت میں یہ عقیدت و محبت کا ہی صلہ ہے بقول محمود ؂

مر مٹے آپ کی اُلفت میں تو جینا آیا　　عمر بھر میں یہی بس ایک قرینا آیا

شمعِ حرم کا مطالعہ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قلوب کو انوار محمود سے منور کردیگا ہماری دعا ہے کہ اس کی مقبولیت عام ہو اور حق تعالیٰ حضرت محمود کو اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازے

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

دن رات ترقیات عطا فرمائے اور ان کے عشق صادق کے پر تو سے تمام عالم کو مئے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ خادم غلام غلامانِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تواریخ سال طبع انوار محمود شمعِ حرم

نغمہ ہائے نوائے شمعِ حرم — ساز رحمت برائے شمعِ حرم
نذرِ محمود پیش سرور ہے — گُل ہیں یا نعت ہائے شمعِ حرم
جلوۂ طور ہے نگاہوں میں — دل ہے اب آشنائے شمعِ حرم
تازگی بخش روح و ایماں ہے — مدحتِ دل ربائے شمعِ حرم
پائے ہو سے ہے سال اس کا اثر — رحمتِ جادہ ہائے شمعِ حرم

از جناب سید تفضّل حسین صاحب شاکر کٹھاری ضلع میمن سنگھ (مشرقی پاکستان)

زیبِ دل زینتِ دل ۔ شمعِ حرم — مظہرِ اُلفتِ دل شمعِ حرم
عیسوی سال یہ کہدو شاکر — باعثِ فرحتِ دل شمعِ حرم

از جناب صوفی امداد حسین صاحب نصرتؔ نقشبندی مجددی مراد آبادی ۱۹۵۳ء

بہ نعتِ مصطفٰی اظہارِ محمود — کھلے واللہ اب اسرارِ محمود
کہو تاریخ تم نصرت اس کی — کلام شیخ ہے انوارِ محمود

از جناب مبارک علی خاں صاحب رضاؔ بابو بازار ڈھاکہ (مشرقی پاکستان)

نعت فخرِ جہاں شمعِ حرم — رحمتوں کا نشان شمعِ حرم
اس کی تاریخ اے رضاؔ کہدے — لایق الامتنان شمعِ حرم

از جناب قاضی محمد امیر الدین صاحب امیرؔ شاہی (کراچی) ۱۳۷۳ھ

نعت محمود جلوہ پاشِ جہاں — اک مہ تابناک شمعِ حرم
خوب تاریخ پُر ضیا ہے امیرؔ — رحمتِ نورِ پاک شمعِ حرم

از جناب امیر شاہی مراد آبادی

یہ شمعِ حرم وصف و شان جمال — یہ مقبول واللہ حُسنِ خیال
کہو تم یہ تاریخ اس کی امیرؔ — یہ انوار محمود فضلِ کمال ۱۳۷۳ھ

از ابو القیام اثرؔ مراد آبادی

قطعہ تاریخ از

مقبول الشعراء جناب مقبول حسین خاں صاحب مقبولؔ الہٰ آبادی

مزیّن ہو کے جب ہاتھوں میں آیا
دوبارہ نسخۂ اشعارِ محمود
لگا کر دل کہی مقبول تاریخ
تہِ سر شمعِ حرم انوارِ محمود
حروفِ معجمہ نے مادّے کے
ابھارے عیسوی آثارِ محمود
نکالا فرق ہجری عیسوی کا
یہی صدیاں ہیں حسن کارِ محمود
یہ حمد و نعت یہ اسرارِ عرفاں
زہے آئینۂ گفتارِ محمود
چمن زارِ جہاں میں یا الٰہی
رہیں سر سبز یہ افکارِ محمود
دلِ مقبول لذت یاب دائم
بڑی میٹھی ہے یہ رفتارِ محمود

۲۵۸	انوار	محمود	۹۸
۴۱۰	شمع	حرم	۲۴۸
۲۵۸	انوار	محمود	۹۸
۹۲۶	۱۳۷۲	ہجری	۴۴۴
سنہ ہجری	۷۲ ۱۹	۵۳	سنہ عیسوی
	۱۹۵۳ء		

انوارمحمود = ۳۵۶
شمعِ حرم = ۶۵۸
انوارِمحمود = ۳۵۶
میزان= ۱۳۷۰
دلِ مقبول ب = ۲
میزان کل = ۱۳۷۲

حروفِ معجمۂ مادہ:
ش=۳۰۰ ن ۵۰ یعنی ۵۳
سنہ ہجری = ۷۲ =۵۳ سنہ عیسوی
حاصل = ۱۹ یعنی ۱۹۵۳ء

قطعہ تاریخ الحاج جناب محمد اصطفا خاں صاحب زاد لطفہ آصفؔ لکھنوی رئیس اودھ حال مقیم کراچی۔

تاریخ دیوانِ نعت ادب آگاہ محمود حسن

چھپ کر آیا پیشِ نظر ہے ۱۹۵۳ء — یہ محمود حسن کا دیواں
فرمایش تاریخ کی مجھ سے — ہے اُن کا لطفِ بے پایاں
پیشِ نظر گُلزار ہے گویا — گُل ہی گُل کلیاں ہی کلیاں
الفاظ اس میں مثلِ جواہر — شعر ہیں یا موتی کی لڑیاں
پرتوِ صد اخلاص و محبت — آئینہ دارِ شوقِ فراواں
درسِ محبت شمعِ حرم ہے — دردِ فراق کا ہے یہ درماں

۱۳۷۲ھ سالِ طباعت آصفؔ لکھ دو
شمعِ حرم ہے مہرِ تاباں
۱۳۷۲ھ

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.

Copyright © 2010 Anwar-un-Nabi ibn Nisar Ahmed - Tareeqat - www.tareeqat.com

زیرنظر کتاب ''شمع حرم'' مصنفہ سیدنا ومرشدنا الحاج سید محمد محمود حسن محمود رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے اس پرآشوب دور میں جبکہ گھر گھر رقص وموسیقی طاؤس ورباب گانے بجانے کو روح کی غذا کا درجہ دیا جارہا ہے۔ حمد ونعت ومنقبت ومدحت جو کہ حقیقی معنوں میں روح کی پاکیزہ غذا ہے غفلت اور پہلوتہی برتی جارہی ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ جو طبقہ اس طرف مائل بھی ہے اس نے بھی اس مبارک ذوق کو زادِ آخرت کے بجائے دوکانداری اور دنیا کمانا ذاتی نمائش اور واہ واہ کے حصول کا ذریعہ بنالیا ہے۔ حمد ونعت ومدحت پرمبنی یہ کتاب پہلے قبل از تقسیم ہند الہ آباد میں شائع ہوچکی ہے اب اس خانقاہ شریف نقشبندیہ مجددیہ کے خادم سجادہ نشین الحاج سید محمد ہاشم حسین صاحب مدظلہ عالی نے حضرت مصنف رحمۃ اللہ کی وفات کے سات سال بعد نئی آن بان اور شان کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کرکے مخلصین ومحبین خانقاہ شریف و جملہ عامۃ المسلمین کے ذوق حب رسول ﷺ کی آبیاری وسنت خیرالانام کی لالہ زاری آداب ومنازل عشق رسول ﷺ کی رہنمائی کے لئے پیش کردیا ہے۔ تاکہ خلوص ومحبت وعقیدت کے متوالے اس کتاب سے اپنے قلب وجگر کو منور کریں اور حضرت ممدوحؒ اور معاونین طباعت کتاب کے حق میں دعائے خیر کریں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ وعالیہ سے نوازے۔ حضرت ممدوحؒ کی متعدد ضخیم کتابیں جو سیرت طیبہ پر موجود ہیں اور حمد ونعت ومنقبت پر ضخیم ومختصر کتابچہ بھی موجود ہے۔ میلاد شریف اور سیرت نبوی ﷺ وصحابہ اکرامؓ، ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی آل اطہار کے تذکروں سے مستفید ہونے کے خواہش مند خوش عقیدہ اہل ایمان کے لئے برکات دارین اور زادِ آخرت ہے۔

سیرت طیبہ وغیرہ پر کتابیں خورشید رسالت اور باران رحمت

حمد ونعت ومنقبت

مناجات محمود	چمن مصطفےٰ	نورانی محفل
محامدِ مصطفےٰ	ابر رحمت	حسن دوعالم
محفل پرنور	انوار الحرمین	چمن حسن چمن
فضائے حرم	باران رحمت	نورفشاں
رحمت فشاں	وفات النبی	آداب الشیخ
تحفۃ الصوفیہ	تجلیات فاتحہ	نعمت عظمیٰ

Naatay Mustafa
Bargahay Mustafa.
Noorani Mehfil
Fazaae Haram.
Munaqib Hazrat Ghous
Rehmatay Kon-nain

کتابیں ملنے کا پتہ

ہاشم برادرز

مسجد بدر پیپر مارکیٹ حسن علی آفندی روڈ کراچی۔ 74200
فون: 2621486-2635768

This book may only be used or redistributed for non-profit purposes without modification and subject to terms and conditions. Whenever used, the author must be credited.